البیان فی النحو

علم نحو کا ایک مکمل تعارف اور چند اہم نحوی قواعد کا ذکر

عوامل النحو کا ترجمہ، شرح اور ترکیب

البیان فی النحو

عوامل النحو کا ترجمہ، شرح اور ترکیب

علم نحو کا ایک مکمل تعارف اور چند اہم نحوی قواعد کا ذکر

ساجد علی گوندل

تعاون: طلاّب جامعہ الرضاؑ (شعبہ۔ قم المقدسہ)

شماره‌پیگیری: ۲۲۴۶۹۶۵
تاریخ صدور: ۱۴۰۰/۰۸/۰۹

مجوز چاپ و انتشار کتاب

مشخصات کتاب

نام: البیان فی النحو

نویسنده/نویسندگان: ساجد علی گوندل

مترجم/مترجمان:

گردآورنده/مصحح/سایر نقش ها:

قطع کتاب: رقعی — **تعداد صفحه:** ۲۲۲

رده سنی: بزرگسال — **شابک/شابم:** ۹۷۸-۹۶۴-۴۷۵-۲۸۵-۸

شناسه مجوز: ۹-۵۸۰۱۴-۵۷۶۵۹۶

مشخصات ناشر

نام ناشر: دارالنشر — **شماره پروانه نشر:** ۲۶۹

دفتر توسعه کتاب و کتابخوانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال الامام علی علیہ السلام

الدَّھْرُ یُخْلِقُ الأَبْدَانَ ویُجَدِّدُ الآمَالَ ویُقَرِّبُ الْمَنِیَّةَ

ویُبَاعِدُ الأُمْنِیَّةَ مَنْ ظَفِرَ بِه نَصِبَ ومَنْ فَاتَه تَعِبَ

نہج البلاغه ، حکمت نمبر ۷۲

زمانہ بدن کو پرانا کر دیتا ہے اور خواہشات کو نیا

موت کو قریب کرتا ہے اور تمناؤں کو دور

یہاں جو پالیتا ہے وہ بھی خستہ حال ہے

اور جو کھو بیٹھتا ہے وہ بھی تھکن کا شکار ہے۔

فہرست

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جو عالمین کا رب ہے۔ لاکھوں درود و سلام ہوں محمدؐ و آل محمدؐ پر کہ جن کے وجود بابرکت سے زمین و آسمان وان میں موجود تمام اشیاء کا قیام ممکن ہے۔

علم نحو ایک ایسا علم ہے کہ جس کے موجد خود امیر المومنین حضرت علیؑ ہیں۔ اور اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ علم نحو کو علوم عربیّہ میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ یعنی اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ زبانِ قرآن کو پڑھے و سمجھے تو کچھ دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ یقیناً وہ علم نحو کی طرف بھی محتاج ہے۔ جیسا کہ مدارس دینیہ میں طالب علم ابتداء ہی سے اس علم کو پڑھنا شروع کر دیتا ہے تاکہ اس پر ملکہ حاصل کر کے علوم اسلامی کو خود بھی سمجھے اور دوسروں تک بھی پہنچائے۔ اسی طرح 2010 میں جب میں نے اس فضاء میں قدم رکھا تو معلوم ہوا کہ مدرسہ و حوزہ کی فضاء میں جہاں مشکلات ہیں، وہیں پر دیگر سکول و کالجز سے ہٹ کر ایک خاص قسم کی چاشنی و اطمینان بھی پایا جاتا ہے۔ یہیں آ کر میں نے علم کے حقیقی معنٰی و مفہوم کو درک کیا اور پتہ چلا کہ علم فقط ڈگری حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ علم وہ ہے کہ جو انسان کے اندر پیار و محبت، امن و آشتی، ایثار و قربانی، چھوٹوں سے شفقت و بڑوں کی تعظیم اور دشمن کے مقابلے میں شجاعت و بہادری جیسے تمام انسانی کمالات کو ابھارے۔ میں نے اپنے علمی سفر کا آغاز مدرسہ علمیہ "مظہر الایمان ڈھڈیال (چکوال)" سے کیا۔ جہاں مجھے انتہائی پر سکون و پر امن ماحول کے ساتھ ساتھ نہایت شفیق و مہربان اساتیذ بھی میسر تھے۔ لہذا اس موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جن قابل و فاضل اساتیذ سے میں نے کسب فیض کیا ان میں مندرجہ ذیل کے نام قابل ذکر ہیں۔

1۔ حجۃ الاسلام والمسلمین محی الدین کاظم صاحب[1]۔

2۔ حجۃ الاسلام والمسلمین سید مظہر حسین سبزواری صاحب۔

3۔ حجۃ الاسلام والمسلمین نصیر حیدر قمی صاحب۔

[1] پرنسپل مدرسہ علمیہ مظہر الایمان ڈھڈیال

4۔ قبلہ مولانا سید تنویر کاظمی صاحب۔

5۔ (قرائت و تجوید) استادِ محترم قاری جاوید صاحب۔

مگر افسوس کہ میں اس ماحول سے زیادہ دیر مستفید نہ ہو پایا اور کچھ عرصے کے بعد چند مشکلات کی بناء پر میں مدرسے کی روحانی فضاء سے بالکل کٹ کر رہ گیا۔ مگر دل میں مسلسل بے چینی تھی اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا مجھے کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش ہے۔ بالآخر دوبارہ اسی ادھورے سفر کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ ابتداء میں میرے قدم لرزائے مگر خداوند متعال کی نصرت و آئمہ ؑ کی نظرِ کرم کے سہارے پختہ عزم وارادے کے ساتھ مدرسہ علمیہ "جامعۃ الرضاؑ بہارہ کہو (اسلام آباد)" سے دوبارہ اس سفر کو شروع کیا۔ ایک بار پھر خداوند متعال کے لطف و کرم سے انتہائی شفیق و مہربان اور درد، دل رکھنے والے وفاضل اساتیذہ میسر ہوئے۔ اور یہاں وہ محترم اساتیذہ کہ جنہوں نے مجھے اپنی شاگردی کا شرف بخشا ان میں

1۔ حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسنین عباس گردیزی صاحب[2]۔

2۔ حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر حسنین نادر صاحب[3]۔

3۔ حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر ساجد علی سبحانی صاحب[4]۔

4۔ حجۃ الاسلام والمسلمین محمد حسین علوی صاحب۔

5۔ حجۃ الاسلام والمسلمین الطاف حسین بخاری صاحب۔

6۔ حجۃ الاسلام والمسلمین اصغر عسکری صاحب۔

7۔ حجۃ الاسلام والمسلمین سید ثمر علی نقوی صاحب۔

---

[2] ام. ایس. سی ان فزکس آف ایگریکچرل یونیورسٹی (فیصل آباد) پرنسپل مدرسہ علمیہ جامعۃ الرضاؑ بہارہ کہو و مدیر اعلی نور الھدیٰ ٹرسٹ

[3] پی. ایچ. ڈی ان فلسفہ اسلامی آف تہران یونیورسٹی (ایران)

[4] پی. ایچ. ڈی ان ادبیات عرب آف نمل یونیورسٹی (اسلام آباد)

کے نام شامل ہیں۔ یہاں رہتے ہوئے میں نے اپنے قابل اساتذہ سے اپنی طاقت واستطاعت کے مطابق خوب استفادہ کیا ۔جبکہ کچھ عرصے کے بعد "مدرسہ علمیہ جامعۃ الرضاؑ" نے پہلی دفعہ ایک خاص اہتمام کے ساتھ اپنے چند طلاب کو ایک وفد کی صورت میں اعلی تعلیمی اہداف کی خاطر "حوزہ علمیہ قم القدسہ" روانہ کیا، کہ جن میں ایک بندہ حقیر بھی شامل تھا۔ لہذا 26 اکتوبر 2014 (2 محرم الحرام 1436ھ) کو ہم نے اس مقدس سرزمین پر قدم رکھا۔ یہاں آنے پر عملی دنیا میں ایسا محسوس ہوا کہ گویا کوزے سے نکل کر سمندر میں آگئے۔ یہاں تک کے تمام سفر میں وہ طلاب کہ جن کے ساتھ ہم نے وقت گزارا ، و دیگر مدارس کے طلاب کہ جن کو ہم نے دور و قریب سے دیکھا اور ملے ان میں دیگر بہت ساری مادی و روحانی مشکلات کے ساتھ، جس مشکل کو ہم نے کثرت کے ساتھ اکثر کے اندر دیکھا وہ ان کا ابتدائی علوم (نحو و صرف اور بالخصوص نحو) میں ضعیف ہونا ہے۔ جبکہ یہیں وہ علوم ہیں کہ جن پر ایک طالب علم کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ جبکہ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ بہت سارے طلاب کہ جو کافی عرصہ علم نحو کو پڑھنے کے باوجود اس میں ضعیف و کمزور نظر آتے ہیں اور اس پر ملکہ حاصل نہیں کر پاتے۔ آخر کیوں ایک طالب علم چند سالوں تک اس علم کو پڑھنے کے باوجود بھی عبارات میں کثرت سے مفہومی و اعرابی غلطیاں کرتا ہے؟ ہماری نظر میں اس کی بڑی اور بنیادی وجہ مدارسِ دینیہ میں اس علم کو پڑھانے کے بعد اسکے قواعد کی تطبیق کا نہ ہونا ہے۔ یعنی جب طالب علم کو کوئی قاعدہ پڑھایا جاتا ہے تو صرف ایک ہی مثال کی حد تک جبکہ اسکے علاوہ اسے کسی عبارت و متن سے تطبیق نہیں کروائی جاتی۔ نتیجۃً اسکے ذہن میں یہ بیٹھ جاتا ہے کہ شاہد یہ قاعدہ صرف اسی ایک مورد میں ہی استعمال ہوگا۔ جیسے جب بھی کوئی طالب علم (زید فی المسجد) والی مثال پڑھتا ہے تو یقینا (المسجد) کو مجرور پڑھتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اسے اس مثال میں ملکہ حاصل ہے۔ جبکہ دیگر عبارات میں اسی (فی) کے بعد اسماء کو مثلاً کبھی مرفوع پڑھتا ہے تو کبھی مجرور۔ لہذا یہاں مسئلہ قواعد کی تطبیق کا نہ ہونا ہے۔ باقی دوستان کی طرح میں نے بھی طلاب کی اس مشکل کو دیکھا اور محسوس کیا۔ لہذا کافی عرصے سے خواہش تھی کہ اپنی قدرت و استطاعت کے مطابق اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کروں۔ الغرض امام علی ابن موسی الرضا (علیہ السلام) و معصومہِ قم (علیہا السلام) کی عنایت خاص اور یہاں کا روحانی ماحول و بہترین دوست مقدمہ بنے کہ میں نے اس کام کو عملی جامہ پہنانے کی ٹھان لی اور اس پر کام شروع کر دیا اور اس کی تکمیل میں مجھے تقریباً 2 سال لگے۔ اسکے لکھنے کے دوران میرے لیے سب سے بڑی مشکل میری ٹائپنگ سپیڈ نہ ہونے کی وجہ سے اسکا ٹائپ کرنا تھا مگر یہ مشکل میرے مقصد میں حائل نہ ہو سکی۔

خداوند کے لطف و کرم سے اس کو انجام تک پہنچایا۔ المختصر گذشتہ مشکل کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ کتاب "البیان فی النحو" میں اس مشکل کو حل کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گی ہے۔

بنیادی طور پر یہ کتاب عوامل النحو (الجرجانی) کی عبارات کی ترکیب واسکی اردو شرح پر مشتمل ہے۔ جبکہ ساتھ ساتھ اس کتاب میں ذکر شدہ ہر نوع میں موجود ہر عامل، علم نحو کے جس باب سے تعلق رکھتا ہے اسی کے ضمن میں اس باب کی مکمل وضاحت کی گی ہے۔ مثلاً اگر کسی نوع میں کلمہ (الاّ) کا ذکر آیا ہے تو اسی ضمن میں پورے باب استثناء کو مختصر مگر جامع انداز میں ذکر کیا گیا ہے اور اسی طرح باقی عوامل میں بھی اسی روش کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ہر عامل کی تطبیق کروانے کی کوشش کی گی ہے۔ اور ساتھ ہی چند بنیادی و مہم قواعد نحویہ کو بھی ذکر کیا گیا ہے کہ جن کی مدد سے طالب علم کے لیے ترکیب کرنا آسان ہو جائے۔ اور اس کتاب کے بعض حصوں میں مطالب کو آسان بنانے کے لیے سوالیہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ "نون وقایہ فعل کو کسرہ سے کیسے بچاتی ہے؟" وغیرہ وغیرہ۔

اور ساتھ ہی اس کتاب میں مطالب جرجانی کے علاوہ بھی علم نحو کے چند مہم مطالب کا اضافہ کیا گیا ہے " جیسے اصناف اعراب و منصرف و غیر منصرف وغیرہ تاکہ "علم نحو" کا ایک مکمل تعارف ہو سکے۔ اور ساتھ ہی کتاب کے آخر میں اسکے تمام منابع و مصادر کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں تمام طلاب کرام، اساتیذ عظام واہل فن وادب سے التماس ہے کہ اس کتاب کے مطالب میں پائی جانے والی غلطیوں و کوتائیوں سے ہمیں ضرور مطلع فرمائیں۔ میں اس مختصر سے ھدیے کو سیدۃ النساء العالمین عالمہ، راضیہ، مرضیہ و عذراء، حضرت فاطمۃ الزھراءؑ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہوں اور معصومہؑ سے دعا کا طالب ہوں۔ خداوند عالم سے دعا گو ہیں کہ ہمارے وارث حقیقی سرکار قائمؑ آل محمدؐ کے ظہور میں تعجیل فرمائے تاکہ نور خدا اپنی تکمیل کو پہنچے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ ﴿ واللهُ متمّ نورِہ ولو کَرِہ الکافرونَ ﴾[5]۔

ساجد علی گوندل

1 مئی 23/2016 رجب 1437ھ (قم المقدسہ)

[5] الصف ، 8

ابتدائیہ

علم نحو[6] کی تعریف

علم نحو ان قوانین کا مجموعہ ہے کہ جن کے ذریعے عربی الفاظ کو معرب و مبنی ہونے کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

فائدہ

کلام عرب میں زبان کو خطاء لفظی سے محفوظ رکھنا۔

موضوع

کلمہ اور کلام۔

کلمہ

ایسا لفظ جسے مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس کی تین اقسام ہیں؛

اسم فعل حرف

کلام

جو دو یا زیادہ کلموں سے مرکب ہو اور مستقل معنی بھی رکھتا ہو۔

---

[6] کلام عرب میں لفظ نحو مندرجہ ذیل پانچ معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

1۔ قصد و ارادہ کرنا (نحوت نحوک ای قصدت قصدک) 2۔ مثل (مررت برجل نحوک ای مثلک) 3۔ جہت و طرف (توجّهت نحو البیت ای جهة البیت) 4۔ مقدار (له عندی نحو الف ای مقدار الف) 5۔ قِسم (هذا علی اربعة انحاء ای اقسام)

کلام اور جملے میں فرق

کلام میں مندرجہ ذیل دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے

ترکیب　　　　فائدہ مستقلہ

جبکہ جملے میں فقط ترکیب ضروری ہے۔

پس جملہ کلام سے عام ہے **یعنی ہر کلام جملہ ہے مگر ہر جملہ کلام نہیں**

جیسے (اقسم باللہ) فعل شرط، جملہ ہے کلام نہیں[7]۔

اسم

ایسا کلمہ کہ جو مستقل معنیٰ رکھتا ہو اور تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے (زید عمر، خالد)۔

فعل

ایسا کلمہ کہ جو مستقل معنیٰ رکھتا ہو اور تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہو۔ جیسے (نصر۔ینصر۔انصر)۔

حرف

ایسا کلمہ جو معنیٰ مستقل نہ رکھتا ہو اور اپنا معنیٰ دینے میں کسی اور کا محتاج ہو۔ (من، علی، فی)۔

---

[7]: کیونکہ اقسم باللہ مرکب تو ہے مگر اسمیں فائدہ مستقلہ نہیں ہے کیونکہ شرط کے ساتھ جب تک جزاء نہ ملے فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ لہذا شرط و جزء دونوں ملکر کلام ہوں گے۔

اسم کی علامات

1۔ تنوین کا ہونا۔(زیدٌ ، مکّۃٌ ، فرسٌ ، قلمٌ) و (العلم وراثۃٌ کریمۃٌ)۔

2۔ مسند الیہ۔(البخل عارٌ)۔

3۔(الْ)کا دخول۔(انّ الانسان لفی خسرٍ) (الحمد ، الکتاب ، القلم)۔

4۔ منادی ہو۔(یا اللہ ، یا زید)۔

5۔ مجرور ہو۔(سر علی اسم اللہ) و (فی المسجد ، علی السطح ، من القلم)۔

6۔ مسند ہو۔(زید قائم ، بکر جمیل)۔

7۔ موصوف ہو۔(رجلٌ عالمٌ/ عبدٌ مومنٌ)۔

8۔ مضاف+مضاف الیہ ہو۔(غلام زیدٍ / خاتم فضۃٍ)۔

9۔ منسوب ہو۔(پاکستانی، بغدادی، شامی)۔

10۔ مصغّر ہو۔(کتیب ، رجیل ،)۔

11۔ تثنیہ یا جمع ہو۔(رجلان ، رجال)۔

اسم کی تقسیم معرب و مبنی کے لحاظ سے

اسم معرب: "ایسا اسم کہ جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے بدلتا رہتا ہے"۔

جیسے (جاء زیدٌ رائیت زیداً مررتُ بزیدٍ)۔

اسم مبنی: "ایسا اسم کہ جس کا آخر عوامل کے اختلاف کے باوجود ایک جیسا رہتا ہے۔

جیسے (جاء ھذا رائیت ھذا مررت بھذا)۔

معرب اسماء کی اقسام اور ان کے اعراب

اسم مفرد منصرف صحیح[8]/ **قائم مقام صحیح**[9] **جمع مکسر منصرف**؛ان تینوں کا اعراب۔

1۔رفع ضمہ کے ساتھ، نصب فتحہ کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ۔

جیسے (جاء زید و دلو و رجال رائیت زیدا و دلوا و رجالاً مررت بزید و دلوٍ و رجالٍ)۔

جمع مؤنث سالم[10]۔ کا اعراب

2۔رفع ضمہ کے ساتھ، نصب و جر کسرہ کے ساتھ۔

جیسے (جاء مسلماتٌ رائیت مسلماتٍ مررت بمسلماتٍ)۔

---

[8]: جس کے آخر میں حرف علت (یعنی الف، واؤ، یاء) میں سے کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے (زید ، عمر ، بکر)

[9]: جس کے آخر میں حرف واو یا یاء ہو مگر ما قبل ساکن جیسے (نحْو ، دلْو ظبْی) وغیرہ

[10]: جسکے آخر میں الف اور تاء لگا کر بنایا جاتا ہے جیسے مسلمات ، علمات

غیر منصرف[11]۔

3۔رفع ضمہ کے ساتھ، نصب و جر فتحہ کے ساتھ۔

جیسے(جاء ابراھیمُ   رائیت ابراھیمَ   مررت بابراھیمَ)۔

تثنیہ وملحقات تثنیہ کلا و کلتا وغیرہ کا اعراب۔

4۔رفع الف کے ساتھ، نصب و جر یاءما قبل مفتوح کے ساتھ۔

جیسے(جاء رجلان کلاھما   رائیت رجلَین کلَیھما   مررت برجلَین کلَیھما)۔

جمع مذکر سالم[12] **وملحقات جمع(عشرون،اربعون)وغیرہ۔**

5۔رفع واؤ ما قبل مضموم کے ساتھ جبکہ نصب و جر یاءما قبل مکسور کے ساتھ۔

جیسے(جاء المسلمون و عشرون رجلاً   رائیت المسلِمین و عشرِین رجلاً

مررت بالمسلِمین و عشرِین رجلاً)۔

نوٹ:

تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور اور جمع کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور یہ دونوں اضافت کے وقت گر جاتے ہیں۔

---

[11]: جس میں منع صرف کے دو اسباب یا ایک کہ جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے۔ جیسے (مساجد،احمد)

[12]: جسے آخر میں واؤ و نون لگا کر بنایا جاتا ہے(جمع سالم وہ ہوتی ہے کہ جس کے مفرد کا وزن برقرار رہے جیسے مسلم سے مسلمون و مسلمات / جبکہ مکسر ایسی جمع کہ جس کے مفرد کا وزن ٹوٹ جائے جیسے رجل سے رجال)۔

اسماء ستہ مکبرّہ[13] جب یاء متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں تو ان کا اعراب۔

6۔رفع واؤ کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ۔

جیسے(جاء ابوک رائیت اباک مررت بابیک)۔

اسم مقصور[14]/واسم مفرد جب یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں۔

7۔رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ، نصب تقدیری فتحہ کے ساتھ اور جر بھی تقدیری کسرہ کے ساتھ (یعنی تینوں حالتوں میں تقدیری اعراب ہوگا)۔

جیسے(جاء موسیٰ و غلامی رائیت موسیٰ و غلامی مررت بموسیٰ و غلامی)۔

اسم منقوص[15]۔

8۔رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ جبکہ جر تقدیری کسرہ کے ساتھ۔

جیسے(جاءالقاضی رائیت القاضیَ مررت بالقاضی)۔

جمع مذکر سالم جب یاء متکلم کی طرف مضاف ہو۔

9۔رفع تقدیری واؤ کے ساتھ جبکہ نصب و جر یاءِ لفظی کے ساتھ۔ جیسے(**جاء مسلِمِیّ**[16]، **رائیت مسلمیّ**، **مررت مسلمیّ**)۔

---

[13]:(اب،اخ،حم،ھن،فم وذومال)۔

[14]: جس کے آخر میں الفِ مقصورہ ہو۔ جیسے (موسیٰ،عیسیٰ)

[15]: ایسا اسم کہ جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے (قاضی،)

[16]: اصل میں (مسلموی) تھا،واو اور یاء اکھٹے ہوگے اور پہلا ساکن تھا تو واو کو یا میں تبدیل کر کے یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، پس بن گیا(مسلمیّ)۔

اسم کی تقسیم منصرف وغیر منصرف کے لحاظ سے

منصرف: ایسا اسم کہ جس پر تنوین تمکین[17] داخل ہو اور اسکے آخر میں تمام حرکات بھی ظاہر ہوں۔

جیسے زیدٌ ، رجلٌ۔

غیر منصرف: ایسا اسم کہ جس پہ نہ کسرہ آتا ہے نہ ہی تنوین اور اسمیں منع صرف کے اسباب میں سے دو یا ایک ،جو دو کا قائم مقام ہو پایا جائے۔ جیسے احمد ، مساجد۔

منع صرف کے اسباب

1۔ **(عدل):** (حقیقی[18]/ تقدیری[19]) "لفظ کا اصلی صیغے سے کسی دوسرے صیغے کی طرف چلے جانا"۔

2۔ **(الوصف):** وصف کی شرط: وصف وضعی طور پر وصف ہو (یعنی واضع نے اسے وضع ہی وصف کے لیے کیا ہو)۔

3۔ **(التانیث):** (لفظی/ معنوی) جب تانیث الف مقصورہ یا ممدودہ کے ساتھ ہو تو دو اسباب کے قائم مقام ہوتی ہے۔

4۔ **(معرفہ):** اس باب میں معرفہ کے تمام موارد میں سے صرف علم معتبر ہے۔

5۔ **(عجمہ):** شرط۔ اسمیں شرط ہے کہ غیر عربی میں نام ہو اور تین حروف سے زائد ہو (ابراھیم)، اگر تین حرفی ہو تو درمیان والا ساکن نہ ہو (شَتَر)۔

---

[17]: تنوین (ایسا نون ساکن کہ جو پڑھنے میں آتا ہے مگر لکھنے میں نہیں) تنوین تمکین: ایسی تنوین کہ جو اسماء معربہ کے آخر میں آتی ہے ۔ جیسے (رجلٌ، کتابٌ)۔

[18]: جس کی اصل ہو اور اسم اپنی اصل سے عدول کرے جیسے (ثلاث ومثلث) ان کی اصل (ثلاثۃ ثلاثۃ) ہے

[19]: جس کی اصل نہ ہو اور فرض کی گی ہو۔ جیسے (عمر وزفر) ان کی اصل (عامر وزافر) فرض کی گی ہے۔

6۔**(جمع منتهی الجموع)**: شرط۔اسمیں شرط ہے کہ منتہی الجموع کا صیغہ ہو (یعنی الف جمع کے بعد اگر دو حرف ہوں تو دونوں متحرک ہوں (مساجد) اور اگر تین ہوں تو درمیان والا ساکن ہو (مصابیح))۔

7۔**(ترکیب)**: شرط۔اسمیں شرط ہے کہ یہ نام ہو لیکن اس کے درمیان نہ نسبت اسنادی ہو اور نہ ہی نسبت اضافی۔ جیسے (بعلبکّ)۔

8۔**(الف نون زائداتان)** : شرط۔ اگر الف نون زئداتان اسم میں ہوں تو ضروری ہے کہ اسم علم ہو ۔ جیسے (عمران/عثمان) اور اگر صفت میں ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی مونث (فعلانۃ) کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے (سکران و عطشان)۔

9۔**(وزن فعل)**: شرط۔اسمیں ضروری ہے کہ فعل کے وزن پر آئے۔ جیسے (ضُرِب، شمَّر) اور اگر ایسا نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسم کے اول میں حروف مضارع[20] میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

تنبیہ:

علم مندرجہ ذیل اسباب کے ساتھ شرط کے طور پر آتا ہے؛

تانیث بالتاء و تانیث معنوی عجمہ ترکیب الف نون زائداتان مع اسم ،اگر ان اسباب میں سے علم کو نکال لیا جائے تو (اسم منصرف ہو جائے گا) اور اسم بغیر کسی سبب کے باقی رہے گا[21]۔

وہ اسباب کہ جن کے ساتھ شرط نہیں بلکہ صرف ایک دوسرے سبب کے طور پر آتا ہے (عدل/وزن فعل) ہیں اگر ان میں سے علم کو نکال لیا جائے تو ان میں ایک سبب باقی رہ جائے گا۔

---

[20]: حروف مضارع (اتین) الف، تاء، یاء، نون۔

[21]: کیونکہ جب شرط ختم ہو جائے تو مشروط خود بخود ختم ہو جاتا ہے

نوٹ

غیر منصرف جب مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو تو اس پر کسرہ آتا ہے۔ جیسے (مررت باحمدِ کم و بالاحمرِ)۔

جملوں کا اعراب

وہ جملے کہ جن کا محلی اعراب ہوتا ہے

1۔ایسا جملہ جو خبر واقع ہو رہا ہو۔

2۔ ایسا جملہ جو مفعول بہ واقع ہو رہا ہو (مادہ قول کا مقولہ)۔

3۔ایسا جملہ جو مفرد کا تابع واقع ہو۔

4۔جملہ حالیہ

5۔جو جملہ مضاف الیہ واقع ہو رہا ہو۔

6۔ایسا جملہ جو شرط جازم کا جواب واقع ہو رہا ہو اور فاء یا اذا فجائیہ کے ساتھ ملا ہو۔

7۔ وہ جملہ جو گذشتہ جملوں میں سے کسی کا تابع واقع ہو رہا ہو۔

وہ جملے کہ جن کا محلی اعراب نہیں ہوتا

1۔جملہ استئنافیہ۔

2۔جملہ اعتراضیہ۔

3۔جملہ تفسیریہ۔

4۔ایسا جملہ جو صلہ واقع ہو رہا ہو۔

5۔جو جملہ قسم کا جواب واقع ہو رر ہا ہو۔

6۔ ایسا جملہ کہ جو شرط جازم کا جواب ہو اور فاء یا اذا فجائیہ کے ساتھ نہ ملا ہو۔

7۔ وہ جملہ جو ان گذشتہ میں سے کسی ایک کا تابع واقع ہو رہا ہو۔

خطبہ کتاب

(ابتداءُ) بسم الله الرّحمٰن الرّحيم ،الحمد لله ربّ العالمينِ والعاقبة للمتقين

ترجمہ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے کہ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔ تمام تعریفوں کا مصداقِ حقیقی اللہ ہے کہ جو عالمین کا رب ہے جبکہ عاقبت متقین کے لیے ہے۔

ترکیب

۞ (باء) حرف جار، (اسم) مضاف، اسم جلالہ (اللہ) موصوف، (الرحمن، الرحیم) صفات اسم جلالہ، لفظ اسم جلالہ اپنی دونوں صفات سے ملکر مضاف الیہ، اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر باء کے لیے مجرور، جار و مجرور متعلق فعل محذوف ابتداء ظرف لغو ہوا[22]، ابتداء فعل وفاعل اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۞ (الحمد) مبتدا، (لام) جار (اللہ) موصوف (ربّ العالمین) مرکب اضافی[23] صفتِ اللہ، موصوف، صفت ملکر مجرور، جار مجرور متعلق محذوف (ثابتٌ) ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (واؤ) عاطفہ /استئنافیہ العاقبۃ مبتدا، للمتقین جار مجرور ظرف مستقر متعلق (ثابتٌ) خبر، مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

---

[22] جب جار و مجرور کا متعلق بہ محذوف اور عام ہو تو ظرف، ظرفِ مستقر کہلاتا ہے جبکہ باقی صورتوں میں ظرفِ لغو۔

[23] یعنی مضاف و مضاف الیہ

والصلواۃ والسلام علی سیّدنا و مولانا محمدؐ آلہ و اصحابہ اجمعین

ترجمہ

درود و سلام ہو ہمارے مولا و سردار محمدؐ اور ان کی آل و تمام اصحاب پر

ترکیب

(الصلواۃ و السلام) مبتداء، علی جار ،(سیّدنا)مرکب اضافی معطوف علیہ واؤ عاطفہ (مولانا) مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ و معطوف ملکر مبدل منہ (محمدؐ)بدل،واؤ عاطفہ (آلہ)مرکب اضافی عطف علی مولانا پھر واؤ عاطفہ (اصحابہ) مرکب اضافی عطف علی آلہ ،آلہ و آصحابہ دونوں مؤکد اور (اجمعین)تاکید ، علی اپنے جار سے ملکر متعلق محذوف (ثابتٌ)ظرف مستقر ہو کر خبر الصلواۃ مبتداء کے لیے ، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اعلم انّ العوامل فی النحو مائۃ ،لفظیۃ و معنویۃ فالفظیۃ منہا علی ضربین سماعیۃ و قیاسیۃ ،فالسماعیۃ منہا احد و تسعون عاملا۔

ترجمہ

جان لو کہ نحو میں کل سو عامل ہیں۔ لفظی اور معنوی۔ لفظیہ کی مزید دو قسمیں ہیں۔ سماعی و قیاسی، پس سماعی 91 عامل ہیں۔

ترکیب

۞ (اعلم) فعل و فاعل (اَنّ) حرف مشبہ الفعل (العومل) اسمِ اَنّ (فی النحو) جار مجرور متعلقِ عوامل (مایۃ) مبدل منہ ،(لفظیۃ) معطوف علیہ واؤ عاطفہ (معنویۃ) معطوف ،دونوں ملکر بدل ،مبدل منہ وبدل ملکر خبر اَنّ ،اَنّ اپنے دونوں معمولوں سے ملکر مفرد کی تاویل میں جا کر اعلم کے لیے مفعول بہ ، فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۞ (فاء) تفصیلیہ ،(اللفظیۃ) مبتدا (منھا) جار مجرور ظرف لغو متعلق لفظیہ (علی) جار (ضربین) مبدل منہ ،(سماعیہ و قیاسیہ) دونوں ملکر بدل ،مبدل منہ وبدل ملکر مجرور ،جار مجرور ملکر متعلق محذوف ظرف مستقر خبر ،مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (فاء) مذکورہ (السماعیہ منھا) مبتدا (احد وتسعون) ممیّز ،(عاملاً) تمیز ، ممیز تمیز ملکر خبر ،۔۔۔۔۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

والقیاسیۃ منھا سبعۃ و المعنویۃ منھا عددان و تتنوّع السماعیۃ منھا علی ثلثۃ عشر نوعاً

ترجمہ

اور قیاسی 7 ہیں اور معنویہ 2 ہیں اور سماعیہ مزید 13 انواع میں تقسیم ہوتے ہیں۔

ترکیب

۞ (القیاسیہ منھا) مبتدا (سبعۃ) خبر ،مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(المعنویۃ۔۔۔۔) ترکیب مذکورہ

۞ (واؤ) عاطفہ (تتنوّع) فعل مضارع از باب تفعّل (السماعیہ) فاعل (منھا) متعلق فعل مذکور (علی) جار (ثلثۃ عشر) مرکب بنائی ممیّز ،(نوعاً) تمیز ، ممیز و تمیز ملکر مجرور ، علی جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق تتنوّع ظرف لغو ، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

پہلی نوع: حروف جارہ

النوع الاوّلُ حروف تجّر الاسم فقط

ترجمہ

پہلی نوع ان حروف میں ہے کہ جو فقط اسم کو جر دیتے ہیں۔

ترکیب

۞ (النوع الاول) مرکب توصیفی، مبتدا (حروف) نکرہ موصوف (تجّر) فعل و فاعل (الاسم) مفعول بہ، فعل، فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر نکرہ موصوف کے لیے صفت، موصوف وصفت ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (فقط) اصل میں یوں ہے شرط محذوف (اذا جررت بھاالاسمَ) فقط۔ فاء فصیحہ جو یہ بتاتی ہے کہ مجھ سے پہلے شرط محذوف ہے۔ قط، اسم فعل (بمعنی اِنتہ) قط فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط محذوف و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

حروف جارہ کے اہم نکات

نوع اول میں وارد ہونے سے پہلے ہم یہاں جار مجرور[24] کے متعلق چند اہم نکات بیان کرتے ہیں۔

❖ ہمیشہ ہر جار مجرور اور ظرف کو ایک عامل کی ضرورت ہوتی ہے، اس عامل کو **متعلَّق بہ** جبکہ خود جار مجرور یا ظرف کو **متعلِّق** کہتے ہیں۔

---

[24]۔ جار مجرور کو شبہ ظرف بھی کہتے ہیں۔

عامل (یعنی متعلّق بہ) کے لحاظ سے ظرف یا شبہ ظرف (یعنی جار مجرور) کی دو قسمیں ہیں؛

ظرف لغو	ظرف مستقر
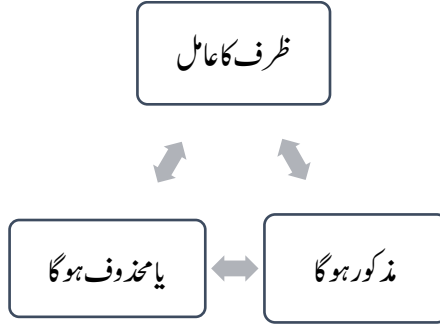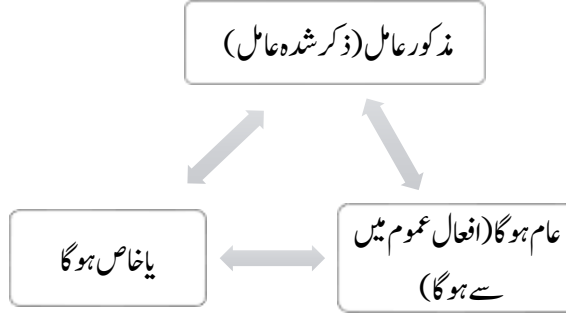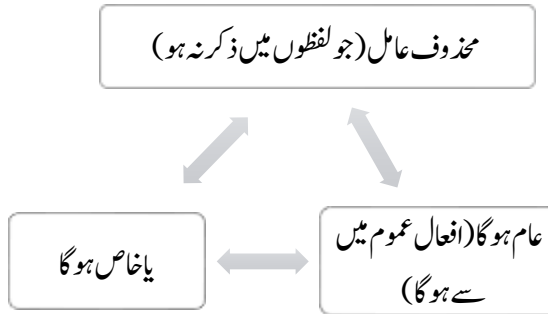
اس طرح ظرف کے عامل کی مندرجہ ذیل چار صورتیں بنیں گی؛

مذکور عامل کی دو صورتیں

- جب ظرف کا عامل (یعنی متعلَّق بہ) مذکور ہو اور عام ہو، تو ظرف، ظرفِ لغو کہلائے گا۔ **(ظرفِ لغو)**

مثال

زیدٌ موجودٌ فی الدار۔ یہاں اب فی الدار کا عامل (موجودٌ) مذکور ہے اور افعالِ عموم میں سے ہے اور حقیقت میں یہی زید، مبتدا کی خبر ہے۔

- جب ظرف کا عامل (یعنی متعلَّق بہ) مذکور ہو اور خاص ہو، تو ظرف، ظرفِ لغو کہلائے گا۔ **(ظرفِ لغو)**

مثال

زیدٌ قائمٌ فی الدار۔ یہاں فی الدار کا عامل (قائمٌ) ہے جو کہ مذکور ہے اور افعالِ خصوص میں سے ہے۔

محذوف عامل کی دو صورتیں

- جب ظرف کا عامل (یعنی متعلَّق بہ) محذوف ہو اور خاص ہو، تو ظرف، ظرفِ لغو کہلائے گا۔ **(ظرفِ لغو)**

مثال

زیدٌ فی الدار۔ یہاں اصل میں آپ زید کی کسی خاص حالت کو بتانا چاہتے ہیں مثلاً وہ گھر میں سو رہا ہے، تو یہاں اصل جملہ یہ بنے گا (زیدٌ نائمٌ فی الدار) یہاں اب عامل فی الدار (نائمٌ) محذوف ہے اور خاص ہے اور جار مجرور اسی کے متعلّق ہو رہے ہیں اور نائم ہی زید مبتدا کی خبر ہے۔

- جب ظرف کا عامل (یعنی متعلّق بہ) محذوف ہو اور عام ہو ، تو ظرف، ظرفِ مستقر کہلائے گا۔(**ظرفِ مستقر**)

مثال

زیدٌ فی الدار۔ یہاں اب آپ زید کی کسی حالت کو بیان نہیں کرنا چاہتے بلکہ یہاں فقط زید کے وجود مطلق کو بتانا مقصود ہے۔ یعنی فقط اس کے ہونے کو بتانا ہے۔ افعال عموم میں سے کسی ایک کو فرض کرتے ہوئے، جملہ اصل میں یوں ہو گا مثلاً (زیدٌ وَجَدَ فی الدار) یہاں فی الدار کا عامل وَجَدَ افعالِ عموم میں سے ہے اور محذوف ہے۔

عمومی قاعدہ

ان کان المحذوف عاماً مقدراً فمستقر و الاّ فلغو.

متعلّق بہ عام وخاص سے کیا مراد ہے؟

ایسا فعل یا اسمِ مشتق (شبہ فعل) جو وجود مطلق (یعنی محض ہونے) پر دلالت کرے اسے **متعلّق بہ عام** کہتے ہیں۔

وجود مطلق پر دلالت کرنے والے اسماء وافعال مندرجہ ذیل ہیں: 1

کان ۔۔ کائنٌ	وجد ۔ واجدٌ ۔ موجودٌ	ثبت ۔۔ ثابتٌ	استقر ۔۔ مستقرٌ	حصل ۔ حاصلٌ وغیرہ

ایسا فعل یا شبہ فعل جو وجود خاص یا مقیّد پر دلالت کرے اسے **متعلّق بہ خاص** کہتے ہیں۔

افعال عموم کے علاوہ باقی تمام افعال، افعالِ خصوص ہیں۔ جیسے ضرب ، نصر ، علم ، سمع ۔۔۔۔ وغیرہ

نکرہ محضہ و نکرہ مخصّصہ سے کیا مراد ہے؟

(نکرہ محضہ)، ایسا نکرہ جو لفظاً و معنیً صد در صد نکرہ ہو۔ جیسے رجلٌ ، کتابٌ، قلمٌ، سبورۃٌ۔۔۔۔۔ وغیرہ

(نکرہ مخصّصہ)، ایسا نکرہ جو قید کے ساتھ استعمال ہو۔ جیسے رجلٌ عالمٌ ، امراۃٌ جمیلۃٌ، ۔۔۔۔۔ وغیرہ

عمومی قاعدہ

- جب نکرہ (محضہ) کے بعد جملہ یا شبہ جملہ ہو تو وہ اس نکرہ کی صفت واقع ہوتا ہے۔

جیسا کہ گذشتہ مثال میں آپ نے ملاحظہ کیا وہاں (حروفٌ) نکرہ، موصوف، جبکہ اس کے بعد آنیوالا جملہ (تجرّ الاسم) اسکی صفت واقع ہو رہا ہے۔

- جب نکرہ مخصّصہ کے بعد جملہ یا شبہ جملہ واقع ہو تو وہ نکرہ کی صفت یا حال واقع ہو گا۔

معرفہ محضہ و معرفہ مخصّصہ سے کیا مراد ہے؟

(معرفہ محضہ)، ایسا معرفہ جو لفظاً و معنیً خالصتاً معرفہ ہو۔ جیسے زیدٌ، علیٌ ، احمدٌ ، بکرٌ۔۔۔ وغیرہ

(معرفہ مخصّصہ)، ایسا معرفہ جو لفظاً تو معرفہ ہو جبکہ معنیً نکرہ ہو۔ جیسے الکتاب ، الرجل، الحمار ،۔۔ وغیر

عمومی قاعدہ

- جب معرفہ (محضہ) کے بعد جملہ یا شبہ جملہ آئے تو وہ جملہ اس کے لیے حال واقع ہوتا ہے۔
- جب معرفہ مخصّصہ کے بعد جملہ یا شبہ جملہ آئے تو وہ معرفہ کی صفت یا حال واقع ہو گا۔

ضروری نوٹ:

- ہر ظرف اور شبہ ظرف اپنے **متعلّق بہ** سے ملکر ہمیشہ جملہ یا شبہ جملہ واقع ہوتا ہے۔
- اگر اس کا **متعلّق بہ** فعل ہو تو جملہ اور اگر اسم مشتق ہو تو شبہ جملہ بنے گا۔

ظرف مستقر کے اعرابی حالات

ظرف مستقر عبارت میں ہمیشہ درجہ ذیل چار چیزوں میں سے کوئی ایک واقع ہو گا؛

خبر

جیسے زیدٌ فی المسجد (زیدٌ) مبتداء (فی المسجد) جار مجرور، محذوف، ثابتٌ کے **متعلق** ہو کر ظرف مستقر، ثابت متعلّق اپنے **متعلِّق** سے ملکر خبر۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وصف

جیسے زیدٌ رجلٌ فی المدرسة (زیدٌ) مبتداء (رجلٌ) موصوف (فی المدرسة) ثابتٌ کے **متعلِّق** ہو کر ظرفِ مستقر، صفت۔ صفت و موصوف ملکر خبرِ مبتداء۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

حال

جیسے رائیت زیداً فی المسجد (رائیتُ) فعل و فاعل (زیداً) ذوالحال (فی المسجد) موجوداً کے **متعلِّق** ہو کر ظرف مستقر، حال اور ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

صلہ

جیسے جاءنی الذّی فی الباکستان (جاء) فعل (نون) وقایہ (یاءِ المتکلم) مفعول بہ (الذّی) موصول (فی الباکستان) وَجَدَ فعل کے متعلِّق ہو کر جملہ، صلہ ہوا اور صلہ موصول ملکر فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضروری نوٹ

خبر، حال، وصف ان کی اصل مفرد ہونا ہے لیکن کبھی کبھی جملہ بھی واقع ہوتے ہیں جبکہ صلہ ہمیشہ جملہ واقع ہوتا ہے۔

عمومی قاعدہ

ایک ہی متعلَّق بہ کے کئی متعلِّق ہو سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کے تمام حروف جارہ مختلف المعانی ہوں لیکن اگر ایک ہی حرف جار کا تکرار ہو تو ضروری ہے کہ ہر دفعہ ایک ہی معنی کے لیے آئے۔

شبہ جملہ کی وضاحت

- اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، مبالغہ اور مصدر سے بننے والا جملہ، شبہِ جملہ کہلاتا ہے۔
- شبہ جملہ حکم مفرد میں ہوتا ہے۔

عمومی قاعدہ

جار مجرور اور ظرف اپنے **متعلّق بہ** پر مقدم ہو سکتے ہیں۔ جیسے (**فی الدار زیدٌ**)

عمومی قاعدہ

حرف جار باء کا مدخول اگر اسم آلہ ہو تو باء استعانت کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے **کتبتُ بالقلم**

حروف جارہ میں سے کونسے حروف فعل لازم کو متعدی بنانے کے لیے آتے ہیں؟

جواب:

تمام حروف جارہ تعدیا کے لیے آتے ہیں بشر طیکہ وہ زائد واقع نہ ہوں۔ جبکہ حرف جار باء کو ناقلہ بھی کہتے ہیں، کیونکہ باء کے دخول سے پہلے جو فاعل ہوتا ہے، باء کے داخل ہونے کے بعد وہ مفعول بن جاتا ہے۔ جیسے **ذھب زیدٌ** میں (زید) فاعل ہے جبکہ باء کے ذریعے متعدی بنانے پر وہی مفعول بن جاتا ہے۔ جیسے **ذھبتُ بزید**

کیا حرف جار رُبَّ کا مجرور بھی متعلِّق واقع ہوتا ہے؟

جواب:

حرف جار (رُبَّ) کسی کے **متعلِّق** نہیں ہوتا۔ کیونکہ **متعلِّق** سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس **متعلِّق** کا معنی حاصل کیا جا سکے، جبکہ رُبَّ والے کلام میں مجرور کی قلت یا کثرت مقصود ہوتی ہے اور اس قلت یا کثرت کا معنی خود رُبَّ بیان کرتا ہے۔ اگر ہم اس کے مجرور کو کسی اور کے **متعلِّق** کر دیں تو قلت و کثرت والا معنی فوت ہوتا ہے۔ لہذا رُبَّ کسی کے **متعلِّق** نہیں ہوتا۔

عمومی قاعدہ

تمام حرفِ جارہ میں سے رُبَّ ایسا جار ہے کہ جس کا مدخول (مجرور) لفظاً تو مجرور ہوتا ہے جبکہ محلاً مرفوع یا منصوب ہوتا ہے۔

حرفِ جار رُبَّ کے متعلق چند نکات

- رُبَّ تقلیل و تکثیر (کثرت[25]) دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
- یہ صدارت طلب ہے۔
- اسکا مجرور اسم ظاہر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے جیسے (رُبَّ رجل عالم لقیتُ[26])
- جب اس پر ماءِ کافہ داخل ہو تو اکثر اس کا عمل باطل ہوتا ہے اور اسوقت یہ اسم معرفہ و فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے (رُبما یوسفُ قائمٌ) و (رُبما قام یوسف)
- گر جب نکرہ پر داخل ہو تو اس وقت (ماء کافہ) بھی عمل باطل نہیں کرتی۔

حرف جار رُبّ کی تین ترکیبیں ہیں؛

پہلا قاعدہ:

جب رُبَّ والے کلام میں مرکب توصیفی کے بعد فعل لازم ہو تو صرف ایک ہی ترکیب ہو گی۔ (یعنی مبتداء و خبر)

مثال: رُبَّ رجل عالم قام (رُبَّ) جار (رجل عالم) مرکب توصیفی[27] لفظاً مجرور جبکہ محلاً مبتداء کی بناء پر مرفوع، (قام) فعل و فاعل، ہو کر پورا جملہ فعلیہ خبریہ، خبرِ مبتداء، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

---

[25] رُبَّ کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ (صحیح بخاری ج 1 ص 37) یہاں کثرت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

[26] یہاں اب اسکا مجرور رجل اسم ہے ضمیر نہیں نکرہ ہے اور عالم کے ذریعے اس کی صفت بھی لائی گی ہے۔

[27] موصوف وصفت

دوسرا قاعدہ:

جب رُبَّ والے کلام میں مرکب توصیفی کے بعد فعل متعدی ہو اور وہ فعل متعدی اسم سابق کی ضمیر میں عامل نہ ہو تو اس صورت میں بھی فقط ایک ہی ترکیب ہو گی۔ (یعنی مفعول بہ مقدم + فعل مؤخر)

مثال: رُبَّ رجل عالم لقیتُ (رُبَّ) جار (رجل عالم) مرکب توصیفی لفظاً مجرور جبکہ محلاً مفعولِ بہ مقدم (لقیتُ) فعل و فاعل، فعل و فاعل و مفعول بہ مقدم ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تیسرا قاعدہ:

جب رُبَّ والے کلام میں مرکب توصیفی کے بعد فعل متعدی ہو اور وہ فعل متعدی اسی اسم سابق کی ضمیر میں عامل ہو، تو اس صورت میں رُبَّ والے کلام میں مندرجہ ذیل دو ترکیبیں ہو سکتیں ہیں؛

- مبتدا و خبر و ترکیب۔۔ (رُبَّ) جار (رجل عالم) مرکب توصیفی، مبتداء (لقیتہ) فعل و فاعل و مفعول بہ، ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، خبرِ مبتداء، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
- دوسری باب اشتغال[28] کی رو سے۔ (رُبَّ) جار (رجل عالم) مرکب توصیفی محلاً منصوب، مفعول بہ عامل محذوف (لقیتُ) کے لیے، مرکب توصیفی اپنے محذوف عامل سے ملکر پورا جملہ فعلیہ خبریہ، تفسیر (لقیتُ + ہ) لقیتُ فعل و فاعل (ہ) ضمیر مفَّسر (یعنی جس کی تفسیر ماقبل جملہ کر رہا ہے) مفَّسر و تفسر ملکر (لقیتُ) کے لیے مفعولِ بہ، فعل و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[28] ہر وہ اسم کہ جس کے عامل کو اس شرط کے ساتھ چھپایا گیا ہو کہ بعد میں آنے والا عامل اس عامل محذوف کی تفسیر کرے۔

و هی سبعة عشر حرفاً ۔الباءُ للالصاقِ نحو مررت بزیدو للاستعانة نحو کتبت بالقلم و للتعلیل نحو قوله تعالیٰ انّکم ظلتم ۔۔۔۔العجلَ و للمصاحبة نحو اشتریت الفرس بسرجه و للتعدیة نحو قوله تعالیٰ ذهب اللهُ بنورهم و للمقابلة نحو اشتریت العبد بالفرس و للقسم نحو بالله لافعلنّ کذا وللاستعطاف نحو ارحم بزید و للظرفیة نحو زید بالبلد و للزیادة نحو قوله تعالیٰ ولا تلقوا۔۔۔۔الی التهلکة

ترجمہ:

اور حروف جارہ سترہ ہیں۔ باءدس معنی ہیں؛

- **الصاق** یعنی اتصال جیسے (میں زید کے پاس سے گزرا)
- **استعانت** جیسے (میں قلم کی مدد سے لکھا)
- **سبب وعلت** جیسے (بے شک تم لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے)
- **مصاحبت** یعنی ساتھ ہونا جیسے (میں نے گھوڑا خریدا، زین کے ساتھ)
- **تعدیہ** یعنی فعل لازم کو متعدی بنانا جیسے (اللہ ان کے نور کو لے گیا)
- **مقابلہ** جیسے (میں نے غلام خریدا گھوڑے کے بدلے)
- **قسم** جیسے (اللہ کی قسم میں ضرور بضرور ایسا کروں گا)
- **استعطاف** یعنی رحم ومہربانی طلب کرنا جیسے (زید پر رحم کرو)
- **ظرفیت** جیسے (زید شہر میں ہے)
- **زائد** جیسے (اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو)

ترکیب:

۞ (ھی) مبتداء (سبعۃ عشر) مرکب بنائی ممیز (حرفاً) تمیز، ممیز و تمیز ملکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (الباءُ) مبتداء (للالصاق و للاستعانۃ و للتعلیل و للمصاحبۃ و للتعدیۃ و للمقابلۃو للقسم و للاستعطاف و للظرفیۃوللزیادۃ) تمام عطف و معطوف ملکر (ثابتٌ) محذوفِ عام کے متعلق، ظرف مستقر ہو کر خبرِ مبتداء، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثالوں کی ترکیب

تمام مثالوں میں موجود (نحو) مضاف جبکہ مابعد تمام مثال مضاف الیہ واقع ہو گی اور (نحو) مضاف اپنے مابعد مضاف الیہ سے ملکر متبداءِ محذوف (مثالُہٗ) کے لیے خبر واقع ہو گا۔

مثال: (نحو) مضاف (مررتُ بزید) پورا جملہ فعلیہ خبریہ، مضاف الیہ محلاً مجرور[29]، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، (مثالُہٗ) مبتداء، ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قِس علی الا امثلۃ البوقی۔

والّلامُ للاختصاص نحو الحمد لله و للزیادۃ نحو ردف لکم ای ردف کم و للتعلیل نحو جئتک لاکرامک و للقسم نحو لله لا یوخر العجل و للمعاقبۃ نحو لزم الشرِّ للشقاوۃ

[29] کیونکہ جملے کا اعراب محلی ہوتا ہے

ترجمہ:

لام کے 5 معانی ہیں؛

- **اختصاص** جیسے (تمام تعریفیں اللہ کے ساتھ خاص ہیں)
- **زئدٰاہ** جیسے (وہ تمھارے پیچھے ہے)
- **علت وسبب** جیسے (میں تمھارے پاس آیا آپ کے احترام کے سبب)
- **قسم** جیسے (اللہ کی قسم موت میں ہر گز تاخیر نہیں ہو گی)
- **عاقبت** یعنی انجام جیسے (شر کا انجام بد بختی ہے)۔

ترکیب:

۞ (اللاّمُ) مبتداء (للاختصاص وللزیادۃ وللتعلیل وللقسم وللمعاقبۃ) تمام جار مجرور محذوفِ عام (ثابتٌ) کے متعلّق ہو کر ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (نحو) مضاف (الحمد) مبتداء (للہ) جار مجرور (ثابتٌ) کے متعلّق ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر پوا جملہ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداءِ محذوف (مثالہ)، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قس علی البواقی

> و من ھی لِابتداء الغایۃ نحو سرتُ من البصرۃ الی الکوفۃ و للتبعیض نحو اخذتُ من الدراھم و للتّبیین نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان و للزیادۃ نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم

ترجمہ:

مِن کے 4 معانی ہیں؛

- **ابتداءغایت** جیسے (میں نے سیر کی بصرہ سے کوفہ تک)
- **تبعیض** (بعض) جیسے (میں نے بعض درھم لیے)
- **تبیین** (وضاحت) جیسے (بتوں کی پلید گی سے بچو)
- **زائدہ** جیسے (اللہ تمہارے گناہ معاف کرتا ہے)۔

ترکیب:

۞ (من) مبتداء (ھی) مبتداء (لابتداء الغایۃ و للتبعیض و للتبیین وللزیادۃ) ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (نحو) مضاف (اجتنبوا) فعل و فاعل (الرجس) مفعول بہ (من الاثان) جار مجرور متعلّق فعلِ خاص و مذکور (اجتنبوا) ظرف لغو ہوا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و متعلّق سے ملکر پورا جملہ فعلیہ خبریہ، مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر، (مثالہ) مبتداء محذوف کی، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

والی لِانتهاء الغاية نحو سرت من البصرة الى الكوفه و للمصاحبة نحو قوله تعالیٰ ولا تاكلوا ۔۔۔الى اموالكم و قد يكون مابعدها داخلاً فی ما قبلها نحو قوله تعالیٰ فاغسلو ا۔۔۔الى المرافق و قد لايكون مابعدها داخلاً فی ماقبلها نحو ثم اتموا الصيام الى الليل

ترجمہ:

- الیٰ، انتہاءِ غایت کے لیے جیسے (گذشتہ)
- مصاحبت جیسے (اور تم لوگ اپنے مال کو یتیموں کے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ)
- اور کبھی کبھی الیٰ کا مابعد الیٰ کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے جیسے (پس تم اپنے چہروں کو دھو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت)
- جبکہ کبھی کبھی الیٰ کا مابعد الیٰ کے ماقبل کے حکم میں داخل نہیں ہوتا جیسے (پھر تم روزے کو رات تک تمام کرو)۔

ترکیب:

۞ (الیٰ) مبتداء (لِانتھاء الغایۃ وللمصاحبۃ) ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (قد[30]) حرف تقلیل (یکون) فعل ناقص (ما) موصولہ (بعدَھا) مرکب اضافی [31]ظرف مستقر متعلّق فعلِ عام (ثبت) کے، (ثَبَتَ) فعل (ھو) ضمیر فاعل و متعلّق سے ملکر پورا جملہ صلہِ موصول (صلہ+موصول) اسمِ یکون (داخلاً) اسم فاعل (ھو) ضمیر فاعل (فی) جار (ما) موصولہ (قبلھا) حسب سابق جملہ ہو کر صلہ، موصول و صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرفِ لغو متعلّق (داخلاً) داخلاً اپنے متعلق سے ملکر خبرِ یکون، یکون اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (وقد لا یکون مابعدھا۔۔۔) ترکیبِ سابق۔

---

[30] قد اگر ماضی پر داخل ہو تو تحقیق جبکہ مضارع پر داخل ہونے کی صورت میں تقلیل و قلت کا معنی دیتا ہے۔

[31] یعنی مضاف و مضاف الیہ

و حتیٰ لِانتہاء الغایۃ فی الزمان و المکان نحو نمت البارحۃ حتیٰ الصباح و سرت البلد حتیٰ السوق و للمصاحبۃ نحو قرات وردی حتیٰ الدعاء ،و ما بعد ھا قد یکون داخلاً فی ماقبلھا نحو اکلت السمکۃ حتیٰ راسھا و قد لایکون داخلاً فیہ نحو نمت البارحۃ حتیٰ الصباح

ترجمہ:

- حتیٰ ،**انتہاءِ غایت زمانی و مکانی** کے لیے جیسے (میں رات کو سویا صبح تک)اور (میں شہر میں بازار تک گیا)
- **مصاحبت** جیسے (میں نے ورد کیا دعا کے ساتھ)
- اور کبھی کبھی **حتی کا مابعد حتیٰ کے ما قبل** کے حکم میں داخل ہوتا ہے جیسے (میں نے مچھلی کھائی یہاں تک کہ اسکا سر بھی)
- جبکہ کبھی **حتی کا مابعد حتی کے ما قبل** کے حکم میں داخل نہیں ہوتا جیسے (مثال سابق)۔

ترکیب:

۞ (حتیٰ)مبتداء(لِانتھاءالغایۃ فی الزمان والمکان وللمصاحبۃ)ظرف مستقر ہو کر خبرِ مبتداء، ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ما)موصولہ (بعدھا)حسب سابق صلہ ،صلہ و موصول ملکر مبتداء ،(قد)حرف تقلیل (یکون) فعل ناقص (ھو)ضمیر اسم (داخلاًفی حکم ماقبلھا)خبر ،یکون اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (وقدلایکون داخلافیہ)ترکیب سابق۔

و علیٰ للاستعلاء نحو زید علی السطح و علیہ دَین و قد تکون بمعنی البآء نحو مررت علیہ و قد تکون بمعنی فی نحو قولہ تعالیٰ و اِن کنتم علی سفر

ترجمہ:

- علیٰ، **استعلاء** (بلندی) کے لیے جیسے (زید چھت پر ہے اور اس پر قرض ہے)
- کبھی کبھی علی، باء کے معنی میں آتا ہے جیسے (میں گزرا اس کے پاس سے)
- اور کبھی کبھی فی کے معنی میں آتا ہے (اور اگر تم سفر میں ہو)۔

ترکیب:

۞ (علی) مبتداء (للاستعلاء) ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (قد) حرف تقلیل (تکون) فعل ناقص (ھی) ضمیر اسم (بمعنی الباء) جار مجرور متعلّق محذوفِ عام (ثابتٌ) ظرف مستقر ہو کر خبرِ تکون، اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (وقد تکون بمعنی فی)۔۔۔ گذشتہ

و عن للبعد والمجاوزۃ نحو رمیتُ السھم عن القوس و فی ، للظرفیۃ نحو المال فی الکیس و نظرت فی الکتاب و للاستعلاء نحو قولہ تعالیٰ ولا صلبنکم فی جذوع النخل و الکاف ، للتشبہ نحو زید کالاسد و قد تکون زائدۃً نحو قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیئٌ

ترجمہ:

- **عن**،**دوری وتجاوزت** کے لیے جیسے (میں نے تیر کمان پھینکااور تیر کمان سے تجاوز کر گیا)
- اور **فی ظرفیت** کے لیے جیسے (مال تھیلی میں ہےاور میں نے کتاب میں نظر کی)
- **استعلاء**لے لیے جیسے (میں تم کو ضرور بضرور کھجور کے درخت پر لٹکاؤں گا)
- اور **کاف،تشبہ** کے لیے جیسے (زید شیر کی طرح ہے)
- اور کبھی کبھی **کاف زائدہ**واقع ہوتا ہے جیسے (اس کی کوئی مثل نہیں ہے)۔

ترکیب:

۞ (عن)(للبعد والجاوزت)جملہ اسمیہ خبریہ،(فی)(للاستعلاء وللظرفیۃ)جملہ اسمیہ خبریہ،(الکاف،للتشبہ وقد تکون زائدۃ)۔۔گذشتہ۔

و مذ و منذ لِابتداء الغاية فی الزامان الماضی نحو مارايته مذيوم الجمعة و تکونان بمعنیٰ جميع المدّة نحو ماراايته مذ يومين

ترجمہ:

- **مذ ومنذ**،**زمانہ ماضی میں ابتداء غایت** کے لیے جیسے (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)
- اور کبھی یہ دونوں **تمام مدت** کے لیے آتے ہیں جیسے (میں نے اسے دودن سے نہیں دیکھا)۔

ترکیب:

۞ (مذ و منذ) مبتداء (لابتداء الغایۃ فی الزمان الماضی) ظرف مستقر، خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (تکونان) فعل ناقص و ضمیر اسم (باء) جار (معلیٰ) مضاف (جمیع[32]) مضاف الیہ، مضاف (المدۃ) مضاف الیہ، تمام مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور متعلّق (ثابت) ظرف مستقر، خبر تکون، اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

عمومی قاعدہ

مضاف پہ کبھی بھی الف لام و تنوین نہیں آتی اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے

---

[32] جمیع اکثر اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے

ترکیبی نکات

کلام میں دو کلموں کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں![33]

- اگر دونوں **کلموں** پر الف، لام داخل ہو تو وہ، **موصوف وصفت** ہوں گے۔ جیسے **الرجل العالم** ۔
- اگر صرف دوسرے پر الف لام داخل ہو تو، **مضاف** و **مضاف الیہ** ہوں گے۔ جیسے **غلام الرجل**۔
- اور اگر صرف پہلے پر الف لام ہو تو، **مبتداء خبر** ہوں گے۔ جیسے **الرجل عالم** ۔

رُبَّ للتقليل نحو رُبَّ رجل كريم لقيتُ و الواو للقسم نحو والله لاشربنَّ اللبنَ و قد تكون بمعنى رُبَّ نحو و عالم يعمل بعلمه و التاء للقسم و هي لاتدخل الاَّ على اسم الله تعالى نحو تالله لاضربنَّ زيداً و حاشا و خلاو علا كلُّ واحد منها للاستثناء مثل جاءني القوم حاشا زيد و خلازيد و عدا زيد

ترجمہ:

- **ربَّ تقلیل** کے لیے جیسے (بہت کم کریم مردوں سے میں نے ملاقات کی)
- اور **واؤ قسم** کے لیے جیسے (اللہ کی قسم میں ضرور بضرور دودھ پیوں گا)
- جبکہ **حاشا، خلااور عداء** ان میں سے ہر ایک **استثناء** کے لیے آتا ہے جیسے (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔

[33] اکثر یہی قاعدہ ہے

ترکیب:

۞ (رُبَّ) مبتداء (للتقلیل) ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (رُبَّ رجل کریم لقیتُ) رُبَّ کی ترکیب اوپر تفصیلاً گزر چکی ہے۔

۞ (الواو، للقسم) جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (وقد تکون بمعنی رُبَّ)۔۔ ترکیب سابق (والتاء، للقسم) جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ھی) مبتداء (لا) نافیہ (تدخل) فعل (الاَّ) حرف استثناء (علی) جار (اسم) مضاف (اللہ) مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور اور استثناء مفرغ[34]، متعلّق تدخل، فعل اپنے متعلّق سے ملکر پورا جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، خبرِ مبتداء، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (حاشا و خلا و عدا) مبتداء (للاستثناء) خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ کبھی کبھی (حاشا، خلا و عدا) فعل واقع ہوتے ہیں اسوقت ان کے بعد آنے والا اسم مفعولیت کی بناء پر منصوب ہو گا اور وجوبی طور پر ان کے اندر مستتر ضمیر کو فاعل بنایا جائے گا۔ جیسے (جاء القوم حاشا زیداً)

۞ (جاء) فعل (القوم) ذوالحال (حاشا) فعل (ھو) ضمیر مستتر فاعل (زیداً) مفعول بہ، حاشا فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر پورا جملہ فعلیہ خبریہ، حال، حال و ذوالحال ملکر فاعلِ (جاء) فعلو فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

---

[34] جب کلام غیر موجب ہو، مستثنیٰ الاَّ کے بعد ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور نہ ہو تو اس صورت مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہو گا۔ اسے صورت کو مفرغ بھی کہتے ہیں

حروف جارہ کی تین قسمیں ہیں

- وہ حروف جو اسمِ ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتے ہیں جیسے الیٰ، من ،عن ،علی ،فی، اللام، الباء، عدا، خلا و حاشا
- وہ حروف جو فقط اسم ظاہر کو جر دیتے ہیں جیسے رُبَّ، مذ، منذ، حتیٰ، الکاف ، واو القسم ، تاء القسم (تاء فقط اسم جلالہ پر داخل ہوتی ہے) و (کی[35]) یہ تعلیل کا معنی دیتا ہے۔
- وہ حروف جو فقط ضمیر پر داخل ہوتے ہیں جیسے (لولا) یہ فقط ضمیر مجرور متصل کو جر دیتا ہے۔

جیسے قال الرسول الاعظم ؐ"لولاک یا علی علیہ السلام ما عرف المؤمنون من بعدی[36]" (اے علیؑ اگر آپ نہ ہوتے تو میرے (یعنی رسول خداؐ) بعد مومنوں کی پہچان نہ ہوتی)

نوٹ:

مشہور قول کی بناء پر حروف جارہ سترہ ہیں جبکہ (کی) اور (لولا) کو شامل کرنے سے کل انیس ہیں۔

شعر:

باَ و تاَ و کاف و لام و واؤ منذ و مذ خلا ۔۔۔۔۔ رُبَّ ،حاشا ،من ،عدا ،فی ،عن ،علی، حتیٰ، الیٰ۔

[35] کی) صرف ما مصدریہ اور ماءِ استفہامیہ کو جمع دیتا ہے۔

[36] کنز العمال 3

دوسری نوع: حروفِ مشبہ الفعل

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل و هي تنصب المبتداء و ترفع الخبر و هي ستّة حروف ۔ اِنّ و اَنّ مثل اِنَّ زیداً قائم و بلغنی اَنَّ زیداً منطلق و کاَنَّ و ھی للتشبه نحو کاَنَّ زیداً اسد و لکِنَّ ھی لِلاستدراک مثل غاب زید و لکِنَّ بکراً حاضر و ما جاءنی زید لکِنَّ عمراً جاءنی و لیت و ھی للتمنّی مثل لیت زیداً قائم و لعّل و ھی للترّجی مثل لعّل السلطان یکرمنی ۔

ترجمہ:

دوسری نوع حروف مشبہ بالفعل میں ہے۔ یہ ایسے حروف ہیں کہ جو مبتداء کو (اپنا اسم بناتے ہوئے) نصب اور خبر کو (اپنی خبر بناتے ہوئے) رفع دیتے ہیں اور یہ چھ حروف ہیں؛

- اِنَّ، اَنَّ یقین کے لیے جیسے (بے شک زید کھڑا ہے) (مجھ تک زید کے جانے کی یقینی خبر پہنچی)
- اور کاَنَّ، یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے جیسے (زید گویا شیر ہے)
- لکِنَّ استدراک کا معنی دیتا ہے جیسے (زید غائب ہے لیکن بکر حاضر ہے) اور (میرے پاس زید نہیں آیا مگر عمر آیا)
- لیتَ تمنّٰی کے لیے جیسے (کاش زید کھڑا ہو)
- اور لعّل ترجّی کے لیے (شائد سلطان میرا احترام کرے)۔

ترکیب:

۞ (النوع الثانی) مرکب توصیفی[37] مبتداء (الحروف المشبھۃ) مرکب توصیفی ، خبرِ مبتداء (بالفعل) جار مجرور متعلقِ (المشبھۃ)، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[37] یعنی موصوف وصفت

۞ (واو)عاطفہ (ھی)مبتداء(تنصب)فعل (ھو)ضمیر مستتر فاعل (المبتداء)مفعول بہ ، فعل ،فاعل و مفعولبہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ،معطوف علیہ (واؤ)عاطفہ (ترفع الخبر)حسبِ سابق جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ،معطوف و معطوف علیہ ملکر خبر مبتداء، مبتداءو خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ھی)مبتداء(ستّۃ)ممیّز:(حروف)مبدل منہ (اِنَّ واَنَّ وکاَنَّ ولکِنَّ ولیتَ ولعّلَ)تمام ایک دوسرے پر عطف ہو کر بدل از(حروف)،مبدل منہ وبدل ملکر تمیز، ممیز و تمیز ملکر خبر، مبتداءو خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ھی للتشبہ)(ھی للاستدراک)(ھی للتمّنی)(ھی للترّجی)ترکیب سابق ،جملہ اسمیہ خبریہ۔5۔ (مثل)مضاف (غاب)فعل (زید)فاعل ،فعل و فاعل ملکر جمہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ (واؤ)عاطفہ (لکِنَّ)حرف مشبہ بالفعل(بکراً)اسم (حاضر)خبر ، لکنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ،معطوف ، معطوف علیہ و معطوف ملکر مثل کے لیے مضاف الیہ ، مضاف و مضاف الیہ ملکر (مثالہ)مبتداء محذوف کے لیے خبر، مبتداءو خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حروف مشبہ الفعل کے معانی

- **اِنَّ،اَنَّ**(بے شک)یہ دونوں تاکید کا معنی دیتے ہیں۔
- **کاَنَّ**(گویا، مثل)۔
- ۔**لکِنَّ**(لیکن، مگر)یہ استدراک[38] کے لیے آتا ہے۔
- **لیتَ**(کاش)یہ ممکنات و غیر ممکنات دونوں قسم کے امور کے لیے آتا ہے[39]۔
- **لعّلَ**(امید، ہو سکتا ہے کہ)اس کا استعمال فقط ممکن امور میں ہی ہوتا ہے۔

---

[38]استدراک: سابق کلام میں پیدا شدہ وہم کو دور کرنا(یعنی لکِنَّ اپنے سے پہلے والے کلام میں موجود وہم کو کرتا ہے)

[39]جیسے گذشتہ مثال میں زید کا کھڑا ہونا ممکن ہے جبکہ لیت الشباب یعود(کاش جوانی لوٹ آتی)یہ ناممکن کی مثال ہے کیونکہ جوانی کا لوٹنا عادی طور پر ممکن نہیں ہے

ان کو حروف مشبہ بالفعل کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:

کیونکہ یہ لفظی و معنوی طور پر افعال کے ساتھ شباہت رکھتے ہیں۔

شباہت لفظی

- **عدد میں:** جیسے افعال تین (ضَرَبَ)، چار (زلزل) اور پانچ (تدحرج) حرفی ہوتے ہیں اسی طرح یہ بھی تین (اِنَّ واَنَّ ولیتَ،) چار (کَاَنَّ ولعّل) اور پانچ (لکِنَّ) حرفی ہوتے ہیں۔
- جس طرح فعل ماضی کا آخر مبنی بر فتح ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی مبنی بر فتح ہیں۔
- جس طرح فعل متعدی فاعل کو رفع و مفعول کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر نصب دیتے ہیں۔
- جس طرح افعال ناقصہ، مقاربہ اور افعال قلوب صرف مبتداء خبر پر داخل ہوتے ہیں اسی طرح یہ بھی فقط مبتداء خبر پر داخل ہوتے ہیں۔

شباہت معنوی

ان تمام میں افعال کا معنی پایا جاتا ہے

- اِنَّ واَنَّ بمعنی (حقَّقتُ)
- کانَّ بمعنی (شبَّھتُ)
- لکِنَّ بمعنی (اِستدرَکتُ)
- لیت بمعنی (تمَنَّیتُ)
- لعّل بمعنی (ترجَّیتُ)۔

ان کا عمل کیا ہے؟

جواب:

یہ جملہ اسمیہ یعنی مبتداء و خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتداء کو اپنا اسم بناتے ہوئے نصب جبکہ کو اپنی خبر بناتے ہوئے رفع دیتے ہیں جیسے اِنَّ زیداً قائم ۔

نوٹ:

اصل یہ ہے کہ حروف مشبہ بالفعل کے اسماءان کی خبروں پر مقدم ہوں مگر ظرف و جار مجرور ہونے کی صورت میں مقدم بھی ہوتیں ہیں۔ جیسے (اِنَّ فی ذلک لعبرۃً[40])۔

اِنَّ کے احکام

- جب اِنَّ کی خبر، ظرف یا جار مجرور ہو ہو تو اسکے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے۔
- جب اِنَّ کی خبر جار مجرور یا ظرف ہو اور اسم ایسا نکرہ کہ جس سے ابتداء جائز نہ ہو یا اسم، خبر کی طرف لوٹنے والی ضمیر پر مشتمل ہو، تو اِنَّ کی خبر کو اِنَّ کے اسم پر مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے (اِنَّ مع العسر یسراً) (اِنَّ فی الدار صاحبھا)۔
- اِنَّ کی خبر کا معمول اِنَّ کے اسم پر مقدم نہیں ہو سکتا۔ پس آپ اس طرح نہیں کہہ سکتے کہ (اِنَّ الاعراض النّمام َ ممزّق) بلکہ اس طرح کہیں گے (اِنَّ النّمام ممزّق الاعراض)۔

---

[40] آل عمران 13

- اِنَّ کی خبر پر چند صورتوں میں لام ابتداء کا داخل کرنا جائز ہے، جب (مثبت ہو اور مؤخر ہو [41]) (جب ماضی جامد ہو [42]) یا (جب ماضی متصرف قد کے ساتھ ہو [43]) جبکہ ضمیر فصل پر لام ابتداء بغیر کسی شرط کے آتی ہے۔ جیسے (اِنَّ هذا لهو الحق)۔
- اِنَّ جب مخفف ہوتا ہے تو یہ عمل نہیں کرتا اور اس وقت یہ جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔
- جب جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو اس کو عمل دینا بھی جائز ہے۔ جیسے (وانْ کلاً لما لیوفّینّھم ربُّک اعمالھم [44]) مگر اکثر عمل سے نہیں کرتا۔ جیسے (وإنْ كلُّ ذلک لمّا متاع الحیاۃ الدنیا [45])۔
- مگر جب جملہ فعلیہ پر داخل ہو تو وجوباً عمل سے باطل ہوتا ہے۔ جیسے (اِنْ کانتُ لَکبیرۃ اِلاّ علی الذین ھدی اللہُ [46])۔
- جب اِنَّ، خفف ہو تو اس کی خبر پر لام ابتداء [47] کا داخل کرنا واجب ہے تاکہ اس کے اور انِْ نافیہ کے درمیان فرق ہو سکے۔
- اِنَّ کے اسم پر عطف کرتے ہوئے، معطوف میں رفع و نصب دونوں اعراب جائز ہیں۔ نصب لفظ پر عطف کرتے ہوئے جبکہ رفع اسم کے محل پر عطف کرتے جائز ہے [48]۔ جیسے (اِنَّ زیداً قائم و عمرو) و (اِنَّ زیداً قائم و عمرواً)۔

---

[41] جیسے اِنَّ ربّی لسمیع الدعا (ابراھیم 39)

[42] اِنَّ زیداً لنعم الرجل

[43] اِنَّکَ لقد اصبتَ

[44] ھود 111 قراءۃ حرمین

[45] الزخرف 35

[46] بقرہ 143

[47] اسے لامِ مزحلقہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی اِنَّ کی طرح تاکید کے لیے آتی ہے۔ لہذا کلام میں دو تاکیدوں کا ایک ساتھ آنا ناپسندیدہ و مکروہ ہے لہذا ان کے درمیان فاصلہ ضروری ہوتا ہے۔

[48] کیونکہ اسکا محل مرفوع ہے مبتداء کی بناء پر

کلام میں اِنْ کی کل صورتیں

کلام عرب میں اِنْ خفیفہ کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں؛

- اِنْ شرطیہ۔ جیسے (اِنْ ینتھوا یغفرلکم)
- مخفف از ثقیلہ جیسے (واِن کلاً لما لَیوفینھم)
- نافیہ۔ جیسے (اِن الکافرون الا فی غرر)
- زائدہ۔ جیسے (فما اِن طبنا جبن)۔

اِنْ مخفف از مثقلہ کی پہچان:

اگر اِن کے بعد والے کلام میں لام مفتوح پائی جائے تو وہ اِن مخفف از مثقلہ ہوتا ہے۔

اِنَّ پڑھنے کے مقامات

- ابتداء کلام میں۔ جیسے (اِنَّ اللہ غفور)۔
- مادہ قول کے بعد۔ جیسے (قال اِنّی عبداللہ اٰتانی الکتاب و جعلنی نبیا[49])۔
- قسم کے بعد۔ جیسے (والعصر اِنَّ الانسان لفی خسر)۔
- جب اسم عین[50] کی خبر واقع ہو۔ جیسے (المدرسة اِنّھا منار التھذیب[51])۔
- جب نکرہ کی صفت واقع ہو۔ جیسے (مررت برجل اِنَّہ فاضل[52])۔

---

[49] مریم 30

[50] اگر اسم کو کسی ذات کے لیے وضع کیا جائے تو اسے اسم عین کہتے ہیں۔ جیسے زید، عمرو، مدرسہ وغیرہ

[51] (المدرسة) مبتداء (انھا منار التھذیب) اِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

[52] (مررت) فعل و فاعل (باء) جار (رجل) نکرہ موصوف (اِنَّہ فاضل) اِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفتِ رجل، صفت و موصوف ملکر مجرور، جار+مجرور ظرف لغو متعلق مررت۔۔۔ مجلہ فعلہ خبریہ ہوا۔

- جب حال واقع ہورہاہو۔ جیسے (کما اخرجک ربُّک من بیتک بالحق واِنَّ فریقاً من المؤمنین لکارھون[53])۔
- جب صلہ کے شروع میں ہو۔ جیسے (واٰتیناہ من الکنوز ما اِنَّ مفاتحہ لَتنوءُ بالعصبة[54])۔
- اَلااستفتاحیہ کے بعد۔ جیسے (اَلا اِنّھم ھم المفسدون [55])۔
- حیث کے بعد۔ جیسے (اِجْلِسْ حیثُ اِنَّ زیداً جالس)۔
- فعلِ امر کے بعد۔ جیسے (ذُقْ اِنَّک انْتَ العزیز الرحیم)۔
- نہی کے بعد۔ جیسے (لا تحزن اِنَّ اللہ معنا)۔
- دعا کے بعد۔ جیسے (ربّنا انّا ظلمنا انفسنا)۔
- نداء کے بعد۔ جیسے (یالوطُ اِنّا رسل ربّک)۔
- ثُمَّ کے بعد۔ جیسے (ثُمَّ اِنَّ علینا بیانَہ)۔
- کلاَّ کے بعد۔ جیسے (کلاَّ اِنّھم عن ربّھم)۔

عمومی قاعدہ

کلام میں جہاں بھی پورے جملے کی ضرورت ہو تو وہاں اِنَّ پڑھا جائے گا۔ جہاں جزء جملہ (فاعل، مفعول، خبر وغیرہ) کی ضرورت ہو وہاں اَنَّ پڑھا جائے گا جبکہ جہاں پر دونوں طرح سے یعنی مفرد و جملہ میں سے کسی طرح بھی لانے سے معنی میں خلل پیدا نہ وہاں اِنَّ واَنَّ دونوں پڑھنا جائز ہے۔

---

[53] الانفال 5 یہاں اِنَّ اپنے اسم (فریقا من المؤمنین) وخبر (لکارھون) سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر (اخرجک) کی مفعولی ضمیر (ک) سے حال واقع ہورھاہے۔

[54] القصص 76، یہاں (ما) موصولہ اور (اِنَّ مفاتحہ۔۔۔۔۔) جملہ اسمیہ خبریہ صلہ۔۔۔

[55] البقرہ

اَنَّ کے احکام

- اَنَّ بھی اِنَّ کی طرح مخفف واقع ہوتا ہے مگر اس فرق کے ساتھ کہ جب اَنَّ مخفف ہو تو اکثر نحویوں کے نزدیک اس کا عمل باقی رہتا ہے۔
- اَنَّ جب مخفف ہو تو اس کا اسم محذوف ضمیر شان اور بعد میں آنے والا پورا جملہ اسکی خبر ہوتا ہے۔ جیسے (بلغنی اَنْ زید قائم) اصل میں (اَنّه زید قائم) ہے۔
- اَنْ جب مخفف ہو تو یہ جملہ اسمیہ و فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے (اَنْ الحمدلله ربّ العالمین[56])و(و اَنْ لیس لِلانسان اِلاّ ماسعی[57])۔
- اَنْ مخففہ جب فعل متصرف پر داخل ہو تو ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل چار چیزوں میں سے کوئی ایک فعل سے پہلے آئے ،(سین ، سوف ، قد ، حرف نفی)تاکہ اَنْ مخففہ از مثقلہ و اَنْ نافیہ کے درمیان فرق ہو سکے۔ جیسے (علم اَنْ سیکونُ منکم مرضیٰ[58])و(اَیحسب الانسان اَنْ لن نجمع عظامه)۔
- اَنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر حکم مفرد میں ہوتا ہے۔

اَنَّ پڑھنے کے مقامات

- جب فاعل یا نائب فاعل کے مقام پر واقع ہو۔ جیسے (اولم یکفهم اَنَّا اَنزلنا[59]) و (قلْ اُوحی الیَّ اَنَّه استمع نفر من الجن[60])۔

---

[56] یونس 10

[57] النجم 39

[58] مزمل 20

[59] تاویل مصدر انزالنا ہو کر یکفہم کے لیے فاعل

[60] الجن 1 تاویل مصدر استِماع من الجن ہو کر اوحی فعل مجہول کے لیے نائب فاعل

- جب مبتدا یا اسم[61] معنی کی خبر واقع ہو رھاہو۔ جیسے (عندی آنّک مستحق للکرامة[62]) و (الحق اَنَّ الجھل عار[63])۔
- جب مفعول بہ واقع ہو رہاہو۔ جیسے (ولا تخافون آنّکم اشرکتم بالله[64])۔
- جب مجرور بحرف الجر یا مضاف الیہ واقع ہو رہاہو۔ جیسے (ذلک بأَنَّ الله ھوالحق[65]) و (اعجبنی اشتہارُ آنّک فاضل)۔
- لو کے بعد ہو۔ جیسے (لو آنّک عندنا)۔
- لولا کے بعد ہو۔ جیسے (لولا اَنَّ المھدی "عج الله تعالی فرجه الشریف" حیّ لَساخت الارض بمن علیھا)۔
- مادہ علم کے بعد۔ جیسے (علمت اَنَّ زیداً قائم)۔
- کلمہ مُذ کے بعد۔ جیسے (سافرت مُذ آنّک لم تسافر)۔
- حتیٰ جارہ اور عاطفہ کے بعد۔ جیسے (عرفت امورک حتی آنّک غیور)۔
- اَنّ اپنے معمولوں کے ساتھ ماقبل موارد میں سے کسی کا تابع واقع ہو رہاہو۔ جیسے (و اذ یعدکم الله احدیٰ الطائفتین اَنّھا لکم[66]) (یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و اَنّی فضلتکم علی العالمین[67])۔

---

[61] اگر اسم کو حدث کے لیے وضع کیا جائے تو یعنی اسم اگر معنی حدثی رکھتا ہو تو اسے اسم معنی کہتے ہیں

[62] (عندی) خبر مقدم (آنّک مسحق ۔۔) جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتداء مؤخر

[63] (الحق) مبتداء اَنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر خبرِ مبتداء۔۔

[64] النعام 81

[65] الحج 62

[66] یہاں انھَّا بدل الاشتمال ہے (احدیٰ الطائفتین) سے دونوں ملکر مفعول بہ ہیں (یعد) کے لیے

[67] البقرہ (اَنّی فضلتکم علی العالمین) معطوف ہے (نعمتی) سے دونوں ملکر مفعول بہ اذکروا فعل

کہاں اِنَّ اور اَنَّ دونوں پڑھے جاسکتے ہیں؟

- اذا فجائیہ کے بعد۔ جیسے (نظرتُ فإذا اِنَّ العدو منهزم[68])۔
- فاء جزائیہ کے بعد۔ جیسے (من یزرنی فإنَّ اُکرمه[69])۔
- فعل قسم کے بعد جب اِنّ کی خبر پر لام ابتداء نہ ہو، جیسے (اقسم اِنَّ المتّهم بریء[70])
- جب ما قبل کی علت کو بیان کرے۔ جیسے (اِنّا کنّا من قبل ندعوه اِنّه هو البّر الرحیم[71])۔
- امّا کے بعد۔ جیسے (اَمّا اِنّه لولا الدّین لَدکتُ معالمُ التمدّن[72])۔
- لا جَرَم کے بعد۔ جیسے (لا جرم اِنَّ العدل یرفع قدرَ الحکام[73])۔
- جب اِنَّ مادہ قول یا معنی قول کی خبر واقع ہو اور خود اِنَّ کی خبر بھی قول یا معنی قول ہو اور ساتھ یہ کہ قائل (متکلم) بھی ایک ہو جیسے (خیر القول اِنّی احمد الله[74])۔

---

[68] اگر جملہ تقدیر میں رکھا جائے تو اِنَّ پڑھا جائے گا یعنی (اذا العدو منهزم) جبکہ مفرد کی صورت میں (انهزام العدو) ہوگا

[69] کسرا کی صورت میں (فأنا اکرمه) (أنا) مبتداء (أکرمه) پورا جملہ فعلیہ خبریہ، خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جبکہ فتح کی صورت میں تویل مفرد (اکرامی ایاه حاصل) ہوگا۔

[70] کسرا، جوابِ قسم کی صورت میں کیونکہ جواب قسم کی صورت میں جملہ ضروری ہے جبکہ فتحہ، حرف جار کو مقدّر مانتے ہوئے (علی اَنَّ المتّهم بری)

[71] کسرا، جملہ استنافیہ تعلیلہ کے طور پر جبکہ فتحہ حرف جار کو مقدر مانتے ہوئے (لِاَنّہ البرّ الرحیم)

[72] کسرا کی صورت میں (امّا) مثلِ حرفِ (لولا) استفتاحیہ جبکہ فتحہ کی صرت میں همزۂ استفهامیہ و (ما) العامہ بمعنی شیء دونوں ملکر بمعنی (حقاً)

[73] کسرا کی صورت میں لا جرم یقین کے معنی میں ہوگا جبکہ فتحہ کی صورت میں (لابدَّ من) کے معنی میں ہوگا یعنی لابدَّ من اَنّ العدل

[74] کسرا کی صورت میں اِنّ اپنے معمولوں سے ملکر پورا جملہ (خیر القول) مبتداء کی خبر ہوگا جبکہ فتحہ کی صورت میں تاویل مصدر (حمدی الله) ہو کر مفرد خبر واقع ہوگی۔ (نوٹ) یہاں اِنّ یا اَنّ اپنے معمولوں سے ملکر مادہ قول (خیر القول) سے خبر واقع ہو رہے ہیں اور خود اِنّ یا اَنّ کی خبر (احمد الله) بھی معنی قول ہے اور ساتھ ساتھ دونوں کا قائل بھی ایک ہے۔

كاَنَّ کے احکام

- یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے
- خود کلمہ کاَنَّ اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا کاَنَّ مرکب ہے یا بسیط[75]۔
- کاَنَّ جب مخفف ہو تو اس کا حکم اَنَّ، مخففہ کی طرح ہو تا یعنی اسکا اسم ضمیرِ شان اور بعد میں آنیوالا جملہ اس کی خبر واقع ہوتا ہے۔
- کاَنَّ ِ مخففہ جب فعل متصرف پر داخل ہو تو ضروری ہے کہ اس کے اور فعل کے درمیان مثبت جملہ ہونے کی صورت میں (قد) جبکہ منفی کی صورت میں (لم) کا فاصلہ لایا جائے۔ جیسے (كَاَنْ قد قام زيد)و (كَاَنْ لم يقم عمرو)۔
- مصنفِ ھدایۃ النحو کے مطابق کاَنَّ جب مخفف ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے[76]۔

كاَنَّ کی اصل کیا ہے؟

کاَنَّ کے متعلق دو نظریے ہیں؛

- مرکب ہے (کاف تشبیہ) اور (اِنَّ) سے[77]۔
- جمہور نحوین کے مطابق بسیط ہے باقی حروف مشبہ بالفعل کی طرح۔

---

[75] اس میں علماء نحو کے دو گروہ ہیں۔ 1۔ مرکب۔ 2۔ بسیط

[76] وقد تخفف وتلغیٰ عن العمل (عبارت ھدایۃ النحو)

[77] اختیار خلیل و مصنف ھدایۃ النحو (وھی مرکبۃ من کاف التشبیہ واِنَّ مکسورۃ۔ از عبارتِ مصنف)

اگر کاَنَّ کافِ تشبیہ اور اِنَّ سے مرکب ہے تو پھر اس کے ہمزے کو مفتوح یعنی اَنّ کیوں پڑھا جاتا ہے ؟

- کیونکہ اس پر کاف جارہ مقدم ہے اور جار کے بعد اَنَّ پڑھا جاتا ہے
- یا پھر کیونکہ یہ کاف اور اِنّ۔ سے مرکب ہے اور کاف کے بعد ہمزے کو اِنّ کسرے کے ساتھ پڑھنا ثقل ہے۔

لکِنَّ کے احکام

- یہ استدراک کے لیے آتا ہے۔
- یہ دو مختلف کلاموں کے درمیان واقع ہوتا ہے ،اختلاف چاہے لفظی ہو جیسے (ما جاءنی زید لکنّ عمراً جاء) یا معنوی جیسے (غاب زید لکنّ بکراً حاضر)۔
- لکنّ جب مخفف ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس صورت میں اسکے ساتھ واؤ لائی جاتی ہے تاکہ لکنْ عاطفہ اور مخففہ از مثقلہ کے درمیان فرق ہو سکے ۔جیسے(وما کفر السلیمانُ ولکنْ الشّیاطین کفروا[78]) ۔

لیتَ کے احکام

- لیْتَ ممکن و محال دونوں قسم کے امور کے لیے آتا ہے
- لیْت پر جب ماءِ کافہ آئے تو اس کو عمل دینا اور باطل کرنا دونوں جائز عمل ہیں۔[79] جیسے(قالتْ اَلا لیْتما هذا الحمامُ لنا[80])۔

---

[78] لکنْ ملغیٰ عن العمل(الشّاطین)مبتداء(کفروا)جملہ فعلیہ خبریہ،خبر مبتداء

[79] یہ عمل اس لیے کرتا ہے کیونکہ اس پر ماءِ کافہ آنے کے باوجود بھی اسکا اسماء کے ساتھ اختصاص زائل نہیں ہوتا۔

[80] نصب عمل کی سورت میں جبکہ رفع اہمال کی صورت میں

لعلّ کے احکام

- اسکا استعمال فقط ممکن امور میں ہوتا ہے
- اسکا مخفف کرنا جائز ہے
- کلمہ لعّل میں چند لغات پاجاتیں ہیں جیسے (علَّ، عنَّ ، اَنَّ، لَعنَّ ۔۔۔۔)
- مبرد نحوی کے نزدیک اسکی اصل (علّ) ہے پھر اسکے شروع میں لام کا اضافہ کیا گیا ہے پس (لعّل) شد۔

تکمیل

∝ حروف مشبہ بالفعل کے آخر میں (ما) ملحق ہوتی ہے کہ جو ان کو عمل سے روک دیتی ہے سوائے لیت کے، اسے ماءِ کافہ کہتے ہیں۔

∝ یہ ما، ماءِ زائدہ ہوتی ہے نہ کہ موصولہ یا مصدریہ کیونکہ ماءِ موصولہ یا مصدریہ کے آنے سے ان کا عمل باطل نہیں ہوتا۔ جیسے (انَّ ما توعدون لآت [81])۔

∝ حروف مشبہ بالفعل پہ جب ماءِ کافہ آجائے تو ان کا اسماء کے ساتھ اختصاص ختم ہو جاتا ہے یعنی اس وقت یہ افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے (کانّما یساقون الی الموت) و (اِنّما قام زید)۔

---

[81] النعام 5 یہاں ما موصلولہ ہے اور انّ عمل کر رہا ہے

تیسری نوع: ما و لا مشبّہ بلیس

النوع الثالث ماو لا المشبّهتان بليس ترفعان الاسم و تنصبان الخبر نحو مازيد قائما و لارجل حاضراً

ترجمہ:

تیسری نوع ماولا میں (کہ جو نفی و عمل میں) لیس کے مشابہ ہیں۔ یہ دونوں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے (زید کھڑا نہیں ہے) و (گھر میں ایک مرد نہیں ہے)۔

ترکیب:

۞ (النوع الثالث) مرکب توصیفی، مبتداء (ماولا) موصوف (المشبھتان بلیس) صفت، بلیس جار مجرور ظرف لغو متعلق، مشبھتان، صفت و موصوف ملکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ترفعان) فعل و فاعل (الاسم) مفعول بہ، جملہ فعلہ خبریہ ہوا۔

چند اہم نکات

- یہ کل چار حروف ہیں جو مشبہ بلیس والا عمل کرتے ہیں (إنْ ، ما ، لا ، لاتَ)
- یہ لیس کے ساتھ نفی اور عمل کرنے میں شباہت رکھتے ہیں اسلیے ان کو مشبہ بلیس کہا جاتا ہے
- (لات) میں موجود تاء بعض کے نزدیک حرف تانیث یا نفی میں مبالغہ کے لیے یا پھر تانیث و مبالغہ دونوں کے لیے آتی ہے جبکہ بعض کے نزدیک (لات) ایک ہی کلمہ ہے مرکب نہیں ہے
- اس باب میں (لا) ایک فرد کی نفی کرتا ہے یا پوری جنس کی اسکا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

(ما)کے عمل کی شرائط

- (ما)کے اسم پر نہ تو (ما) کی خبر اور نہ ہی خبر کا معمول مقدم ہو[82]
- ما کے بعد اِنْ زائدہ نہ ہو[83]
- نہ ہی اسکی خبر کو الاّ کے ذریعے توڑا گیا ہو[84]۔ جیسے (ما الکسلانُ محموداً[85])
- ما کی خبر پر باءِ زائدہ کا آنا بہت زیادہ ہے۔ جیسے (وما ربّک بغافل عمّا یعملون[86])۔

(لا)کے عمل کی شرائط

- (ما) کی طرح اسم و خبر کی ترتیب باقی رہے۔
- اسکی خبر کو الاّ کے ذریعے نہ توڑا گیا ہو
- اس کے دونوں معمول نکرہ ہوں۔ جیسے (لا رجل حاضراً)۔

ضروری نوٹ:

- جب ما و لا کی خبر پر (بل) یا (لکنْ) کا عطف کیا جائے تو معطوف میں رفع واجب ہے۔ جیسے (ما زید قائماً بل جالس) مگر جب بل و لکن کے علاوہ کسی اور حرفِ عطف سے عطف کیا جائے تو معطوف کو نصب دی جائے گی۔ جیسے (ما رجل قنوعاً و زاهداً)۔

---

[82] جیسے (مابعامک زید آکل) اس مثال میں (بعامک) جو کہ (آکل) خبرِ ما کا معمول ہے یعنی اسکے لیے مفعول بہ ہے، یہ زید اسم پر مقدم ہے لهذا اسصورت میں ما کا عمل باطل ہو گا

[83] جیسے (ما اِنْ الزمان راجع) اس میں ما کے بعد اِنْ زائدہ واقع ہے

[84] جیسے (ما محمدؐ الاّ رسول۔ آل عمران 144) اس مثال میں ما کی خبر کی نفی کو الاّ کے ذریعے توڑا گیا ہے

[85] اس مثال میں ما کے عمل کرنے کی تمام شرائط موجود ہیں

[86] النعام 132

- ان تمام کی خبر کو خود لفظِ الاّ کے ذریعے توڑا جائے توان کا عمل باطل ہو گا لیکن اگر الاّ نہیں بلکہ معنی الاّ ہو تو وہ خود ان کا معمول بن جاتا ہے۔ جیسے (ما زید غیرَ شاعر [87])

(اِنْ) کے عمل کی شرائط

- اسم و خبر کی ترتیب باقی رہے۔
- اسکی خبر کو الاّ کے ذریعے نہ توڑا گیا ہو۔ جیسے (ان احد خیراً من احد الاّ بالعقل و العلم)۔
- استعمال میں اکثر طور پر اسکی خبر الاّ کے ساتھ ہوتی ہے اور اس وقت یہ عمل نہیں کرتا۔ جیسے (اِنْ ھذا الاّ ملک کریم)۔

(لاتَ) کے عمل کی شرائط

- اسکے اسم و خبر دونوں اسماء زمان میں سے ہوں۔
- ضروری ہے کہ اسکا اسم محذوف ہو۔ جیسے (لات الحینَ مناص [88])۔

---

[87] یہاں ما عمل کر رہا ہے غیر اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبرِ ما ہے۔

[88] اصل میں (لات الحینُ حینَ مناس) ہے۔

چوتھی نوع: وہ حروف جو فقط اسم کو نصب دیتے ہیں

النوع الرابع حروف تنصب الاسم فقط وهی سبعة احروف .الواو وهی بمعنی مع نحو استویٰ الماء و الخشبةَو الاّ وهی للاستثناء نحو جاءنی القوم الاّ زیداً و اَیا و هیا وهمالِنداءِ البعید و یا وهی لِنداءِ القریب و البعید و اَی والهمزةالمفتوحة و همالِنداءِ القریب۔

ترجمہ:

چوتھی نوع ان حروف میں ہے کہ جو فقط اسم کو نصب دیتے ہیں اور وہ سات حروف ہیں؛

- **(واؤ)** کہ جو مع کے معنی میں ہوتی ہے جیسے (پانی بلند ہوا لکڑی کے ساتھ)
- **(الاّ)** یہ استثناء کے لیے آتا ہے جیسے (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)
- **(آیااور ھیا)** یہ دونوں نداءِ قریب کے لیے آتے ہیں
- **(یا)** یہ قریب وبعید دونوں کے لیے آتی ہے
- **(آی وھمزہ مفتوحہ)** یہ دونوں نداءِ قریب کے لیے اتے ہیں۔

ترکیب:

۞ (النوع الرابع) مبتداء (حروف) نکرہ ،موصوف (تنصب الاسم) پورا جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ،صفت و موصوف ملکر خبر، مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ھی) مبتداء (سبعۃاحروف) ممیز و تمیز ملکر خبر۔۔۔

۞ (نحو) مضاف (استویٰ) فعل (الماء) فاعل (واو) بمعنی مع (الخشبۃ) مفعول معہ، پورا جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر (نحو) کے لیے مضاف الیہ ،جملہ محلاً مجرور، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر ،(مثالہ) مبتداء محذوف

کی۔۔۔(رابعھاو خامسھا) مبتداءِ محذوف (آیا و ھیا)خبر ،جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ۔ (ھی)مبتداء (لنداءِ القریب)ظرف لغو خبر،جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و هذه الحروف الخمسة تنصب الاسم اذا كان مضافاً الى اسم آخر نحو اَعبدَالله ،ياغلامَ زيد و ترفع الاسم انْ لم يكن ذالک الاسم مضافاً مثل يا زيدُ و يا رجلُ ۔

ترجمہ:

یہ پانچ حروف (یعنی حروف ندا)اسم کو نصب دیتے ہیں اگران کااسم مضاف ہو کسی اور اسم کی طرف جیسے (اَعبداللہ)و(یا غلامَ زید)اور یہ حروف ندا اگر مضاف نہ ہوں تو اسم کو رفع دیتے ہیں جیسے (یازیدُ)و(یارجلُ)۔

ترکیب:

- (ھذہ الحروف الخمسۃ)اشارہ اور مشار الیہ ملکر مبتداء(تنصب الاسم)جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاءِ مقدم(اذا)ظرف فیہ بمعنی شرط(کان)فعل ناقص(ھو)ضمیرِ مستتر،اسم(مضافاًالی اسم آخر)خبرِکان ،کان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط،شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہو کر ،خبر اول(ھذہ الحورف الخامسۃ)مبتداء کے لیے، ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
- (ترفع الاسم اذا کان۔۔۔)ترکیبِ سابق،جملہ شرطیہ ہو کر خبرِثانی۔

حروف نداء کے احکام

- ایسے حروف کہ جن کے ذریعے کسی کو پکارا جاتا ہے۔
- حروفِ نداء فعلِ نداء[89] کے قائم مقام ہوتے ہیں کہ جس کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ حروف نداء کو لایا جاتا ہے جیسے (یا رجل)[90]۔
- جس پر حروف نداء داخل ہوتے ہیں اسے منادی کہا جاتاہے ۔3۔منادی کی تین قسمیں ہیں (مفرد)،(مضاف)و(شبہ مضاف)۔
- یہاں منادی مفرد سے مراد وہ منادی کہ جو مضاف نہ ہو لہذا تثنیہ و جمع بھی مفرد میں داخل ہے۔
- حرف نداء کے ذریعے الف لام والے منادی کو نداء نہیں دی جا سکتی مگر یہ کہ حرف نداء اور منادی کے درمیان (اَیھا) یا(ایتھا) کا فاصلہ لایا جائے۔ جیسے (یا ایھاالرجل)(یا ایھاالانسان ما غرّک بربک الکریم[91]) (یاایتھا النفس المطمئنة[92])۔
- اسم جلالہ (اللہ) میں حرف نداء بغیر کسی فاصلے کے داخل ہوتا ہے اور اسم جلالہ کو فقط حرف نداء یا کے ذریعے پکارا جا سکتا ہے۔ جیسے (یااللہ)۔
- اسم جلالہ (یااللہ) میں کبھی کبھی حرف نداء کو حذف کرکے کلمہ (اللہ) کے آخر میں میم مشددہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور اس وقت اس پر یاء کا دخول ممتنع ہوتا ہے۔ جیسے (اللھمّ)[93]۔

---

[89] اطلب یا ادعو

[90] اسکی اصل (انادی رجلاً) ہے پھر فعل (انادی) کو حذف کر کے یا کو لایا گیا ہے اور منادی اصل میں مفعول بہ ہوتا ہے

[91] النفطار 6 یہاں یا حرف نداء اور الانسان کے درمیان ایھا کا فاصلہ آیا ہے

[92] الفجر 27 منادی مونث ہونے کی صورت میں ایتھا کا فاصلہ آئے گا

[93] اس طرح نہیں کہہ سکتے (یااللھمّ)

- علم، مضاف اور (ایھا) سے پہلے حرفِ نداء کا حذف کرنا بھی جائز ہے ۔جیسے(یوسفُ اعرض عن هذا[94])(نصیرَ المظلوم ارفق بی[95]) و (ایّھا الکریم جُد علیّ[96])۔
- منادی کاحذف بھی جائز ہے مگر صرف حرفِ نداء(یا) کے بعد۔

منادی کے اعرابی حالات

منادی مفرد کااعراب:

- منادی مفرد جب نکرہ غیرِمقصودہ ہو یا نکرہِ مقصودہ کی صفت لائی گی ہو تو منادی منصوب ہوگا۔جیسے(یارجلاً[97]) (یا رجلا عالما[98])۔
- جب منادی مفرد معرفہ ہو یا نکرہ مقصودہ ہو اور اسکی صفت بھی نہ لائی گی ہو تو، منادی کو اس علامت پر مبنی کیا جائے گا کہ جس پر اسے نداء سے پہلے رفع دی جاتی ہو[99]۔جیسے (یازیدُ)و (یارجلُ) و (یارجلان)۔

منادی مضاف وشبہ مضاف کااعراب:

- منادی جب مضاف یا شبہ مضاف ہو تو منصوب ہوگا۔جیسے(یامصباحَ العلم[100]) و(یاجمیلاً فعله[101])۔

---

[94]یوسف 29 علم کی مثال اصلی میں (یایوسفُ) تھا

[95]مضاف کی مثال ہے نصیر منادی مضاف ہو رہا ہے المظلوم کی طرف اصل میں (یا نصیر المظلوم) تھا

[96]ایھا کی مثال ہے اصل میں یا ایھا تھا

[97]یہاں نکرہ غیر مقصودہ ہے یعنی جب کوئی نابینا شخص کہے

[98]یہاں نکرہ مقصودہ کی سفت عالماً کے ذریعے لائی گی ہے

[99]یبنی علی ماکان یرفع بہ قبل النداء

[100]منادی مضاف کی مثال

[101]شبہ مضاف کی مثال

- منادی صحیح الآخر، جب یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو تو غالب قول[102] کی بناء پر یاء متکلم کو حذف کر کے اسکی جگہ کسرہ کو باقی رکھا جاتا ہے۔ جیسے (یا سیّدی) سے (یا سیّدِ)۔
- منادی معتل الآخر جب یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو یاء کو باقی رکھتے ہوئے اسے مفتوح کرنا ضروری ہے[103]۔ جیسے (یا مولایَ) و (یا قاضیَّ)۔
- اضافتِ معنوی کی صورت میں ضروری ہے کہ یاء سکون کی حالت میں باقی رکھیں یا مفتوح کریں۔ جیسے (یا مکرمیْ، یا مکرمیَ)

مفعول معہ کا ذکر

(تعریف)"ایسا اسم منصوب کہ جسے واؤ بمعنی مع کے بعد ذکر کیا جائے"۔

مفعول معہ کی شرائط:

- کلام میں فضلہ[104] واقع ہو۔
- اس سے پہلے جملہ ہو۔
- واؤ صریحاً معیت کے معنی میں ہو۔ جیسے (سرتُ والجبلَ)۔

---

[102] کیونکہ اس میں کل پانچ صورتیں بنتیں ہیں

[103] یہ ضرورت اضافت معنوی میں پیش آئے گی

[104] یعنی کلام کے عمدہ حصوں (مسند و مسند الیہ) میں سے نہ ہو

تین مقامات میں واؤ حتماً بمعنی مع ہو گی

- جب واؤ کے مابعد اسم میں یہ صلاحیت نہ ہو کہ وہ واؤ کے ماقبل فعل یا شبہ فعل میں شریک ہو سکے ۔جیسے (سافر زید والجبلَ[105]) ۔
- جب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ نہ لائی گی ہو[106] ۔جیسے (سر تُ و زیداً)۔
- جب معطوف میں ضمیر مجرور متصل کا اعادہ نہ کیا گیا ہو[107] ۔جیسے (سلمّتُ علیه و اخواته)۔

تین مقامات میں واؤ حتماً عاطفہ ہو گی

- جب واؤ مع کے معنی میں نہ ہو۔ جیسے (جاء زید و عمرو)۔
- واؤ کسی ایسے فعل کے بعد واقع ہو کہ جس میں کم از کم دو افراد کی شرکت سے انجام پاتا ہوں۔ جیسے (تخاصم زید و عمرو[108])۔
- جب واؤ سے پہلے فعل یا شبہ فعل نہ ہو۔ جیسے (کلُّ رجل و مهنته)۔

عمومی قاعدہ

جب بغیر کسی ضعف کے عطف کرنا ممکن ہو تو عطف ہی کیا جائے گا کیونکہ واؤ میں اصل عطف ہے۔

---

[105] یہاں واؤ کے مابعد (الجبل) میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ واؤ سے ماقبل فعل (سافر) میں شریک ہو سکے کیونکہ پہاڑ میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ وہ سفر کر سکے۔

[106] قاعدہ: ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ لائی جائے۔ جیسے (سرتُ انا و زید)

[107] قاعدہ: ضمیر مجرور متصل پر عطف کر کے لیے ضروری ہے کہ معطوف میں بھی اسی حرفِ جار جار کا اعادہ کیا جائے۔ جیسے (مررتُ بزید و بعمرو)

[108] تخاصم (یعنی جھگڑا) کم از کم دو افراد سے انجام پاتا ہے

استثناء کا بیان

حروفِ استثناء چھ ہیں:

(الاّ ، غیر ، سوی ، خلا ، عدا و حاشا)اور(لاسیما ، بیدَ ، لیس ، و لایکون)کو بھی ان کے ساتھ ملحق کیا گیاہے۔

(تعریف) اسم کو(الاّ) یا اسکی اخوات کے ذریعے ماقبل حکم سے خارج کرنا۔ جیسے(جاء التلامذۃ الاّ اخاک)۔

(بیدَ) کے متعلق:

- یہ فقط استثناءِ منقطع میں استعمال ہوتا ہے اور یہ وزن اور معنی میں **غیر** کی طرح ہے۔
- یہ ہمیشہ اَنْ اور اسکے صلے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

استثناء کی اقسام

متصل: "ایسا استثناء کہ جس میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو"۔ جیسے(جاء القوم الاّ زیداً)۔

منقطع: "ایسا استثناء کہ جس میں مستثنی، مستثنی منہ کی جنس سے نہ ہو"۔ جیسے(جاء القوم الاّ حماراً)۔

مفرغ: "ایسا استثناء کہ جس میں کلام غیر موجب[109] ہو اور مستثنی منہ کو ذکر نہ کیا گیا ہو"۔ جیسے (ما نجح الاّ مجتھد)

---

[109] یعنی کلام سے پہلے نفی، نہی یا استفہام آیا ہو

اعرابی حالات

مستثنیٰ کے کل چار اعراب ہیں؛

نصب	بدل والا اعراب	عامل کے مطابق	مجرور

پانچ صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہو گا

- جب مستثنیٰ متصل ہو کلام تام موجب ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو۔ جیسے (جاء القوم الاّ زیداً)۔
- جب مستثنی منقطع ہو، کلام تام موجب ہو یا غیر موجب جبکہ مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے (عاد الغائبون الاّ دوّابَھم)و(مااحتراقت الدار الاّالثیابَ)۔
- جب مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔ جیسے (ما جاءنی الاّ اخاک احد)۔
- جب مستثنیٰ، (خلاوعدا ،)"جب یہ دونوں فعل واقع ہوں " کے بعد واقع ہو۔ جیسے (جاءالقوم خلا زیداً)۔
- جب مستثنی، (ماخلا، ماعدا، لیس ولا یکون) کے بعد واقع ہو۔ جیسے (جاء القوم ماخلا زیداً و لیس زیداً)وغیرہ۔

ضروری نوٹ:

- خلا ، عدا ، ماخلا و ماعدا کے بعد مستثنیٰ، مفعول بہ کی بناء پر منصوب ہو گا اور ان میں موجود مستتر ضمیر ان کا فاعل واقع ہو گی۔
- لیس ولا یکون کے بعد مستثنیٰ، خبر کی بنا پر منصوب ہو گا جبکہ ان کا اسم ان کے اندر مستتر ضمیر ہو گی۔

ایک صورت میں مستثنیٰ کو مستثنی منہ سے بدل مان کر، بدل کا اعراب دیا جاسکتا ہے

جب مستثنیٰ منہ مذکور ہو، کلام غیر موجب ہو اور مستثنی متصل ہو۔ جیسے (ما قام القومُ الاّ زید /زیداً)۔

عوامل کے مطابق

جب کلام غیر موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اس وقت عامل کے مطابق اعراب دیا جائے گا اسے **مستثنی مفرغ** بھی کہتے ہیں۔ جیسے (ماجاء الاّ زید) و (مارایتُ الاّ زیداً) و (ما مررتُ الاّ بزید)۔

مجرور

جب مستثنیٰ، غیر، سوی یا حاشا کے بعد ہو۔ جیسے (قام القوم سوی زید/حاشا زید)۔ غیر اور سوی ان دونوں کا وہی اعراب ہوتا ہے جو مستثنی ب (الاّ) کا ہوتا ہے

مستثنیٰ کا لا سیّما کے بعد اعراب

- اگر لا سیما کے بعد مستثنیٰ معرفہ ہو تو دو وجہیں جائز ہیں (جر، رفع)۔ جیسے (اجاد الخطباء ولاسیما زید) جر و رفع دونوں طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔
- اگر لا سیما کے بعد مستثنیٰ نکرہ ہو تو پھر تینوں اعراب جائز ہیں۔ (رفع، نصب، جر) جیسے (رُبَّ عبرۃ اصلحت امۃ ولاسیما عبرۃٌ او عبرۃً او عبرۃ)۔

پانچویں نوع: وہ حروف کہ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع و هی اربعة احرف اَنْ و لن و کی و اذن ۔ فاَنْ للاستقبال و اِن دخلتْ علی الماضی نحو اسلمتُ اَنْ ادخل الجنة و اَنْ داخلت الجنة ، و تسمیٰ ھذہ مصدریة و لن لتاکید نفی المستقبل و کی للسببیة مثل اسلمت کی ادخلت الجنة ، فاِنّ الاسلام سبب لدخول الجنة و اذن للجواب و الجزاء مثل اذن تدخل الجنة فی جواب من قال اسلمت ۔

ترجمہ:

پانچویں نوع ان حروف میں ہے کہ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں اور یہ چار ہیں؛(انْ ، لن ، کی ، اذن)

- **انْ** استقبال کا معنی دیتا ہے اگرچہ ماضی پر ہی داخل کیوں نہ ہو۔ جیسے (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں جاؤں)ان حروف کو، حروفِ مصدریہ کا نام دیا جاتا ہے۔
- **(لن)** یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے
- جبکہ **(کی)** سببیت کے لیے آتا ہے جیسے (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں جاؤں) بے شک اسلام لانا ہی جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔
- **(اذن)** جواب و جزاء کے لیے آتا ہے ، مثلاً (تب تو جنت میں داخل ہو گا)اس شخص کے جواب میں کہا جائے گا جو کہے کہ اسلام لاؤ۔

ترکیب:

۞ (النوع الخامس) مرکب توصیفی ، مبتداء (حروف) نکرہ موصوف (تنصب الفعل المضارع)جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر نکرہ کی، صفت ،صفت و موصوف ملکر خبر ، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ھی) مبتداء (اربعۃ) ممیز (احرف) مبدل منہ (ان، لن، کی، اذن) بدل، مبدل منہ وبدل ملکر تمیز، ممیز و تمیز ملکر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (اَن للاستقبال، لن لتاکید نفی المستقبل، کی للسببیۃ، اذن للجواب و جزاء) تراکیب گذشتہ ۔۔ تمام جملے اسمیہ ہیں ۔

۞ (ان) شرطیہ (داخلت علی الماضی) جملہ فعلیہ خبریہ ،شرط محذوف (فھی للاستقبال) جملہ اسمیہ خبریہ ، جزاء[110] ۔5۔ (تسّمیٰ) فعل مجہول (ھذہ) نائب فاعل (مصدریۃ) مفعول بہ۔

۞ (مثل) مضاف، (اذن) ناصبہ (تدخل) فعل وفاعل (الجنۃ) مفعول بہ (فی) جار (جواب) مضاف (من) موصولہ (قال) فعل وفاعل، قول (اسلمتُ) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر، مقولہ، مفعول بہ، فعل وفاعل و مفعول بہ ملکر، صلہ، صلہ و موصول ملکر، مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر، مجرور، جار و مجرور ملکر متعلق (تدخل) فعل اپنے متعلق سے ملکر پورا جملہ فعلیہ، مثل کا مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداءِ محذوف (مثالہ) کے لیے۔

فعل مضارعِ منصوب کا بیان

فعل مضارع: "ایسا فعل جس میں حال واستقبال دونوں کا معنی پایا جائے ہے"۔ جیسے (یاکل) وہ کھاتا ہے یا کھائے گا۔

فعل مضارع اسوقت منصوب ہوتا ہے جب اس سے پہلے مندرجہ ذیل حروف ناصبہ میں سے کوئی ایک حرف موجود ہو، (اَن ،لن، کی ،اذن)

[110] کیونکہ جزاء جیسا جملہ پہلے گزر چکا ہے لہذا یہاں جزاء محذوف ہے

اَنْ ناصبہ کے متعلق

اَن ناصبہ، مصدر یہ ہوتا ہے[111]۔

یہ جب کلام کی ابتداء میں واقع ہو تو اپنے مابعد سے ملکر مبتداء کی بناء پر مرفوع ہوتا ہے جیسے (اَن تصوموا خیر لکم[112])۔

درمیانِ کلام میں اَنْ کی دو صورتیں ہو سکتیں ہیں:

فعلِ یقین کے بعد	فعلِ غیر یقین کے بعد۔

اَنْ جب **فعل یقین کے بعد** واقع ہو تو (اَنْ) فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا بلکہ اسوقت یہ مخفف از مثقلہ[113] ہوتا ہے۔ جیسے (علم اَنْ سیکونُ منکم مرضیٰ[114])۔

درمیانِ کلام میں اَن جب **فعل غیر یقین کے بعد** واقع ہو تو مرفوع ہوتا ہے، جیسے (الم یانِ للذین آمنوا اَنْ تخسعَ قلوبھم[115])، منصوب ہوتا ہے جیسے (اِنَّ من السّرف اَنْ یاکل کلّ مااشتھیت[116])، مجرور بھی ہوتا ہے جیسے (وانفقوا من ما رزقنا کم من قبلِ اَنْ یاتی احدکم الموتُ فیقولَ[117])۔

---

[111] یعنی مابعد کو تاویل مصدر میں کر دیتا ہے

[112] (اِ۔ تصوموا) تاویل مصدر (صیامکم) میں ہو کر مبتداء (خیر لکم) خبر

[113] یعنی اسوقت یہ (اَنَّ) سے مخفف ہو کر انْ بنتا ہے نہ کہ انِ ناصبہ ہوتا ہے

[114] المزمل 20

[115] الحدید 16 یہاں اَنْ اپنے مابعد سے ملکر کر تاویل مصدر میں ہو کر (یانِ) کا فاعل واقع ہو رہا ہے

[116] سُنن ابن ماجہ ج 2 ص 112 " یہاں انْ اپنے مابعد سے ملکر انَّ کا اسم واقع ہو رہا ہے۔

[117] المنافقون 10 یہاں ان پنے مابعد سے ملکر قبل کے لیے مضاف الیہ واقع ہو رہا ہے

اَنْ کتنے مقامات میں مقدّرہ رہ کر فعلِ مضارع کو نصب دیتا ہے؟

اَنْ مقدّرہ کی فعلِ مضارع کو تقدیر میں رہ کر نصب دینے کی دو صورتیں ہیں۔

نصب واجب   جائز

پانچ مقامات میں اَنْ کو تقدیر میں رکھ کر فعلِ مضارع کو نصب دینا واجب ہے؛

- لام تاکید کے بعد۔ جیسے (ماکان اللهُ لِیطلعَکم علی الغیب[118])۔
- اس (او) کے بعد کہ جو الیٰ (استثنائیہ) یا الاّ (انتہائیہ) کے معنی میں ہو[119]۔ جیسے (اضرب‌ه او یطیعَ) ای (الیٰ آن یطیع او الاّ آن یطیع)۔
- حتّیٰ[120] کے بعد: جب، حتّیٰ (الیٰ ، کی یا الاّ استثنائیه) کے معنی میں ہو

(الیٰ) جیسے (قال رسول "علی مع القرآن والقرآن مع علی ، لایفترقان حتیٰ یردا علیّ الحوض[121])۔

(کی، تعلیہ) جیسے (هم الذین یقولون لاتنفقوا علی مَن عند رسول الله حتیٰ ینفضّوا[122])

---

[118] آل عمران 179 اس لام کو کانِ منفیہ کے بعد نفی کی تاکید کے لیے لایا جاتا ہے اور اسے لام جحود بھی کہتے ہیں

[119] یعنی جہاں او کو ہٹا کر الی استثنائیہ یا الاّ انتہائیہ کو رکھنا صحیح ہو

[120] شرط: حتیٰ اس فعل مضارع کو نصب دے گا کہ جو تکلم کی نسبت مستقبل ہو (یعنی اگر متکلم حال میں کام کو انجام دیتے وقت کلام کر رہا ہے تو حتی اس فعل کو نصب نہیں دے گا) اگر کوئی شخص شہر میں داخل ہوتے وقت کہے (سرت حتی ادخلُ المدینۃ) تو اسوقت حتی نصب نہیں دے گا۔

[121] تاریخ الخلفاء: 173، ای الی یردا علیّ الحوض

[122] المنافقون 10 (یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے کہ جو افراد رسول خداؐ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو تاکہ وہ خود بھاگ جائیں) ای کی ینفضّوا

(الاّ استثنائیہ) جیسے (لیس العطاء من الفضول سماحة ۔۔۔۔۔۔ حتیٰ تجودَ وما لدیک قلیل[123]) ای الاّ تجودَ۔

- "فاءِ سببیت" کے بعد، (جب فاء طلبِ محض یا نفیِ محض کے بعد آئے)۔
- طلبِ محض، جیسے (لا تقربُ من الشّر فتقعَ فيه) یا نفیِ محض کے بعد، جیسے (ماانا بمسیء فأخافَ)۔

طلبِ محض سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسی طلب کہ جو اسم فعل، مصدر یا خبر کے لفظ سے نہ ہو[124]۔ جیسے (لا تقرب من الشّر فتقعَ فيه)

نفیِ محض سے کیا مراد ہے؟

وہ نفی کہ جس کے بعد کوئی ایسی چیز واقع نہ ہو کہ جو اس کی مثبت میں تاویل کرے اور اس نفی کو الاّ کے ذریعے بھی نہ توڑا جائے[125]۔ جیسے (ما أنا بمسیء فاخافَ)۔

---

[123] (عطاء اپنے پاس پڑے ہوئے اضافی مال میں سے اٹھا دینے کو نہیں کہتے، بلکہ سخاوت تو یہ ہے کہ جو تمھارے پاس کم ہو اس کیں سے عطاء کرو)

[124] اسم فعل، جیسے (صہ فاُحدّثک)، مصدر، جیسے (سکوتاً فینامُ الناس)، خبر جیسے (رزقنی اللہ مالاً فاتصدق بہ) یہاں طلب ہے مگر بالترتیب، اسم فعل، مصدر و خبر کے ذریعے ہے۔

[125] تاویل مثبت کی مثال (ماتزال تاتینا فتحدثنا) یہاں ما نافیہ ہے جبکہ تزال کا معنہ بھی منفی ہے لہذا دونوں ملکر اثبات کا معنی دے رہے ہیں /، جہاں الاّ کے ساتھ نفی کو توڑا گیا ہے (ما اراک الاّ تقوم فتعظنا)

"واؤ معیت کے بعد "، جب واؤ نفیِ محض یا طلبِ محض کے بعد آئے ۔ نفیِ محض، جیسے (ولمّا یعلم الله الذین جاھدوا منکم ویعلمَ الصابرین[126]) طلبِ محض، جیسے (یا لیتنا نُردّ ولا نکذّبَ[127])۔

دو مقامات میں اَنْ کو تقدیر میں رکھنا جائز ہے

- لام تعلیل کے بعد۔ جیسے (وانزلنا الیک الذّکر لِتبینَ للناس[128])۔
- (واؤ ، فاء ، ثمّ ، اؤ)عاطفات کے بعد

(بشر طیکہ)جب یہ حروف عاطفہ فعلِ مضارع کا ایسے اسمِ جامد پر عطف کر رہے ہوں کہ جس اسم کی (مشتق) میں تاویل نہ ہو سکتی ہو۔ جیسے (ولبس عباءۃ و تقرَّ عینی ۔۔۔ احبُّ من لبس الشّفوف[129]) و (وما کان لِبشر اَن یکلّمه الله الاّ وحیاً او من وراء حجاب او یرسلَ رسولاً[130])۔

کلام میں اَنْ حرفی کی کل صورتیں

اَنْ حرفی مندرجہ ذیل چار صورتوں سے باہر نہیں

اَنْ ناصبہ، مصدریہ	مخففہ من الثقیلہ (اَنَّ سے اَنْ)	مفسّرہ بمنزلۃ (ای)	زائدہ

[126] آل عمران 142

[127] انعام 27

[128] النحل 44

[129] یہاں واؤ عاطفہ تقرَّ فعل مضارع کا عطف (عباءۃ) ایسے اسمِ جامد پر کر رہی ہے کہ جس کی تاویل مشتق نہیں ہو سکتی

[130] الشوری 51 یہاں دوسرا او ہماری شاہد مثال ہے

باقی حروف کا بیان

لن:

یہ بھی فعل مضارع کو نصب دیتاہے اور یہ مستقبل میں فعل مضارع کی نفی کرتا ہے۔ جیسے (لنْ یجودَ البخیلُ)(کنجوس کبھی سخی نہیں ہو سکتا)۔

کی:

یہ عمل و معنی دینے میں (اَنِ) مصدر یہ کی طرح ہوتا ہے۔ جیسے (اُدرُس کی تحفظَ)

اذن:

یہ بھی حروف ناصبہ میں سے ہے مگر یہ تین شرطوں کے ساتھ عمل کرتا ہے۔

- جواب کے شروع میں ہو
- فعل کے ساتھ متصل ہو
- اسکا فعل مستقبل ہو۔ جیسے (اذن تبلغَ القصدَ)۔

اذن اور اسکے فعل کے درمیان دو چیزوں کا فاصلہ کا ناجائز ہے،

- لائے نافیہ۔ جیسے (واذاً لا یلبثوا خلافک الاّ قلیلاً[131])۔
- قسم، جیسے (اذاً واللہ نرمیھم بحرب)۔

[131] الاسراء76

چھٹی نوع: وہ حروف کہ جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع و هی خمسة احرف لم و لما و لام الامر و لاالنّهی وإن للشرط و الجزاء ، فلم تجعل الفعل المضارع ماضیاً منفیاً مثل لم یضرب بمعنی ماضرب و لما مثل لم ، لکنّها مختّصة بالاستغراق مثل لما یضرب زید ای ما ضرب زید فی شیء من الازمنة الماضیة۔ والامر و هی لِطلب الفعل ، مثل لِیضرب ۔ ولا النّهی و هی ضدّ لام الامر ای لِطلب ترک الفعل ، مثل لایضرب ۔ وإن و هی تدخل علی الجملتین و تُسمّی الاولیٰ شرطاً و الثانیة جزاءً مثل إن تضرب اضرب ۔

ترجمہ:

چھٹی نوع ان حروف میں ہے کہ جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور وہ پانچ حروف ہیں؛(لم ، لما ، لام الامر ، لاء نهی ، إن شرطیه)

- پس (لم) یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے (معنی) میں تبدیل کر دیتا ہے، جیسے (لم یضرب ،یعنی اس نے نہیں مارا)
- اور **(لما)** یہ بھی لم کی مثل عمل کرتا ہے لیکن اسکی نفی حال تک کو شامل ہوتی ہے، جیسے (لما یضرب ،یعنی زید نے ماضی کے کسی زمانے میں بھی نہیں مارا)۔
- (لام الامر) یہ (مخاطب) سے فعل کے انجام دینے کو طلب کرتی ہے، جیسے (اسے چاہئے کہ وہ مارے)
- جبکہ (لا النّهی) لام امر کی ضد ہے یعنی یہ (مخاطب) سے کسی فعل کے ترک کو طلب کرتی ہے، جیسے (اسے چاہیے کہ وہ نہ مارے)

- اور (ان شرطیہ) یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، پہلے جملے کو شرط جبکہ دوسرے کو جزاء کہتے ہیں، جیسے (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)۔

ترکیب:

۞ (النوع السادس، حروف تجزم الفعل المضارع) ترکیب سابق۔۔جملہ اسمیہ خبریہ۔2۔(ھی، خمسۃ احرف، لم و لما ولام الامر ولاالنّھی) ترکیب گذشتہ۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (لم) مبتداء (تجعل) فعل وفاعل (الفعل المضارع) مفعول اوّل (ماضیاً منفیاً) مفعول ثانی۔ فعل وفاعل و مفعولین ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر، خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (مثل) مضاف (لما) حرفِ جازم (یضرب) فعل (زید) فعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر، مفسَّر (ای) حرفِ تفسیر (ما) نافیہ (ضرب) فعل (زید) فاعل (فی) جار (شیء) نکرہ موصوف (من الازمنۃ الماضیۃ) جار مجرور ظرف مستقر متعلقِ فعلِ عام (ثبت) فع؛ اپنے متعلق سے مکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر، صفت، صفت و مؤصوف ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو، متعلق (ضرب) فعل وفاعل و متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر، تفسیر، مفسَّر و تفسیر ملکر مضاف الیہ (مثل) کے لیے، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر (مثالہ) مبتداء محذوف کے لیے ۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (اِن وھی تدخل علی الجملتین)۔۔۔ حسبِ سابق، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ 5۔(تسمّی الاولیٰ شرطاً والثانیۃ جزاءً) ۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لم، لما، لام امر اور لائے نہی کا بیان

لم و لما کے مشترکات

دونوں حرفِ نفی، جازم، اور فعل مضارع کو ماضی میں تبدیل کرتے ہیں۔

فرق

لم ولما دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کرتے ہیں مگر یہ کہ لم ماضی میں مطلقاً نفی کرتا ہے جبکہ لما کی نفی حال تک متصل ہوتی ہے۔ پس (لم يقم ثم قام) کہا جاسکتا ہے جبکہ (لما يقم ثم قام) کہنا جائز نہیں۔

لم کا امتیاز

(لم) کا اداۃ شرط کے بعد واقع ہونا جائز ہے، جیسے (إنْ لم تزرني اعتب عليك) جبکہ (لما) میں یہ جائز نہیں ہے، پس اس صورت میں فعل مضارع لفظاً (لم) جبکہ محلاً (إنْ) کے ذریعے مجزوم ہوتا ہے۔

لام امر ولاء نہی

یہ دونوں فعل مضارع کو استقبال کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتی ہیں۔

إنْ شرطیہ

- یہ ایسے دو جملوں پر داخل ہوتا ہے کہ جن میں پہلا جملہ دوسرے کے لیے سبب بن رہا ہو، لہذا پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء/جواب شرط، کا نام دیا جاتا ہے۔
- شرط میں اصل یہ ہے کہ وہ جزاء پر مقدم ہو اور جملہ خبریہ متصرف ہو جبکہ جزاء میں ایسی کوئی قید نہیں۔

شرط و جزاء کے اعرابی حالات[132]

اگر شرط و جزاء دونوں مضارع ہوں تو دونوں کو جزم واجب ہے۔ جیسے (إنْ تصبرْ تظفرْ)۔

---

132 ۔ **نوٹ:** اگر جملہِ جزائیہ کے بعد ایسا فعلِ مضارع آجائے کہ جو فاء کے ساتھ ملا ہو تو، اس میں تینوں صورتیں جائز ہیں (رفع، نصب، جزم)۔ جیسے (وإنْ تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به اللهُ فيغفر لمن يشاء و يعذّبُ)۔
یہاں (یغفر) فعلِ مضارع کہ جو فاء کے ساتھ ملا ہے، جملہ جزائیہ (یحاسبکم بہ اللہ) کے بعد آیا ہے لہذا یہاں (یغفر) میں تینوں اعراب پڑھ سکتے ہیں۔ رفع جملہ استئناف کی بناء پر، نصب فاء کے بعد أنْ کو مقدر مانتے ہوئے، جبکہ جزم جملہ جزائیہ پر عطف کرتے ہوئے۔

اگر دونوں ماضی ہوں تو محلاً مجزوم ہوں گے۔ جیسے (اِنْ صبرتَ ظفرتَ)۔

اگر شرط مضارع ہو اور جزاء ماضی تو شرط کو جزم دینا واجب ہے جبکہ جزاء محلاً مجزوم ہو گی۔ جیسے (اِنْ تصبرْ ظفرتَ)۔

اگر شرط، ماضی اور جزاء مضارع ہو تو جزاء میں رفع و جزم دونوں جائز ہیں۔ جیسے (اِنْ صبرتَ تظفرْ او تظفرُ)۔

کہاں (فاء جزائیہ) کا لانا واجب ہے؟۔

شرط: جب جزاء میں شرط بننے کی صلاحیت نہ ہو

- جب جزاء جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے (واِن یمسسک بخیر فھو علی کلِّ شیء قدیر[133]) جزاء جملہ اسمیہ ہونے کی صورت میں کبھی کبھی فاء کی جگہ (اذا فجائیہ) کو لایا جاتا ہے۔ جیسے (واِنْ تصبھم سیئۃ بما قدّمتْ ایدیھم اِذا ھم یقنطون[134]) و (اذا تحوّل الخبیثُ اِذا ھو یظھر خُبثه)۔
- جب جزاء فعلِ جامد ہو۔ جیسے (و مَن یکن الشیطانُ له قریناً فساء قریناً[135])۔
- جب جزاء فعلِ طلبی میں سے ہو۔ جیسے (اِنْ کنتم تحبّون الله فاتّبعونی یحببکم الله[136])۔
- جب جزاء (قد)، (سین) یا (سوف) کے ساتھ ہو۔ جیسے (اِنْ یسرقْ فقد سرق اَخ له من قبل[137]) و (اِنْ فعلتَ السّوءَ فستلحقک الندمۃ)۔

---

[133] النعام 17 یہاں فاء جملہ اسمیہ (ھو علی کل شیء قدیر) پر داخل ہے

[134] الروم 36 (اذا فجائیہ کی شرط) "اذا فجائیہ کے ذریعے رابطہ اس وقت لا سکتے ہیں کہ جب جملہ خبریہ و موجبہ ہو اور اس پر کوئی ناسخ (یعنی اِنَّ و اَنَّ وغیرہ) بھی داخل نہ ہو، اور اداۃ شروط میں سے شرط (انْ یا اذا) کے ساتھ لائی گی ہو"۔ جیسا کہ آپ نے اوپر مثالوں میں مشاہدہ کیا

[135] النساء 38 یہاں جزاء (سٰاء) فعل جامد ہے

[136] آل عمران 31 اس میں طلب کی تمام اقسام آجاتی ہیں (امر، نہی، دعا، وغیرہ) اور یہاں شاہد مثل (اتّبعونی) فعل امر ہے

[137] یوسف 77

- جب جزاء(ما) یا(لنْ) کے ذریعے منفی ہو۔ جیسے (وما یفعلوا من خیر فلنْ یکفروہ [138]) و (اِنْ جاءنی ضیف فما اطردہ)۔

کہاں فاء کا جزاء پر داخل کرنا جائز ہے؟

جب مضارع مثبت ہو۔ جیسے (مَن یطلبْ فیجدُ [139])۔

کن موارد میں جزاء پر فاء کا داخل ہونا ممتنع ہے؟

- جب ماضی متصرف (قد) سے خالی ہو۔ (مَنْ صبر ظفر)۔
- جب مضارع منفی ہو (لم) کے ساتھ۔ جیسے (مَن جاد لم یندمُ)۔
- جب مضارع ایسی (لا) کے ساتھ منفی ہو کہ جو (لا) مستقبل کی نفی کے لیے نہ ہو بلکہ صرف نفی کے لیے آئے [140]۔ جیسے (انْ تعدّو نعمۃ اللہ لا تحصوھا)۔

---

[138] آل عمران 115

[139] جب مضارع مثبت فاءِ جزائیہ کے ساتھ ملا ہو تو اس کو رفع دینا واجب ہے کیونکہ یہاں پر جملہ خبریت کی بناء پر محلاً مرفوع ہوتا ہے جبکہ فاء کے بعد (ھو) ضمیر محذوف مبتداء ہوگی۔

[140] جب (لا) مستقبل کی نفی کے لیے آئے تو جزاء پر فاء داخل ہوگی۔ جیسے (فمن یومن بربّہ فلا یخافُ بخساولا رھقا) ای فھو لا یخافُ

ساتویں نوع: ان اسماء میں کہ جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع حالَ كونها مشتملة على معنی اِنْ ، و ھی تسعة اسماء مَن و ما و ای و متیٰ و انّٰی و مهما و حیثما و اذما و اینما۔ فمن نحو من یکرمنی اکرمه و ما نحو ما تشتر اشتر و ای تلزمها الاضافة مثل ایّهم یضربنی اضربه و متٰی و هو للزمان مثل متی تذهب اذهب و اینما و هو للمکان اینما تمش امش و انّی و هو ایضاً للمکان مثل انّی تکن اکن و مهما و هو للزمان مثل مهما تذهب اذهب و حیثما و هو للمکان مثل حیثما تقعد اقعد و اذما و هو یستعمل فی غیر ذوی العقول مثل اذما تفعل افعل

ترجمہ:

ساتویں نوع ان اسماء میں، کہ جو فعل مضارع کو اس حالت میں جزم دیتے ہیں کہ ان میں اِنِ شرطیہ کا معنی پایا جاتا ہے اور یہ نو اسماء ہیں؛من ، ما ، ای ، متی ، انّی ، مهما ، حیثما ، اذما ، اِن

- **من** جیسے (اگر وہ میرا احترام کرے گا تو میں اسکا احترام کروں گا)
- **ما** جیسے (جو تو خریدے گا وہ میں بھی خریدوں گا)
- **ای**،ای کو اضافت لازم ہے جیسے (جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا)
- **متیٰ**، یہ زمانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے (جب تو جائے گا تب میں جاوں گا)
- **اینما**،یہ مکان کے لیے آتا ہے۔ جیسے (جہاں تو چلے گا وہاں میں بھی چلوں گا)
- **انّیٰ**، یہ بھی مکان کے لیے آتا ہے۔ (جہاں تو ہو گا وہاں میں ہوں گا)
- **مهما**،یہ زمانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے (جب تو جائے گا تب میں جاوں گا)
- **حیثما** یہ مکان کے لیے آتا ہے۔ جیسے (جہاں تو بیٹھے گا وہاں میں بیٹھوں گا)
- **اذما**،یہ غیر ذوالعقول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے (جب تو کرے گا میں کروں گا)۔

ترکیب:

۞ (النوع السابع) مرکب توصیفی، مبتداء (اسماء) نکرہ، موصوف (تجزم) فعل (ھو) ضمیر ذوالحال (الفعل المضارعَ) مرکب توصیفی، مفعول بہ (حالَ) مضاف (کونھا) کون مصدرِ ناقص+اسم (مشتملۃ علی معنی اِنْ) خبر، کون مصدر اپنے اسم و خبر سے ملکر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر، (ھو) ضمیر کا حال، حال و ذوالحال ملکر فاعلِ (تجزم)، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، نکرہ کی صفت، صفت و موصوف ملکر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ھی) مبتداء (تسعۃ اسماء) ممیز و تمیز ملکر، مبدل منہ (مَن وماوای ومتیٰ وانّی ومھما وحیثما واذما) خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (من) شرطیہ مبتداء (یکرمنی) فعل و فاعل و مفعول بہ، ملکر جملہ فعلیہ، شرط (اکرمہ) جملہ فعلیہ، جزاء، شرط و جزاء ملکر خبر مقدم، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (متی) مبتداء (واؤ) زائدہ (ھو) مبتداء (للزمان) ظرفِ مستقر، خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر خبر (متی) کے لیے۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ۔

۞ (ما) شرطیہ مفعول بہ مقدم فعلِ شرط (تشتر) کے لیے، (تشتر) فعل و فاعل و مفعول بہ مقدم ملکر، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، شرط (اشتر) فعل و فاعل ملکر جملہِ جزاء، جزاء و شرط ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۞ (متی) مفعولِ فیہ محلاً منصوب فعل شرط (تذھب) کے لیے، (تذھب) فعل و فاعل و مفعول فیہ ملکر، شرط (اذھب) جملہِ جزاء، شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

اسماءِ شرط کے معانی

- **من** (جو کوئی)
- **ما** (جو شے)
- **متی** (جب)
- **مھما و اذما** (جب بھی)
- **انّی** (جہاں)
- **اینما و حیثما** (جہاں بھی)۔

اسماء شرط کی تقسیم

- انّی ، اینما ، حیثما مکان کے لیے آتے ہیں
- متیٰ ، مھما ، اذما زمان کے لیے آتے ہیں
- من ذوالعقول کے لیے آتا ہے
- ما غیر ذوالعقول کے لیے آتا ہے
- ایٌّ ذوالعقول و غیر ذوالعقول دونوں کے لیے آتا ہے

- وہ اسماء کہ جن کے ساتھ (ما) کالانا لازم ہے۔ حیث و اذ[141] ۔
- وہ اسماء جن کے ساتھ (ما) کالانا جائز ہے۔ ایّ ، متی ، ایّان ، این ، اِنْ ، کیف۔
- وہ اسماء کہ جن کے ساتھ (ما) نہیں آتی۔ من ، ما ، انّی۔

نوٹ:

- (ما) کبھی کبھی ذوالعقول جبکہ (من) کبھی کبھی غیر ذوالعقول کے لیے آتا ہے۔
- تمام اسماء شرط مبنی ہیں سوائے (ایّ) کے یہ معرب ہے اور ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔
- تمام اسماءِ شرط صدارت طلب ہیں، لہذا ان پر سوائے حرفِ جر یا مضاف کے کوئی چیز مقدم نہیں ہوتی۔
- اگر ان پر گزشتہ دو کے علاوہ کوئی اور چیز مقدم ہو تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور مضارع کو مرفوع پڑھا جاتا ہے۔ جیسے (اِنَّ مَن یطلبُ یجدُ)۔

تین موارد میں (من) غیر ذوالعقول کے لیے آتا ہے

- جب غیر عاقل کو عاقل کے قائم مقام فرض کیا جائے۔ جیسے (اَسرِب القطاٰ ھل مَن یُعیر جناحه لعّلی الی مَن قد ھویت اطیر[142])۔

---

[141] جیسے حیثما و اذما ان دونوں کا اس طرح آنا ضروی ہے

[142]: اس شعر میں شاعر پرندوں کو مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ (اے گروہ مرغان کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جو میں اپنے بال

- جب عاقل و غیر عاقل کو ایک ساتھ ذکر کیا جائے۔ جیسے (**یسجد له مَن فی السماوات و الارض**[143])۔
- جب ایسا عام لفظ ذکر کیا جائے کہ جس میں عاقل و غیر عاقل دونوں شامل ہوں اور پھر (مَن) آکر دونوں کی وضاحت کر رہا ہو۔ جیسے (**والله خلق کلّ دابّة فمنهم مَن یمشی علی بطنه و منهم مَن یمشی علی رجلین**[144])۔

اسماء شرط کے اعرابی حالات

(**ایّ**) کے علاوہ) تمام اسماء، شرط کا اعراب **محلی** ہو گا کیونکہ تمام مبنی ہیں۔

- اسماء شرط میں سے جو بھی زمان یا مکان پر دلالت کرتے ہیں وہ ترکیب میں **فعلِ** شرط کے لیے مفعولِ فیہ واقع ہوتے ہیں۔ جیسے (**اینما تکونوا یدریککم الموتُ**[145]) و (**متی تقم اقم**)۔
- (**ما ، مَن ، مهما**) اگر ان کے بعد **فعلِ** لازم ہو، تو یہ مبتداء کی بناء پر مرفوع ہوتے ہیں جبکہ بعد میں انے والی شرط و جزاء دونوں اسکے لیے خبر۔ جیسے (**مَن یذهب اذهب معه**[146])۔
- اگر ان کے بعد **فعل** متعدی ہو، تو یہ مفعول بہ ہوتے ہیں **فعل** شرط کے لیے۔ جیسے (**مَن تضرب اضرب به**[147])۔

وپرَ عاریۃ دے کہ میں ان کے ذریعے اپنے معشوق کی طرف پرواز کروں) اس میں شاہد مثال یہ ہے کہ یہاں (مَن یعیر) میں شاعر پرندوں کو انسان یعنی ذوالعقول کی طرح خطاب کر رہا ہے

[143]: یہاں مَن سے مراد زمین و آسمان کی تمام مخلوقات ہیں کہ جن میں عاقل و غیر عاقل دونوں شامل ہیں۔

[144]: یہاں (دابّۃ) کلمہ عام ہے کہ جس میں دونوں آجاتے ہیں جبکہ پھر (مَن یمشی علی بطنہ) سے مراد غیر عاقل اور (مَن یمشی علی رجلین) سے مراد عاقل ہیں۔

[145] النساء 78: یہاں (اینما) کے لیے مفعول فیہ ہے جبکہ (متی) تقم کے لیے مفعول فیہ ہے

[146]: یہاں مَن مبتداء (یذهب) فعل شرط (اذھب معہ) جزاء دونوں ملکر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[147]: یہاں (من) تضرب کے لیے مفعول بہ مقدم ہے (تضرب) فعل و فاعل و مفعول بہ مقدم سے ملکر فعل شرط (اضرب بہ) جزاء

- اگران اسماء کے بعد فعلِ متعدی ہواوراس فعل نے ان سے منہ موڑا ہو،ان کی ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے تواس وقت باب اشتغال کی روسے ترکیب ہو گی۔ جیسے(مَن یکرمه زید اکرمه[148])۔
- (کیفما)یہ فعلِ شرط کے فاعل سے حال واقع ہوتاہے۔ جیسے(کیفما تکن یکن ابناؤک[149])۔
- جب اسماء شرط میں سے کوئی بھی حرفِ جر یامضاف کے بعد واقع ہو تو یہ محلاً مجرور ہوتے ہیں۔ جیسے(عمّا تسال اسال)۔
- **(ایٌّ)**اگریہ اسم زمان یامکان کی طرف مضاف ہوتومفعولِ فیہ ہوتاہے۔ جیسے(ایّ یوم تذهب اذهب [150])؛

اگرمصدر کی طرف مضاف ہوتومفعولِ مطلق ہوتاہے۔ جیسے(ایّ اکرام تکرم اکرم [151])۔

اگران دونوں کے علاوہ کسی اور شے کی طرف مضاف ہوتواس میں بھی(ما ، من ، مهما) کی صورتیں پیش آتی ہیں[152]

---

[148]:اسکی ترکیب(زیداًتضربته)کی طرح ہو گی،نوع اول،باب اشتغال کی طرف رجوع کریں

[149]: یہاں(کیفما) فعلِ شرط(تکن) کے اسم سے حال ہے یعنی تکن کااسم ذوالحال اور کیفما حال ہے

[150]: یہاں(ایّ یوم) فعلِ شرط(تذهب) کے لیے مفعول فیہ ہے

[151]:یہاں(ایّ اکرام) تکرم فعلِ شرط کے لیے مفعول مطلق ہے

[152]:یعنی جو جو یہ تینوں واقع ہوتے ہیں(ایّ) بھی ان کی طرح واقع ہوتاہے کبھی مفعول بہ، کبھی مبتداءوغیرہ

تکمیل

اگر شرط وقسم ایک ہی جملے میں آجائیں توان میں سے جو پہلا ہوگا بعد والے جملے کواس کاجواب قرار دیں گے جبکہ دوسرا جواب سے بے نیاز ہوگا۔ جیسے (اِنْ تخلص لی العمل واللہ اضاعف لک الاجر [153])۔

اگر ایک ہی جملے میں قسم، شرط سے مؤخر ہواور فاء کے ساتھ بھی ملی ہو تو بعد میں آنیوالے جملے کو وجوبی طور پر قسم کاجواب بنایاجائے گااور پھر پورا جملہ قسمیہ جواب شرط واقع ہوگا۔ جیسے (اِنْ اطعتَ اللہ فو القران لَیغمرنّک بنعمہ [154])۔

[153]: یہاں اِنْ شرطیہ اور واؤ قسمیہ ایک ہی جملے میں واقع ہیں، جبکہ یہاں شرط قسم پر مقدم ہے لہذا (اضاعف لک الاجر) جملے کو اِنْ شرطیہ کا جواب قرار دیا جائے گااور یہاں قسم، جواب قسم سے بے نیاز ہوگی۔

[154]: یہاں (فوالقران) قسم (اِن شرطیہ) سے موخر ہے لہذا (لَیغمرنّک بنعمہ) جملہ، جواب ہے قسم وجواب قسم ملکر جواب شرط۔

آٹھویں نوع: ان اسماء میں کہ جو اسماءِ نکرات کو تمیز کی بناء پر نصب دیتے ہیں

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماءَ النّكرات علی التمیز ، الاول لفظ عشر او عشرون الی تسعین ، اذا رکّب مع احد او اثنین الی تسع فان کان الممیز مذکّراً فطریق الترکیب فی لفظ احد و اثنان مع عشر ،اَن تقول احدعشر رجلاًواِن کان مونثاً فتقول احدی عشرۃ امراۃًو اثنتاعشرۃ امراۃً ، و طریق الترکیب غیرھما الی تسع مع عشر اَن تقول فی المذکّر ثلثۃعشر رجلاً الی تسعۃ عشر رجلاً و فی المؤنث ثلث عشرۃامراۃًالی تسع عشرۃ امراۃً ، فان کان الممیز مذکّراً فتقول فی ترکیب الواحد والاثنین لا فی غیرھما احد و عشرون رجلاً و اثنان و عشرون رجلاً ،فان کان الممیز مؤنثاً فتقول احدی و عشرون امراۃًو اثنتان و عشرون امراۃً وفی ترکیب غیر الواحد والاثنین الی تسع مع عشرون تقول فی المذکّر ثلثۃوعشرون رجلاً واربعۃ عشرون رجلاً و فی الممیز المؤنث ثلث عشرون امراۃًواربع وعشرون امراۃً و علی ھذاالقیاس الی تسع و تسعین ۔

ترجمہ:

آٹھویں نوع ان اسماء میں ہے کہ جو اسماءِ نکرات کو تمیز کی بناء پر نصب دیتے ہیں؛

پہلا اسم لفظِ (**عشر، عشرون، ثلاثون سے تسعون تک**) اگر ان میں سے کسی کو بھی (**1 سے 9 تک**) اعداد میں سے کسی ایک کے ساتھ مرکب کیاجائے

- اور **ممیز** بھی **مذکر** ہو تو (مثلاً) ایک اور دو کی لفظِ (عشر) کے ساتھ ترکیب کچھ یوں ہو گی (احدعشر رجلاً و اثناعشر رجلاً)

- اور اگر **ممیز مؤنث** ہو تو یوں کہا جائے گا(احدی عشر امراۃً و اثنتا عشرۃ امراۃً)۔

جبکہ (عدد 1 اور 2) کے علاوہ (عدد 3 سے 9) تک کی (لفظِ عشر) کے ساتھ ترکیب

- **مذکر ممیز** کی صورت میں اسطرح ہو گی(ثلثة عشر رجلاً و اربعة عشر رجلاً الی تسعة عشر رجلاً)
- اور **مونث** میں جیسے(ثلث عشرۃ امراۃً و اربع عشرۃ امراۃ)۔

(لفظِ عشرون کی عدد 1 اور 2 کے ساتھ ترکیب)

- اور اگر **ممیز مذکر** ہو تو (لفظِ عشرون) کے ساتھ (عدد 1 اور 2) کی ترکیب کچھ یوں ہو گی(احد و عشرون رجلاً و اثنان و عشرون رجلاً)
- اور اگر **ممیز مؤنث** ہو تو اسطرح ہو گی جیسے(احدی و عشرون امراۃ و اثنتان و عشرون امراۃ)،

(لفظِ عشرون کی عدد 3 سے 9 کے ساتھ ترکیب)

مذکر ممیز میں اسطرح ہو گی (ثلثة و عشرون رجلاً و اربعة و عشرون رجلاً الی تسعة و عشرون رجلاً)

اور مؤنث ممیز میں یوں جیسے(ثلث عشرون امراۃ و اربع و عشرون امراۃ الی تسع و عشرون امراۃ)،

جبکہ عدد (**ثلاثون، اربعون خمسون، الی تسعون**) کا استعمال بھی (عددِ عشرون) کی طرح ہی ہو گا۔

والثانی کم معناہ عدد مبھم وھو نوعین احدھما استفھامیہ مثل کم رجلاً ضربتَہ والثانی خبریۃ مثل کم عندی رجلاً والثالث کایّن وھو عدد مبھم مثل کایّن رجلاً لقیتُ وقد یکون متضمَناً لمعنی الاستفھام مثل عندی کذا درھماً۔

ترجمہ:

دوسرا اسم[155] **(کم)** کہ جس میں عدد مبہم کا معنی پایا جاتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں؛

- استفہامیہ، جیسے (کم رجلاً ضربتَہ[156])۔
- خبریہ، جیسے (کم عندی رجلاً[157])

اور تیسرا اسم **(کایّن)** ہے یہ بھی عدد پر دلالت کرتا ہے جیسے (کایّن رجلاً لقیتُ)

اور کبھی کبھی **(کایّن)** میں استفہام کا معنی پایا جاتا ہے جیسے (عندی کذا درھماً[158])۔

ترکیب:

۞ (النوع الثامن۔۔۔ علی التمیز) ترکیبِ گذشتہ، جملہ اسمیہ خبریہ۔

۞ (الاوّل) مبتداء (لفظ) مضاف (عشر) معطوف الیہ (عشرون) ذوالحال (الی تسعین) جار مجرور ظرفِ مستقر متعلق فعلِ عام ہو کر، پورا جملہ حال، حال وذوالحال ملکر عطف علی العشر، عشر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبرِ مبتداء، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

---

[155] (کہ جو اسماء نکرات کو تمیز کی بناء پر نصب دیتا ہے)

[156] (کہ جو اسماء نکرات کو تمیز کی بناء پر نصب دیتا ہے)

[157]: میرے پاس کتنے ہی مرد ہیں

[158]: میرے پاس کتنے درھم ہیں؟

۞ (اذا) ظرفیہ، مضاف (رکب) فعل مجہول+نائب فاعل (مع) مضاف (احد و اثنین الی تسع) حسبِ سابق، مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، جملہ فعلہ خبر یہ ہو کر مضاف الیہ اذا کے لیے، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر مبتداءِ محذوف کے لیے۔

۞ (فاء) تفصیلہ (انْ) شرطیہ (کان الممیز) فعلِ ناقص+اسم (مذکراً) خبرِ کان، کان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر شرط، (فاء) جزائیہ (طریق الترکیب) مرکبِ اضافی، مبتداء (فی لفظ احد و اثنان) جار مجرور ظرف لغو متعلق (ترکیب)، (مع عشر) مرکبِ اضافی مفعولِ فیہ برائے ترکیب مصدر، (انْ) ناصبہ (تقول) فعل+فاعل ملکر قول (احد عشر) ممیز (رجلاً) تمیز ملکر معطوف علیہ (و اثنا عشر رجلاً) ممیز و تمیز ملکر عطف علی احد عشر، معطوف علیہ و معطوف ملکر مبتداءِ، یہاں (عندی) خبر محذوف ہے، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر، مقولہ مفعول بہ، قول و مقولہ ملکر جملہ جزاء، شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۞ (انْ) شرطیہ (کان مؤنثا) جملہِ شرط (فتقول) قول (احدی عشرۃ امراۃ و اثنتا عشرہ امراۃ) مبتداء، (عندی) خبرِ محذوف سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مقولہ، قول و مقولہ ملکر جملہ جزاء، شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۞ (طریق الترکیب غیر ھما۔۔۔ مع عشر) مبتداء (اَن تقول فی المذکر۔۔۔ الی تسعۃ عشر رجلاً) جملہ فعلیہ خبر یہ اَن کی وجہ سے تاویل مفرد میں ہو کر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (الثانی) مبتداء (کم) خبر، ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (معناہ) مرکبِ اضافی، مبتداء (عدد مبھم) مرکبِ توصیفی، خبر، ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

۞ (کم رجلاً) ممیز و تمیز ملکر، مبتداء (ضربتہ) جملہ فعلہ خبر یہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (کاینّ رجلاً) ممیز و تمیز ملکر مبتداء (لقیتُ) جملہ فعلیہ خبر یہ، خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو

تمیز

تعریف: ایسا اسمِ نکرہ جامدہ کہ جو ما قبل ذات یا نسبت[159] میں موجود ابہام کو دور کرے) جیسے (ھذا رطل زیتاً) و (طاب زید نفساً)۔

تمیز اور حال کے مشترکات

دونوں نکرہ ہوتے ہیں، کلام میں فضلہ ہوتے ہیں،[160] منصوب ہوتے ہیں اور دونوں ما قبل میں موجود ابہام کو دور کرتے ہیں۔

حال اور تمیز میں فرق

حال مفرد کے ساتھ ساتھ، جملہ و شبہ جملہ بھی آتا جبکہ تمیز فقط مفرد آتی ہے۔

حال کسی چیز کی ہیت و حالت کو بیان کرتا ہے جبکہ تمیز ذات و نسبت کو بیان کرتی ہے۔

حال اکثر مشتق ہوتا ہے جبکہ تمیز اکثر جامد ہوتی ہے۔

تمیز کی اقسام

تمیزِ ذات: اسے تمیزِ مفرد بھی کہتے ہیں	تمیزِ نسبت: اسے تمیزِ جملہ بھی کہتے ہیں

تمیزِ مفرد

یہ مقدار و غیرِ مقدار سے ابہام کو دور کرتی ہے۔

---

[159] ذات (یعنی مفرد) و نسبت (یعنی جملہ)

[160]: یعنی کلام کے عمدہ حصے مسند و مسند الیہ میں سے کوئی چیز نہیں ہوتے

مقدار کی اقسام

- مساحت، جیسے (هذا ذرع ارضاً)
- وزن، جیسے (عندی رطل زیتاً)
- کیل (پیمانہ)، جیسے (عندی قفیزان بُرّاً)۔

ان تینوں کو (اسماءِ مقادیر) بھی کہا جاتا ہے۔

اسماءِ مقادیر کے بعد آنیوالے اسم کے اعرابی حالات

- نصب[161]۔ جیسے (عندی رطل زیتاً)
- جر۔ جیسے (عندی رطل زیتٍ[162]) و (عندی رطل مِن زیتٍ[163])
- رفع[164]۔ جیسے (عندی رطل زیتٌ) ۔
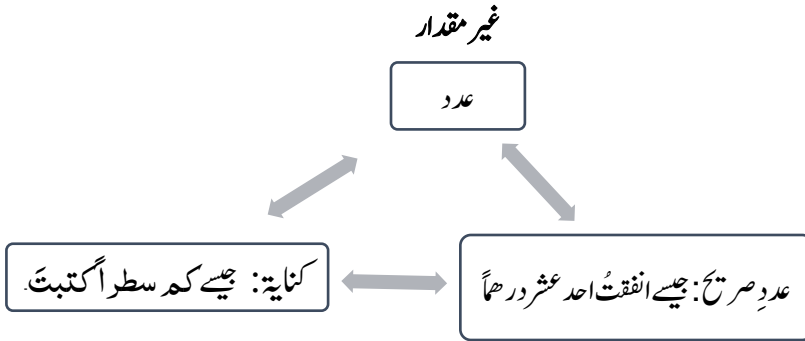
161. تمیز کی بناء پر

162. تمیز کی بناء پر

163 حرف جار مِن کے ساتھ

164 ممیز سے بدل مان کر

تمیزِ نسبت

یہ جملے، شبہ جملے اور مضاف الیہ سے ابہام کو دور کرتی ہے۔

- جملہ۔ جیسے (طاب زید نفساً)
- شبہ جملہ۔ جیسے (زید حسن وجهاً)
- مضاف الیہ۔ جیسے (علی التّمرة مثلها زبداً)۔

تمیزِ نسبت کی اقسام

- تمیز کبھی فاعل سے منقول ہوتی ہے۔ جیسے (طاب زید نفساً) اصل یوں تھا (طابتْ نفسُ زیدٍ[165])۔
- کبھی مفعول سے منقول ہوتی ہے۔ جیسے (حصدنا الارض قمحاً) اصل (حصدنا قمحَ الارض)۔
- کبھی مبتداء سے منقول ہوتی ہے۔ جیسے (زید اکثر منک مالاً) اصل (مالُ زیدٍ اکثر من مالک)۔
- کبھی تمیز کسی چیز سے منقول نہیں ہوتی۔ جیسے (کفی بالموت واعظاً[166])۔

اعرابی حالات

- نصب: جب تمیز منقول ہو تو نصب واجب ہے۔
- نصب/ جر: جب تمیز غیرِ منقول ہو تو اسمیں نصب و حرفِ جارہ (مِن) کے ذریعے جر دونوں جائز ہیں۔ جیسے (کفی بالموت من واعظٍ)۔

165 یعنی تمیز پہلے فاعل ہوتی ہے بعد میں نقل سے ہو کر تمیز بنتی ہے

166: یعنی جب تمیز فاعل، مفعول و مبتداء سے میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو تمیز غیرِ منقول ہوتی ہے

تمیزِ ذات اور تمیزِ نسبت کو نصب دینے والا عامل کون ہے؟

- تمیزِ ذات میں عاملِ ناصب خود وہی ذات ہوتی ہے۔

مثلا (عندی رطل زیتاً) میں (زیتاً) کا عامل ناصب خود (رطل) ہے۔

- جبکہ نسبت میں ماقبل موجود فعل یا شبہ فعل عامل ناصب ہوتا ہے۔

جیسے (طاب زید نفساً) میں (نفساً) تمیز کا عامل (طاب) فعل ہے۔

اسماءِ کنایات

کنایہ: کسی معیّن شیء کو غیر صریح لفظ کے ساتھ تعبیر کرنا کنایہ کہلاتا ہے۔

حروف کنایہ

کم	کایّن	کای	کذا	کیتَ	ذیتَ

- کم ، کذا یہ دونوں عدد مبہم پر دلالت کرتے ہیں
- کیتَ ، ذیتَ یہ دونوں مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں۔

کم کے متعلق

کم استفہامیہ "اسکی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔ جیسے (کم رجلاً عندک ؟)

کم خبریہ "اسکی تمیز اکثر مفرد مجرور ہوتی ہے۔ جیسے (کم مالٍ انفقته) جبکہ کبھی کبھی جمع مجرور ہوتی ہے۔ جیسے (کم رجالٍ لقیتُهم)۔

کم خبریہ و کم استفہامیہ کے اعرابی حالات

جر	نصب	رفع

تینوں حالتوں میں ان کا اعراب محلی ہوتا ہے کیونکہ یہ مبنی ہیں

رفع (مندرجہ ذیل تین صورتوں میں کم مرفوع ہوگا)

- ابتداء کی بناء پر، اگر ان کے بعد فعل واقع نہ ہو۔ جیسے (کم طبیباً فی المدینة[167])
- جب اس کے بعد فعل لازم ہو۔ جیسے (کم تلمیذاً ذھبتْ[168])
- باب اشتغال کی صورت میں۔ جیسے (کم کتاباً طالعته[169])۔

نصب (مندرجہ ذیل تین صورتوں میں کم منصوب ہوگا)

- اگر کم کی تمیز مصدر ہو تو مفعول مطلق کی بناپر۔ جیسے (کم ضربةً ضربتَ)
- اگر ظرف ہو تو مفعول فیہ کی بناپر۔ جیسے (کم یوماً صمتَ[170])
- اگر اس پر فعل واقع ہو رہا ہو تو مفعول بہ کی بناپر۔ جیسے (کم مجلّةً کتبتَ[171])۔

---

[167] (کم طبیباً) ممیز و تمیز ملکر مبتداء (فی المدینة) خبر

[168]: یہاں (کم تلمیذاً) ممیز و تمیز ملکر مبتداء (ذھبت) جملہ فعلہ ہو کر خبر

[169]: یعنی ان کے بعد ایسا فعلِ متعدی ہو کہ جس نے ان سے منہ موڑا ہوا ہو ان کی ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے / یہاں باب اشغال کی رو سے نصب دینا بھی جائز ہے۔

[170]: (کم ضربة) مفعول مطلق (ضربتَ) کے لیے جبکہ (کم یوماً) ممیز و تمیز ملکر مفعول فیہ ہے (صمت) کے لیے

[171]: (کم مجلّة) ممیز و تمیز ملکر مفعول بہ مقدم (کتبت) فعل و فاعل، ملکر جملہ فعلہ خبریہ ہوا۔

جر (مندرجہ ذیل صورت میں کم مجرور ہوگا)

- اگران دونوں سے پہلے حرفِ جار یا مضاف ہو۔ جیسے (بکم رجلاً ضربت) و (غلامَ کم رجلاً علّمتَ [172]

باقی اسماء کے متعلق

کذا

کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے۔ جیسے (اشتریت کذا و کذا کتاباً)۔

کذا کا استعمال

- عطف کے ساتھ۔ جیسے (عندی کذا و کذا کتاباً)
- تکرار کے ساتھ۔ جیسے (عندی کذا کذا درهماً)
- مفردہ۔ جیسے (عندی کذا درهماً)۔

کیتَ وذیتَ

ان کے ذریعے گفتگو کے دوران جملوں سے کنایہ کیا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ تکرار کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں، چاہے تکرار عطف کی صورت میں ہو یا بدونِ عطف۔ جیسے (قال فلان کیتَ و کیتَ) و (فعل ذیتَ و ذیتَ)۔

کأیّن

---

[172]: (باء) جار (کم رجلاً) مجرور، جار مجرور متعلقِ (ضربتَ) جملہ فعلہ خبر یہ ہوا۔ (غلام) مضاف (کم رجلاً) ممیز و تمیز مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ مقدم (علّمت) ملکر جملہ فعلہ خبر یہ ہوا۔

کایّن کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے حرفِ جار (مِن) کے ذریعے۔ جیسے (**کایّن من رجلٍ رایت**) اسکی تمیز کو نصب دینا بہت کم ہے۔

عدد کی اقسام

- ***عددِ اصلی:*** جو اشیاء کی تعداد پر دلالت کرے
- ***عددِ ترتیبی:*** جو اعداد کی ترتیب پر دلالت کرے۔

اصلی اعداد کے دیگر نام

عدد مفرد، (واحد سے عشرۃ تک، مائۃ والف[173]) انہی اصولِ عدد بھی کہتے ہیں۔

2۔ عددِ مرکب "(احد عشر سے تسعۃ عشر تک[174])۔

3۔ عقود "(عشرون سے تسعون تک[175])۔

4۔ معطوف "(احد و عشرون سے تسع و عشرون تک[176])۔

---

[173]: (یعنی 1000، 100، 10، 9، 8، 7، 6، 5، 4، 3، 2، 1) عربی میں یہ بارہ عدد اصولِ عدد ہیں

[174]: (یعنی 11 سے 19 تک) عربی میں ان اعداد کو عدد مرکب کہتے ہیں

[175]: (یعنی عشرون، ثلاثون، اربعون، خمسون، ستّون، سبعون، ثمانون، تسعون) ان سب کو عربی میں عددِ عقود کہتے ہیں

[176]: (یعنی 21 سے 99 تک کے اعداد درمیان میں 20، 30، 40، وغیرہ کو چھوڑ کر یعنی اعداد عقود کے علاوہ) ان سب کو عربی میں معطوف کہتے ہیں۔

عددِ ترتیبی کی بھی یہی چار قسمیں ہیں پس اس میں اعداد کی ترتیب کا خیال رکھا جاتا ہے 1۔ مفرد[177]"۔2۔عدد مرکب[178]"۔3۔ عقود[179]"۔4۔ معطوف[180]"۔

تذکیر وتانیث کے لحاظ سے ممیز وتمیز کے احکام

عددِ مفرد کی ترکیب 1اور2کے ساتھ
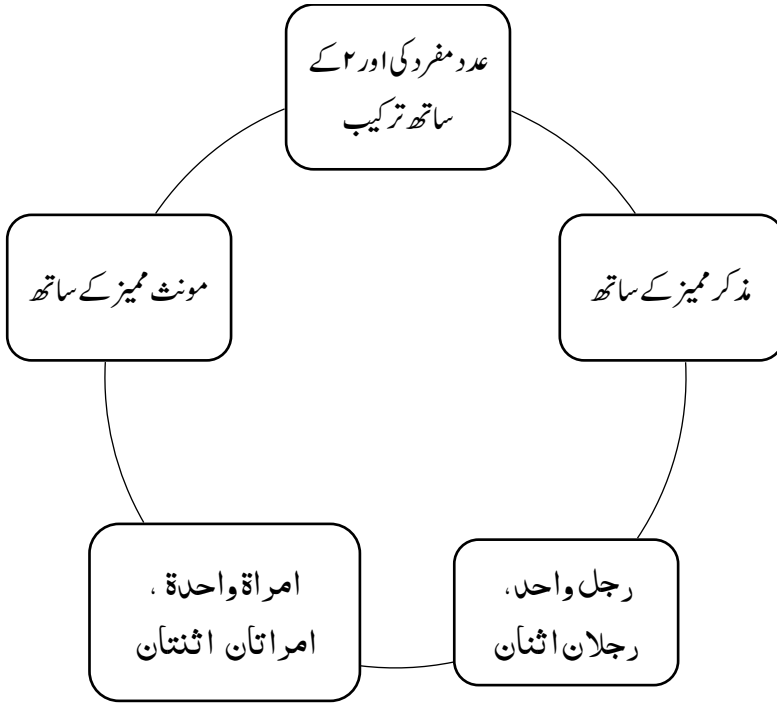
عددِ مفرد، واحد واثنان (یعنی ایک اور دو) مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث ہوں گے

177. (یعنی پہلے واحد پھر اثنان پھر ثلاث اسی طرح الی آخر پہلے مائۃ پھر الف)

178. (پہلے احد عشر پھر اثنا عشر ترتیب سے آخر تک)

179. (یعنی عشرون پھر ثلاثون پھر اربعون الی آخر)

180. (احد وعشرون پھر اثنا عشرون پھر ثلاث وعشرون الی آخر)

عددِ مفرد کی ترکیب 3 سے 10 تک
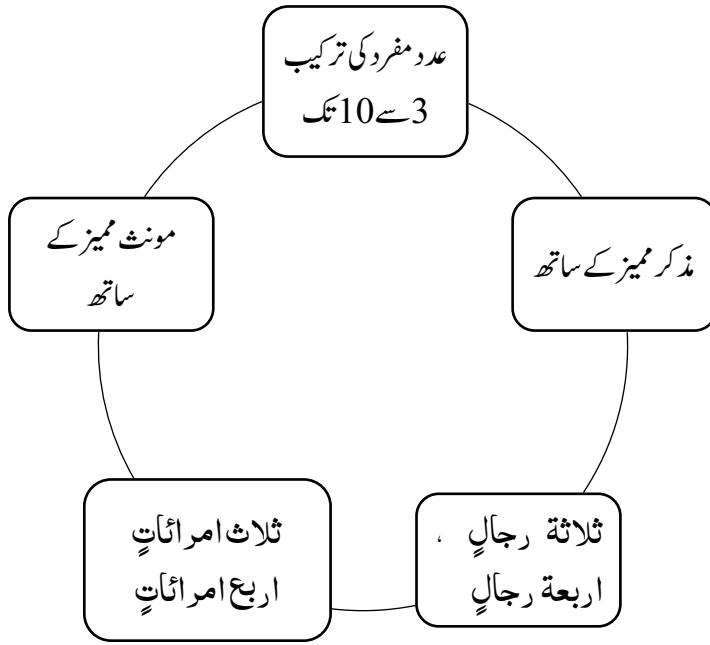
3 سے 10 تک تمیز مذکر ہونے کی صورت میں ممیز مؤنث جبکہ مؤنث ہونے کی صورت میں ممیز مذکر ہوگا۔
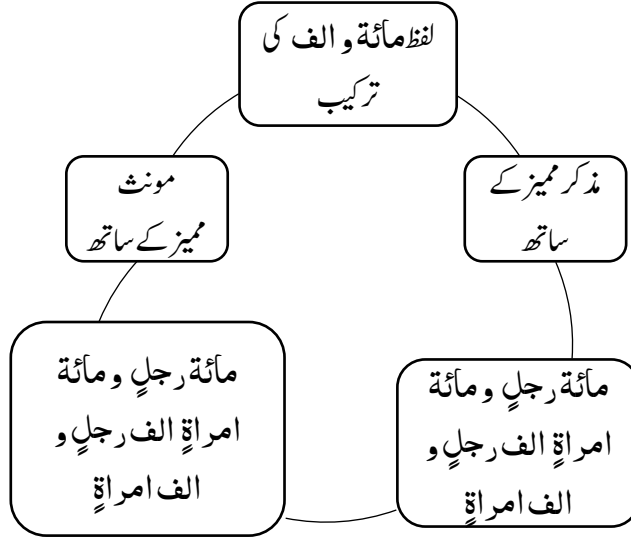
لفظِ مائة / الف" دونوں مذکر و مؤنث کے ساتھ ایک جیسے ہی رہیں گے۔

عددِ مرکب کی 11 سے 19 تک ترکیب
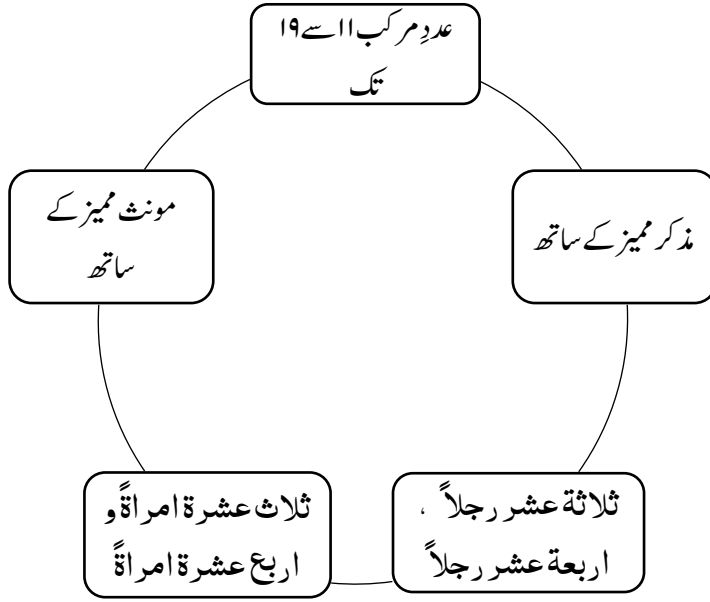
11 سے 19 تک **تمیز مذکر** ہونے کیصورت میں **ممیز** کا پہلا جزو مؤنث جبکہ دوسرا مذکر ہوگا اور **تمیزِ** مؤنث ہونے کی صورت میں اس کے برعکس[181]۔

[181]: یہاں بالترتیب **تمیز** (رجلا) **مذکر** ہے تو **ممیز** کا پہلا جزو (یعنی ثلاثة) مؤنث آیا جبکہ دوسرا جزو (عشر) **مذکر** اسی طرح (امراة) مؤنث **تمیز** کیصورت میں **ممیز** کا پہلا جزو (یعنی ثلاث) **مذکر** آیا جبکہ دوسرا جزو (عشرة) مؤنث۔ باقیوں میں بھی ایسا ہی ہوگا

عقود یعنی عشرون، ثلاثون اربعون وغیرہ کی ترکیب
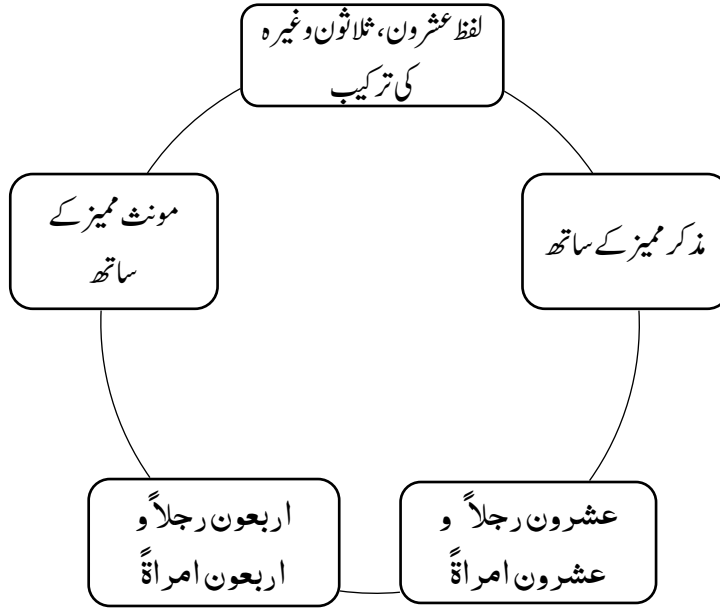
لفظ عشرون، ثلاثون اربعون الی آخر) یہ تمام مذکر و مؤنث کے ساتھ ایک جیسے ہی رہیں گے۔

معطوف یعنی 21 سے 99 تک کی ترکیب
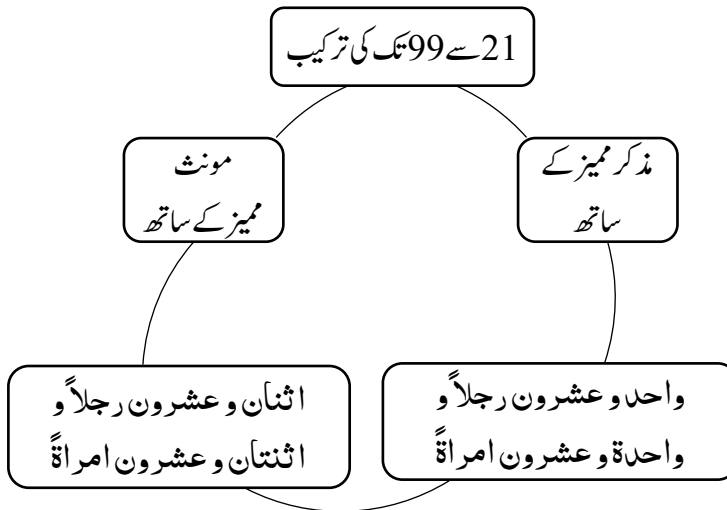
واحد و عشرون /اثنان وعشرون اور انکی اخوات[182]) میں پہلا جزو، مذکر کے ساتھ مذکر جبکہ مؤنث کے ساتھ مؤنث ہو گا۔

باقی معطوف (یعنی 23، سے 29 اور اسکی اخوات[183] کی ترکیب
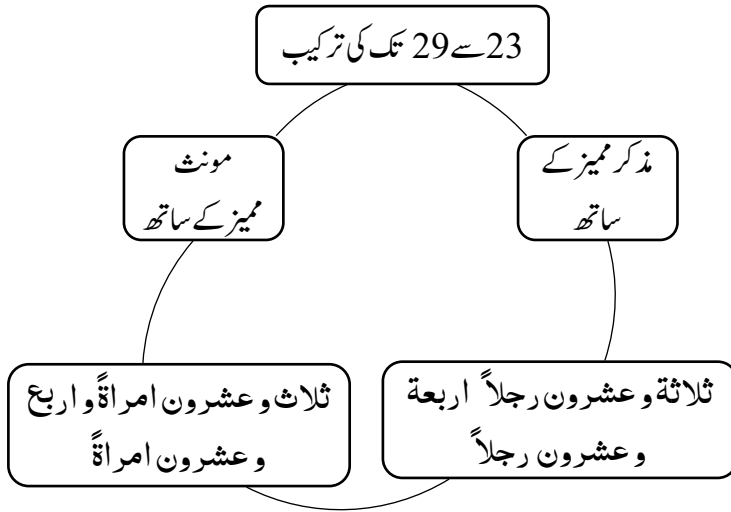
23 سے 29 اور اسکی اخوات میں مذکر تمیز کے ساتھ پہلا جزو مؤنث جبکہ مؤنث تمیز کے ساتھ پہلا جزو مذکر ہو گا[184]۔

[182]: (یعنی 22، 21، /32، 31، /42، 41، /52، 51، /62، 61، /72، 71، /82، 81، /91۔92) یہ تمام قاعدے کے مطابق ہوں گے یعنی مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنثکے ساتھ مؤنث۔

[183]: (یعنی 23 سے 29 پھر 33 تا، 39 پھر 43 تا 49 پھر 53 تا 59 پھر 63 تا 69 پھر 73 تا 79 پھر 83 تا 89 پھر 93 تا 99) یہ تمام مراد ہیں۔

[184]: یہاں تمیز مذکر (رجلاً) کے ساتھ پہلا جزو (ثلاثۃ) مؤنث آیا ہے جبکہ تمیزِ مؤنث (امراۃ) کے ساتھ پہلا جزو (ثلاث) مذکر آیا ہے جبکہ دوسرا جزو عشرون ہر دو صورتوں میں عشرون ہی رہے گا۔

ممیز و تمیز کے اعرابی حالات

واحد واثنان (یعنی 1 اور 2) کی تمیز نہیں ہوتی؛ مثال

(رجل واحد و رجلان اثنان	امراۃ واحدۃ و امراتان اثنتان

(3 سے 10 تک) کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے؛

(ثلاثۃ رجالٍ و اربع فتیاتٍ[185]

(11 سے 99 تک) کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے؛

احد عشر رجلاً و احدی عشرۃ امراۃً

(100، 200، 1000، 2000 و تین ہزر، چار ہزار ۔۔۔ لی آخر) کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے؛

مائۃ رجلٍ الف رجلٍ و مائۃ امراۃٍ

[185]: یہاں (رجالٍ) تمیز ہے جو کہ مجوروو جمع ہے اسی طرح (فتیئات) بھی۔

نویں نوع: اسماءِ افعال

النوع التّاسع تسمّی اسماء الافعال و هی تسعة ، ستّةمنها موضوعة للامر الحاضر و تنصب الاسم علی المفعولیة ، احدها رُوید فاِنّه موضوع لِاَمْهِل و ثانیها بلْه فانّه موضوع لِدَع مثل بله زیداً ای دعْ زیداً و ثالثها دونک فانّه مؤضوع لِخُذ مثل دونک زیداً ای خُذ زیداً و رابعها علیک فانّه موضوع لِاَلزِم مثل علیک زیداً ای اَلزِم زیداً و خامسها حیّهل فانّه موضوع لِایتِ مثل حیّهل الصلوۃ ای اِیتِ الصّلوۃ و سادسها ھا" فانّه موضوع لِخُذ مثل ھازیداً ای خُذ زیداً ، و لابُدّ لِهذہ الاسماء من فاعل وفاعلها الضّمیر المخاطب المستتر فیها ، وثلثة منها موضوعة لِلفعل الماضی و ترفع الاسم باالفاعلیّة ، احدها هیهات مثل هیهات زید ای بعُدزید و ثانیها سرعان مثل سرعان زید ای شَرُعَ زید و ثالثها شتّان زید ای اِفترق زید و عمرو ۔

ترجمہ:

نویں نوع ان اسماء میں ہے کہ جن کو اسماءِ افعال کا نام دیا جاتا ہے اور یہ 9 اسماء ہیں:

ان میں سے 6 کو امر حاضر کے لیے وضع کیا گیا ہے اور یہ اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں؛

- جن میں سے ایک (روید) کہ جسے (اَمھِل یعنی مہلت دو) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے
- اور دوسرا (بله) کہ جسے (دَع یعنی چھوڑدو) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے جیسے (بله زیداً ای دع زیداً)
- تیسرا (دونک) کہ جسے (خُذ یعنی اٹھالو/لے لو) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے، جیسے (دونک زیداً ای خذ ای خُذ زیداً)

- چوتھا(علیک) کہ جسے (اَلْزِمْ یعنی تجھ پر لازم ہے) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے جیسے (علیک زیدا ای الزم زیداً)
- پانچواں(حیّھل) کہ جسے (اِیتِ یعنی چلے آو) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے جیسے (حیّھل الصلواۃ ای ایتِ الصلواۃ)
- جبکہ چھٹا(ھا) ہے کہ جسے (خُذ) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے جیسے (ھازیداً ای خُذ زیداً)۔

ان تمام اسماء کے لیے فاعل کا ہونا ضروری ہے اور ان کا فاعل ضمیرِ مخاطب ہو گی کہ جو ان کے اندر (وجوباً) پوشیدہ طور موجود ہے[186]۔

ان میں سے **تین کو فعلِ ماضی کے معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے**، یہ اسماء (اپنے مابعد) اسم کو فاعلیت کی بناء رفع دیتے ہیں؛

- ان میں سے ایک (ھیھات) کہ جسے (بَعُدَ یعنی وہ دور ہے) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے جیسے (ھیھات زید ای بعد زید)
- دوسرا(سرعان) کہ جسے (شَرع یعنی شروع) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے جیسے (سرعان زید ای شَرُعَ زید)
- اور تیسرا(شتّان) ہے کہ جسے (افترق یعنی جدا ہونے) کے معنی میں وضع کیا گیا ہے جیسے (شتّان زید ای افترق زید و عمرو)۔

---

[186]: اسماءِ افعال بمعنی امر کی ترکیب یوں ہو گی، مثلاً (ھا) اسم فعل+ ضمیر فاعل (زیداً) مفعول بہ ملکر شبہ جملہ ہوا۔ جبکہ بمعنی ماضی کی ترکیب یوں ہو گی، (ھیھات) اسم فعل (زید) فاعل ملکر شبہ جملہ ہوا۔

ترکیب:

۞ (النوع التاسع) مبتداء (اسماء) نکرہ، موصوف (تسمی اسماءالافعال) جملہ فعل خبر یہ ہو کر، صفت، صفت و موٗصوف ملکر، خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (ھی) مبتداء (تسعۃ) خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ 3۔ (احدھا) مبتداء (روید) خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (ستّۃ منھا) مبتداء (موضوعۃ) اسمِ مفعول (ھی) ضمیر نائب فاعل (لِامر الحاضر) جار مجرور، ظرفِ لغو متعلقِ موضوعۃ، ملکر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (فاء) تفصیلیہ (انّ) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (موضوعٌ لِلَازم) خبرِ انّ، اِنّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (لا) نفیِ جنس (بدّ) اسمِ لا (لِھذہ الاسماء) جار مجرور ظرفِ لغو متعلقِ بُدّ (من فاعل) جار مجرور، ظرفِ مستقر خبرِ (لا) لا اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (فاعلھا) مرکبِ اضافی، مبتداء (الضمیر) موصوف (المخاطب) صفتِ اول (المستتر فیھا) صفتِ دوم، موصوف و صفت خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

اسماءِ افعال کی وضاحت

تعریف: ایسا اسم کہ جو معنی و عمل میں فعل کا نائب ہو۔

عمل کی شرائط

- اسمِ فعل اپنے معمول پر مقدم ہو۔
- اسمِ فعل اور اسکے معمول کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ جیسے (ھیھات زید)۔

اعرابی حالات

- اگر اسماء بمعنی فعلِ لازم ہوں ہو تو فقط فاعل کو رفع دیں گے۔ جیسے (هیهات زید)۔
- اگر بمعنی فعلِ متعدی ہوں تو فاعل کی رفع کی ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب بھی دیں گے۔ جیسے (رویدا زیداً)۔
- اگر کسی فعل کو حرفِ جار کے ساتھ متعدی کیا جائے تو اس فعل کے معنی میں آنیوالے اسم فعل کو بھی اسی حرفِ جار کے ساتھ متعدی کیا جائے گا[187]۔
- جب اسم فعل، حرفِ جار یا ظرف سے نقل ہو کر آئے تو اس کے ساتھ حرفِ خطاب متصل کیا جاتا ہے۔ جیسے (علی+ک " علیک) (الی+ک " الیک) و (مکان+ک" مکانک)وغیرہ۔
- تمام اسماءِ افعال سماعی ہیں سوائے ثلاثی مجرد سے (فَعَالِ) کے وزن پر آنیوالے۔ جیسے نَزَلَ سے نَزَالِ۔

اسماءِ افعال کی زمانے کے لحاظ سے تقسیم

بمعنی ماضی	بمعنی مضارع	بمعنیِ الامر الحاضر۔

[187]: " جیسے اگر (حیّھل) کو (ایتِ) فعل کے معنی میں لیا جائے تو (ایتِ) کیونکہ بنفسہ متعدی ہے لہذا (حیّھل) بھی بنفسہ متعدی ہوگا، اور اگر (عجّل) فعل کے معنی میں لیں تو فعلِ (عجّل) کیونکہ حرفِ (باء) کے ساتھ متعدی ہوتا ہے لہذا (حیّھل) کو بھی (باء) کے ذریعے متعدی کیا جائے گا جیسے (اذاذُکر الصالحون فحیّھل بعلیؑ) ای بذکر علیؑ، اور اگر (اِقبل) کے معنی میں لیں تو (علی) کے ساتھ متعدی ہوگا، جیسے (حیّھل علی الصلواۃ)۔ "

بمعنی الماضی:(هیہات ، سرعان [188] ، شتّان ، بَطآن (بمعنی اَبطا) ، وُشکان بمعنی اَسرَع

بمعنی المضارع:

- آہ ، اوّہ بمعنی (اتوجَّعُ)
- اُفٍّ بمعنی (اتضَّجرُ)،
- بَخَلَ و قَد و قَط بمعنی(یکفی)
- بخّ بمعنی (اَمدح)
- زِہ بمعنی (استحسن)
- وَا ، وَاھاً بمعنی (اتلھّف)۔

بمعنی الامر الحاضر:

- الیک بمعنی اِعتزِل)
- امامکَ بمعنی (تقدّم)
- آمینَ بمعنی (اِستَمع)
- صَہ بمعنی (اُسکُت)
- عندک و لَدَیک و دُونک و ھاک و ھا بمعنی خُذ
- ھلُمَّ و ھیا و ھَتَ بمعنی اَسرِع
- مکانک بمعنی (اُثبُت)
- نَزَال بمعنی (اِنزل)وغیرہ

188: عین پہ تینوں حرکات کے ساتھ پڑھا گیا ہے

دسویں نوع: افعالِ ناقصہ

النوع العاشر الافعال الناقصة و هی تدخل علی الجملة الاسمیّة ، فترفع الجزءَ الاول و تنصب الخبر الثانی و هی ثلثة عشر فعلاً ، الاوّل کان و هی تجیی علی معنین ناقصة و تامة. فالنّاقصة تجییٔ علی معنین احدهما اَن یثبّت خبرھا لِاسمھا فی الزّمان الماضی سواء کان ممکنَ الانقطاع مثل کان زید قائماً او ممتنع الانقطاع مثل کان الله علیما حکیما و ثانیھما اَن یکون بمعنی صار مثل کان الفقر غنیاً ، والتّامة تَتِمُّ بفاعلھا مثل کان زید ای ثبت زید ، الثانی صَارَ و ھی لِلانتقال مثل صار زید غنیا ،والثالث اصبح و الرابع اضحی و الخامس اَمسی نحو اصبح زید غنیا و اضحی زید حاکما و امسی زید قاریا و ھذہ الثلثة قد تکون بمعنی صار

ترجمہ:

دسویں نوع افعال ناقصہ میں ہے۔ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں و پہلے حصے (یعنی مبتداء) کو رفع جبکہ دوسرے حصے (یعنی خبر) کو نصب دیتے ہیں اور یہ کل 13 افعال ہیں؛

- پہلا (کان) یہ دو معنوں میں آتا ہے: ناقصہ و تامہ

پس **کان ناقصہ** بھی دو معنوں میں آتا ہے

1۔ زمانہِ ماضی میں اسکی خبر اسکے اسم کے لیے ثابت ہوتی ہے جبکہ (خبر کا اسم کے لیے ثبوت) کبھی *ممکن الانقطاع* ہوتا ہے جیسے (کان زید قائما) تو کبھی *ممتنع الانقطاع* جیسے (کا ن الله علیما حکیما[189])

189: *ممکن انقطاع* سے مراد یہ ہے کہ خبر، اسم سے جدا ہو سکتی ہے جیسے (کان زید قئما/زید کھڑا تھا) زید کا کھڑا ہونا زید سے زائل ہو سکتا ہے اس وقت میں کہ جب زید کھڑا نہ کیونکہ زید کا کھڑا ہونا ہر وقت اس کے ساتھ نہیں ہے جبکہ *ممتنع الانقطاع* سے مراد ہے کہ خبر کسی بھی وقت

2۔(کبھی کان ناقصہ)صار کے معنی میں ہوتا ہے جیسے (کان الفقر غنیاً/ ای صار الفقر غنیاً)

کان تامہ وہ جو فاعل پر تمام ہو جاتا ہے[190] جیسے (کان زید ای ثبت زید)۔

- دوسرا (فعلِ ناقص) صار ہے، یہ نقل وانتقال کے معنی میں آتا ہے جیسے (صار زید غنیاً/زید غنی ہو گیا)
- تیسرا (اصبح)
- چوتھا (اضحی)
- اور پانچواں (امسی[191]) جیسے (اصبح زید غنیاً/زید صبح کے وقت غنی ہوا) و (اضحی زید حاکما/ زید دوپہر کے وقت حاکم ہوا) و (امسی زید قاریا/زید شام کے وقت قاری ہوا) اور یہ تینوں کبھی کبھی صار کے معنی میں آتے ہیں۔

والسادس ظلّ و السابع باتَ وهما لِاقترانِ مضمون الجملة بالنّهار و اليّل مثل ظلّ زید کاتبا ای حصلتْ کتابتُه فی النّهار و بَاتَ زید نائما ای حصلتْ نومه فی اليّل و قد تکونان بمعنی صار مثل ظلَّ الصّبّی بالغا و بَاتَ الشّاب شیخا ,والثامن مادام و هی لِتَوقِیتِ شیء بمدّة ثبوت خبرها لِاسمها نحو اجلس مادام زید جالسا و زید قائم مادام عمرو قائما التاسع مازال اعاشر مابرح و الحادی عشر ماانفک الثانی عشر مافتئ

اپنے اسم سے جدا نہ ہو جیسے (کان اللہ علیما حکیما/اللہ علم و حکمت والا ہے) یعنی اللہ علیم و حکیم تھا ہے اور رہے گا یہ ایسی خبر ہے کہ جس کا اپنے اسم سے جدا ہونا ممتنع ہے۔

190: یعنی جس کو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی یہ فقط فعل کو چاہتا ہے جیسے (کان) فعل ماضی تام (زید) فاعلِ کان، ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

191: صبح کرنا/دوپہر کرنا/شام کرنا

و کلّ واحد من هذہ الافعال الاربعة لِدَوام ثبوتِ خبرھا لِاسمھا مذ قبله و یلزمھا النّفیُ مثل مازال زید عالما و مابرح عمرو صائما و مافتیٔ بکر فاضلا و ماانفک سعید علما ، الثالث عشر لیس و ھی لِنفی مضمون الجملة نحو لیس زید قائما

ترجمہ:

- چھٹا (ظلّ)و ساتواں (باتَ) یہ دونوں مضمونِ جملہ کو دن اور رات کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں جیسے (ظل زید کاتبا/ زید نے دن کے وقت لکھا) یعنی کتابت زید کو دن کے وقت حاصل ہوئی، (بَاتَ زید نائما/ زید رات کے وقت سویا) یعنی زید کا سونا رات کے وقت تھا، جبکہ کبھی کبھی یہ دونوں (صار) کے معنی میں آتے ہیں جیسے (ظل الصبی بالغا/ بچہ بالغ ہو گیا) و (بات الشاب شیخا/ جوان بوڑھا ہو گیا)
- اور آٹھواں (مادام) یہ کسی شیٔ کی اُس مدت کے ثبوت کے لیے آتا ہے کہ جس مدت میں اسکی خبر اسکے اسم کے لیے ثابت ہو[192] جیسے (اجلس مادام زید جالسا/ تو اسوقت تک بیٹھ کہ جب تک زید بیٹھا ہے) (زید اسوقت تک کھڑا ہے جب تک عمرو کھڑا ہے)
- نواں (مازال) دسواں (مابرح) گیارواں (ماانفک) بارواں (مافتیٔ) ان چاروں میں سے ہر ایک زمانہِ ماضی میں اپنی خبروں کا اپنے اسموں کے لیے لازم ہونے کو ثابت کرتا ہے اور ان چاروں کو نفی لازم ہے[193] جیسے (مازال زید علما/ زید ہمیشہ سے عالم ہے) و (مابرح عمرو صائما/ عمرو ہمیشہ سے روزہ دار ہے) و (مافتیٔ بکر فاضلا/ بکر ہمیشہ سے فاضل ہے) و (ماانفک سعید علما/ سعید ہمیشہ سے عالم ہے)

---

[192]: استمرار خبر پر دلالت کرتا ہے

[193]: یعنی ان کے شروع میں (ما) نافیہ کا آنا لازم ہے جبکہ ان کا معنی ہمیشہ مثبت میں کیا جائے گا کیونکہ انکے شروع میں (ما) نافیہ ہوتی ہے اور ان کا اپنا معنی بھی منفی ہوتا ہے لہذا (نفی + نفی " جمع)

- اور تیرواں (لیس) یہ مضمونِ جملے کی نفی کے لیے آتا ہے جیسے (لیس زید قائما/زید کھڑا نہیں ہے)۔

ترکیب:

۞ (النوع العاشر) مبتداء (الافعال الناقصۃ) خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۞ (ھی) مبتداء (ثلثۃ عشر فعلاً) ممیز و تمیز ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۞ (ھی) مبتداء (تجیئ) فعل و فاعل (علی) جار (معنیین) مبدل منہ (ناقصۃ وتامۃ) بدل ملکر، مجرور متعلقِ (تجیئ) ،ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۞ (احدھا) مرکبِ اضافی مبتداء (ان) ناصبہ (یثبت) فعل مجہول (خبرھا) نائب فاعل (لِاسمھا) و (فی الزمان الماضی) دونوں جار مجرور ظرفِ لغو متعلق (یثبت) ملکر جملہ فعلہ تاویل مفرد میں ہو کرِ خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (سواء) خبرِ مقدم (کان) فعل ناقص +(ھو) ضمیر اسم (ممکن الانقطاع او ممکن الانقطاع) عطف ہو کر خبرِ کان، کان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مبتداءِ مؤخر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ثانیھما) مبتداء (ان یکون بمعنی صار) جملہ فعلیہ ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (التامۃ) مبتداء (تتم) فعل و فاعل (بفاعلھا) ظرفِ لغو متعلقِ (تتم) ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۞ (الثالث) مبتداء (اصبح) خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قس علی البواقی

۞ (ھذہ الثلثۃ) اشارہ و مشار الیہ ملکر مبتداء (قد تکون بمعنی صار) جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۞ (ھما) مبتداء (لام) جار (اقتران) مصدر و مضاف (مضمون) مضاف الیہ، مضاف (الجملۃ) مضاف الیہ، ملکر مجرور جار و مجرور ظرفِ مستقر ہو کر خبر (بالنّھار والیل) جار مجرور ظرفِ لغو متعلقِ (اقتران) مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (اجلس مادام زید جالساً) کی تاویل اسطرح ہو گی (اجلس وقتَ دوامِ جلوسِ زیدٍ)(اجلس) فعل و فاعل (وقت) مضاف (دوام جلوس زید) تمام ملکر مضاف الیہ ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعولِ فیہ ، فعل و فاعل و مفعولِ فیہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قاعدہ:

مادام اپنے معمولوں سے ملکر مفعولِ فیہ واقع ہوتا ہے۔

۞ (کل) مضاف (واحد) نکرہ ، موصوف (من) جار (ھذہ) اشارہ (الافعال الناقصہ) مرکبِ توصیفی ، مشار الیہ ، اشارہ و مشار الیہ ملکر مجرور ، جار مجرور ظرفِ مستقر متعلق فعلِ عام (ثبت)، ثبت فعل و فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلہ خبریہ ہو کر نکرہ کی صفت ، صفت و موصوف ملکر مضاف الیہ ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء (لام) جار (دوام) مضاف (ثبوت) مصدر مضاف (خبرھا) مضاف الیہ و فاعلِ مصدر (لاسمھا) ظرفِ لغو (مذ) جار و مضاف (قبلہ) فعل ماضی و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ محلاً مجرور مضاف الیہ ، مضاف و مضاف الیہ ملکر ظرفِ لغو ، دونوں ظروف متعلق (ثبوت /مصدر) مصدر اپنے متعلق و مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ دوام کے لیے پھر دونوں ملکر مجرور (لام) جارہ کے لیے ، جار و مجرور ظرفِ مستقر ہو کر خبرِ مبتداء ، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نواسخ

نواسخ کی تعریف:

مبتداء و خبر پر داخل ہونے والے ایسے حروف وافعال کہ جو جملہ اسمیہ کے اعراب و معنی میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں انہیں (نواسخ) کہا جاتا ہے

جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

افعال ناقصہ	افعال مقاربہ	افعال قلوب	حروفِ مشبہ بالفعل	حروف مشبہ بلیس	لاءِ نفی جنس

افعالِ ناقصہ

یہ مبتداء و خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتداء کو اپنا اسم بنا کر رفع جبکہ خبر کو اپنی خبر بنا کر نصب دیتے ہیں۔ جیسے (كان اللهُ عليما حكيما)۔

وجہ تسمیہ:

افعال ناقصہ کو ناقصہ اسلیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ فاعل (یعنی اسم) پر اپنا معنی تمام نہیں کرتے بلکہ ان کو خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے؛

افعال ناقصہ مندرجہ ذیل ہیں:

- كان
- صار
- اصبح
- اضحى
- امسى
- ظلّ
- بات
- مازال
- مابرح
- ما انفك
- ما فتئ
- ما دام
- ليس

ملحقاتِ افعال ناقصہ

- آض
- رجع
- استحال
- عاد
- ارتدّ
- تحوّل
- غدا
- راح
- انقلب
- تبدّل

یہ تمام (صار) کے معنی میں ہیں اور یہ سب بھی افعالِ ناقصہ والا عمل کرتے ہیں۔ جیسے(القاہ علی وجھہ فارتدّ بصیرا[194])۔

تصریف کے اعتبار سے افعالِ ناقصہ کی اقسام

- وہ افعال کہ جن کی مکمل تصریف ہوتی ہے[195]؛(کان ، اصبح ، اضحی ، امسی ، ظلّ ، بات ، و صار
- وہ افعال کہ جن اصلاً تصریف نہیں ہوتی۔(لیس ، مادام)۔یہ صرف ماضی ہی استعمال ہوتے ہیں۔
- وہ افعال کہ جن کی تصریف ہوتی ہے مگر ناقص۔(مازال ، ما فتئ ، مابرح ، ما انفک ،)۔ان کا فقط مضارع آتا ہے۔

194: یوسف 96

195: یعنی جن سے مضارع و امر مشتق ہوتے ہیں جیسے کان، یکون، کن، کون وغیرہ

افعالِ ناقصہ کے عمل کی شرط

- تمام افعالِ ناقصہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتے ہیں
- سوائے (زال ، برح ، فتئ ، و انفک) کے، یہ تب تک عمل نہیں کرتے جب تک ان کے شروع میں نفی ، نہی یا استفہام نہ ہو۔ جیسے (ولا یزالونَ مختلفین[196])
- جبکہ (مادام) میں ضروری ہے کہ اس سے پہلے ما مصدریہ ، ظرفیہ ہو۔ جیسے (و او صانی بالصلاۃ و الزکاۃ ما دُمتُ حیا[197])۔

نوٹ:

☜ ان افعال میں سے جو بھی مشتق ہو گا (یعنی مضارع ، امر ، وغیر) وہ بھی بعینہ ان کی ماضی والا عمل کرے گا ۔ جیسے (و یکون الرسولُ علیکم شهیداً[198]) و (کونوا قوّامین بالقسط[199])۔

☜ کبھی کبھی (کان، ظلّ، اضحی، اصبح، امسی) صار کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے (و فتحت السماء فکانت ابواباً ، و سیرت الجبال فکانت سراباً[200]) و (ظلّ وجهه مسودّاً و هو کظیم[201])۔

☜ تمام افعالِ ناقصہ تامہ واقع ہوتے ہیں سوائے (لیس ، مافتئ ، و مازال[202]) کے۔

---

[196]: ھود 118

[197]: مریم 31

[198]: البقرہ 143

[199]: نساء 135

[200]: نباء 19، 20

[201]: نحل 58

[202]: ایسا مازال کہ جس کا مضارع (یَزالُ) ہو

☜ افعال ناقصہ کے اسم کے بعینہ فاعل والے احکام ہیں[203] جبکہ ان کی خبر کے بعینہ مبتداء کی خبر والے۔

☜ تمام افعال ناقصہ کی خبروں کاان کے اسموں پر مقدم ہونا جائزہے۔جیسے(و کان حقاً علینا نصرُ المؤمنین[204]) مگر جب خبر محصور ہو تو مقدم نہیں ہو سکتی۔جیسے(وما کان صلاتھم عند البیت الاّ مُکاءً و تصدیۃً[205])۔

☜ تمام افعال ناقصہ کی خبروں کاخود ان افعال پر بھی مقدم ہوناجائزہے سوائے(ما دام ، ما فتئ ، ما برح ، ما انفک ، ما زال)کے جبکہ (لیس)میں اختلاف ہے۔

☜ جب افعال ناقصہ کی خبر فعل لائی جائے توضروری ہے کہ فعل، فعلِ مضارع ہو۔جیسے(کان الاستاذ یلقی الدّروس علی تلامذتہ)۔

☜ کبھی کبھی(کان[206] ، امسی ، اصبح ، اضحی ، ظلّ ، بات)کی خبر فعلِ ماضی بھی آتی ہے بشرطیکہ فعلِ ماضی قد سے ملاہو۔جیسے(کان الولد قد نجح)و(یمسی العظم قد رمَّ)۔

افعال ناقصہ کب تامہ واقع ہوتے ہیں؟

افعال ناقصہ جب یہ مندرجہ ذیل معانی میں ہوں توتامہ ہوتے ہیں؛

- کان بمعنی حَدَثَ و حصل
- امسی بمعنی دخل فی المساء
- ظلّ بمعنی استمرَّ
- اصبح بمعنی دخل فی الصباح
- بات بمعنی نزل لیلاً
- اضحی بمعنی دخل فی الضّحی

[203]:یعنی جوجواحکام فاعل کے لیےثابت ہیں وہی ان کے اسم کے لیے بھی ثابت ہیں مثلاًفاعل اپنے فعل پر مقدم نہیں ہو سکتا،دیگرتذکیر و تانیث وغیرہ کے احکام

[204]:روم47

[205]:انفال35

[206]:کان کے ساتھ قد کوترک کرنا بھی جائزہے۔

- صار بمعنی انتقل
- برح بمعنی ذھب
- انفکّ بمعنی انفصل
- دام بمعنی بقی

جیسے(فانّما یقول له کنْ فیکون [207]) و(فسبحان الله حین تمسون و حین تصبحون[208]) و (خالدین فیھا ما دامت السماوات والارض[209])۔

کان کے امتیازات

- کان زائد واقع ہوتا ہے بشر طیکہ صیغہ ماضی ہو[210] اور دو ملازم[211] چیزوں کے درمیاں واقع ہو؛ جیسے (ما کان احسن الریاض[212]) و (المعلم کان حاضر[213]) و (لم یتکاسل کان زید[214]) (جاء الذی کان یدرس[215]) و (مررت بجندی کان جریح[216])۔
- کان کا اپنے اسم کے ساتھ (اِن و لو) شرطیہ کے بعد حذف ہونا جائز ہے؛ جیسے (النّاس مجزیّون باعمالھم ، اِن کان خیراً فخیر و اِن کان شراً فشر) ای (ان کان عملھم خیراً فجزاءھم خیراً۔۔) و (لا یامن الدھر ذو بغی و لو ملکاً) ای (و لو کان الباغی ملکاً)۔

---

[207]: مریم35

[208]: روم17

[209]: ھود107

[210]: یعنی (کان) ہو

[211]: ملازم جیسے 1۔ مبتداء و خبر 2۔ فعل و فاعل 3۔ موصول و صلہ 4۔ موصوف و صفت 5۔ ما و فعل تعجب وغیرہ

[212]: یہاں ما و فعل تعجب احسن کے درمیان آیا ہے

[213]: مبتداء و خبر کے درمیان آیا ہے

[214]: فعل و فاعل کے درمیان

[215]: موصول و صلہ کے درمیان

[216]: موصوف و صفت کے درمیان

- جب کان سے پہلے نفی ہو تو اسکی خبر پر باء داخل ہوتی ہے؛ جیسے (ماکان اللہ بظلام للعبید)۔
- جب کان کا مضارع مجزوم بالسکّون ہو تو اسکے نون کو حذف کرنا جائز ہے اس شرط کے ساتھ کہ نون کے بعد نہ تو کوئی حرف ساکن ہو اور نہ ہی اسکے ساتھ ضمیرِ نصب ملی ہو؛ جیسے (لم اک بغیاً[217]) جبکہ (لم یکن اللہ لِیغفر لھم[218]) جیسی مثالوں میں حذف جائز نہیں ہے۔

لیس کے مختصّات

اس کی خبر پر باء داخل ہوتی ہے جوازاً: (آلیس اللہ بکافٍ عبدہ[219])۔

اس کی خبر کا حذف کرنا جائز ہے (قال الجاھل فی قلبہ لیس الہ) ای لیس الہ موجوداً۔

جب اسکی خبر کو الاّ کے ذریعے توڑا جائے تو اسکا عمل باطل ہو جاتا ہے[220]۔ جیسے (لیس الطّیب الاّ المسکُ)۔

---

[217]: مریم 20 یہاں اب اصل میں (اکون) تھا جب لم کو داخل کیا تو (لم اکُونْ) یعنی التقاء ساکنین کی وجہ سے حرفِ علت واؤ گر گی اور (اکنْ) بنا اب اکن کے نون کے بعد نہ تو کوئی حرف ساکن ہے اور کہ ہی اسکے ساتھ نصبی ضمیر ملی ہوئی ہے لہذا یہاں نون کو حذف کر کے (اک) پڑھنا بھی جائز ہے۔

[218]: کیونکہ اس میں نون کے بعد والا حرف یعنی الف ساکن ہے

[219]: زمر 36

[220]: بنی تمیم کے نزدیک ایسی صورت میں عمل باطل ہو جاتا ہے جبکہ حجازیوں کے نزدیک اسی صورت میں بھی عمل دینا واجب ہے۔

گیارویں نوع: افعال مقاربہ

النوع الحادی عشر افعال المقاربة و هی اربعة الاول عسی و عمله علی نوعین ، الاول أن یرفع الاسم و ینصب الخبر نحو عسی زید ان یخرج و الثانی ان یرفع الاسم وحده مثل عسی ان یخرج زید ،والثانی کاد مثل کاد زید یجیئ و الثالث کَرُبَ وھو یرفع الاسم و ینصب الخبر و خبرُہ یجیئ فعلاً مضارعاً دائماً نحو کرب زید یخرج و الرابع اوشک وھو یرفع الاسم و ینصب الخبر و خبرہ فعل مضارع مع أن و بغیر أن مثل اوشک زید أن یجیئ او یجیئ۔

ترجمہ:

گیارویں نوع افعال مقاربہ میں ہے اور یہ چار افعال ہیں؛

- پہلا (عسی) اسکا عمل دو طرح سے ہے

1۔ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے جیسے (عسی زید ان یخرج)

2۔ یہ فقط اسم کو رفع دیتا ہے جیسے (عسی ان یخرج زید[221])۔

- دوسرا (کاد) جیسے (کاد زید یجیئ)
- اور تیسرا (کرب) یہ اسم کو رفع و خبر کو نصب دیتا ہے اور اسکی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے جیسے (کَرُب زید یخرج)
- جبکہ چوتھا (اوشک) ہے یہ (بھی) اسم کو رفع و خبر کو نصب دیتا ہے اور اسکی خبر فعلِ مضارع اَن کے ساتھ اور اَن کے بغیر دونوں طرح سے آتی ہے جیسے (اوشک زید أن یجیئ او یجیئ)۔

221: پہلی صورت میں عسی ناقصہ ہے جبکہ دوسری صورت میں تامہ ہے

ترکیب:

۞ (النوع)موصوف(الحادی عشر)مرکبِ بنائی صفت ملکر مبتداء(افعال المقاربۃ)مرکب اضافی خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۞ (الاول)مبتداء(اَن یرفع الاسم)جملہ فعلہ معطوف علیہ(و)عاطفہ(ینصب الخبر)جملہ فعلہ معطوف ملکر اَن ناصبہ کی وجہ سے تاویل مفرد میں ہو کر خبر،بتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (عسی)فعل مقارب(زید)اسم عسی (ان یخرج)جملہ فعلہ خبرِ عسی ،عسی اپنے معمولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۞ (الثانی)مبتداء(ان)ناصبہ(یرفع)فعل وفاعل(الاسم)ذوالحال(وحدہ)مرکبِ اضافی حال ملکر مفعول بہ تمام ملکر جملہ فعلہ خبر یہ ہو کر وتاویل مفرد ہو کر خبر،مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (عسی)فعلِ تام(ان)ناصبہ(یخرج)فعل(زید)فاعل ملکر جملہ فعلیہ تاویل مفرد ہو کر عسی کا فاعل معسی اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلہ خبر یہ ہوا۔

۞ (خبرہ)مرکب اضافی مبتداء(یجیئ)فعل و(ھو)ضمیر ذوالحال (فعلا مضارعا)مرکبِ توصیفی حال ملکر فاعل (بغیر اَن)جار مجرور ظرفِ لغو متعلق (یجیئ) (دائماً)صفت ،محذوف موصوف (زماناً)کے لیے صفت و محذوف موصوف ملکر مفعول فیہ (یجیئ) فعل یجیئ اپنے تمام معمولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر ،مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

افعال مقاربہ کا عمل

افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ والا عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع وخبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے(کاد البیت یسقط)۔

ان کوافعال مقاربہ کیوں کہا جاتا ہے؟

افعالِ مقاربہ کو مقاربہ اسلیے کہتے ہیں کیونکہ ان میں کچھ ایسے ہیں کہ جو خبر کے وقوع کو اسم کے قریب کرتے ہیں پس اس وجہ سے سب کا نام مقاربہ پڑ گیا[222]۔

افعالِ مقاربہ مندرجہ ذیل ہیں

- کاد
- کرب
- اوشک
- عسی
- حریٰ
- اخلولق
- شرع
- انشاء
- طفق
- اقتل
- علق
- اخذ
- جعل
- هبَّ
- ابتداء
- قام
- انبریٰ

افعال مقاربہ کی خبر کی شرائط

- مضارع ہو
- خبر اسم کی طرف پلٹنے والی ضمیر کو رفع دے
- جب خبر اَن کے ساتھ ہو تو حتماً اسم پر مقدم ہو۔ جیسے (كاد البيت أن يسقط)

222: تسمیۃ الشیء باسم جزئہ (یعنی کسی شے کا نام اسکے جزء کی وجہ سے پڑ جانا)

افعال مقاربہ کی اقسام

1۔وہ افعال جو خبر کے وقوع کے قریب ہونے پر دلالت کرتے ہیں(کاد ، کرب ، اوشک)۔

2۔وہ افعال جو خبر کے وقوع کی امید پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے (عسی ، حری ، اخلولق)۔

3۔وہ افعال جو خبر کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے (شرع ۔۔الی آخر)۔

افعال مقاربہ کی خبروں کے ساتھ (اَن ناصبہ) کے آنے یا نہ کے لحاظ سے اقسام

- وہ افعال کہ جن کی خبروں کے ساتھ اَن کا آنا واجب ہے۔(حری ، اخلولق) جیسے(حری زید اَن یقوم)۔
- وہ افعال کہ جن کی خبروں کا اَن سے خالی ہونا ضروری ہے۔(شرع و اخواتھا) جیسے(و طفقا یخصفان علیھما من ورقِ الجنّۃ[223])
- وہ افعال کہ جن کی خبروں میں دونوں امر جائز ہیں۔(عسی ، اوشک ، کرب ، کاد) جیسے(عسی ربّکم اَن یر حمکم[224]) ۔

---

[223]: اعراف22

[224]: اسراء8

تکمیل

- تمام افعال مقاربہ جامد ہیں سوائے (کاد و اوشک) کے کیونکہ ان سے مضارع و اسم فاعل آتا ہے ۔ جیسے (**یکاد البرق یخطف ابصارھم**[225])۔
- (**عسی ، اوشک ، اخلولق**) صحیح قول کی بناء پر جب ان تینوں کے فوراً بعد (اَن ناصبہ) آئے تو یہ تامہ واقع ہوتے ہیں۔ جیسے (**عسی اَن یعود الرسولُ**[226]) ۔ و (**عسی اَن تکرھوا شیئاً وھو خیرلکم**[227])۔

---

[225]:البقرہ20 جیسے (یکاد، یوشک، وکائد وموشک)

[226]:ایسی صورت میں دو ترکیبیں ہو سکتیں ہیں 1۔(عسی) فعل تام (ان یعود الرسول) جملہ فعلہ خبر یہ تاویل مفرد ہو کر فاعل عسی، جملہ جعلہ خبر یہ ہوا۔2۔(عسی) فعلِ ناقص (اَن یعود) جملہ فعلیہ خبرِ مقدم (الرسول) اسم مؤخر اس صورت میں یعود میں موجود ھو ضمیر مابعد الرسول اسم کی طرف پلٹے گی۔

[227]:بقرہ216

بارویں نوع: افعال مدح وذم

النوع الثّانی عشر افعال المدح و الذّم وهی اربعة ، الاول نعم و هو فعلُ مدح مثل نعم الرجل زید ، والثانی بئس وهو فعل ذمٍ مثل بئس الرجل زید والثالث ساء وهو مرادف لِبئس الرابع حبَّ وهو مرادف لِنعم وفاعله ذا مثل حبّذا زید۔

ترجمہ:

بارویں نوع افعلا مدح وذم میں ہے اور یہ چار افعال ہیں؛

- پہلا (نعم) یہ فعل مدح ہے جیسے (نعم الرجل زید/زید کتنا ہی اچھا اچھا مرد ہے)
- اور دوسرا (بئس) جو کہ فعلِ ذم ہے جیسے (بئس الرجل زید/زید کتنا ہی برا مرد ہے)
- تیسرا (ساء) جو کہ بئس کی طرح فعل ذم ہے
- جبکہ چوتھا (حبَّ) ہے کہ جو نعم کی طرح فعل مدح ہے اور اسکا فاعل (ذا) ہوتا ہے جیسے (حبّذا زید)۔

ترکیب:

۞ (النوع) موصوف (الثانی عشر) ممیز و تمیز ملکر مبتداء (افعال المدح والذم) ملکر خبر، مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (نعم) فعل مدح (الرجل) فاعلِ نعم فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبرِ مقدم (زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قس علی البواقی۔

۞ (ھو مرادف لِنعم) جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (حبّذا) فعل مدح+فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر (زید) مبتداء مؤخر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

افعال مدح وذم کا بیان

تعریف: ایسے افعال کہ جن کے ذریعے کسی چیز کی تعریف یا مذمت کی جائے بطور مبالغۃ

(نعم ، بئس و ساء) کا فاعل تین طرح سے آتا ہے؛

- معرّف ب(ال) یعنی الف لام کے ساتھ۔ جیسے (نعم الرجل زید)۔
- الف لام والے کی طرف مضاف۔ جیسے (نعم غلام الرجل زید)۔
- ضمیرِ مستتر (کہ جس کی **تمیز نکرہ منصوبہ** کے ساتھ لانا واجب ہے)۔ جیسے (نعم رجلاً زید)، ضمیر مستتر (کہ جس کی **تمیز ما نکرہ بمعنی شیء** کے ساتھ لائی جاتی ہے)۔ جیسے (نعم ما زید)۔ دونوں میموں کا آپس میں ادغام کرکے (نعمّا زید) پڑھنا بھی جائز ہے ۔ جیسے (اِن تبدوا الصدقات فنعمّا ھی و ان تخفوھا۔۔۔[228])۔

تکمیلی نوٹ

مخصوص بالمدح وذم کا فاعل سے مؤخر ہونا ضروری ہے اور تقدیم جائز نہیں ہے۔

مخصوص بالمدح وذم کا (ما) کے بعد حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے (نعمّا و بئسما) ای نعمّا ھی ۔

(حبّذا) مرکب ہے (حبَّ) فعلِ ماضی (ذا) اسم اشارہ سے اور یہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔

حبّذا کے شروع میں اگر (لا النافیہ) آجائے تو یہ مذمت کا معنی دیتا ہے۔ جیسے (لا حبّذا المتکبرُ)۔

(حبّذا) کے بعد نکرہ منصوبہ کا تمیز کی بناء پر آنا جائز ہے۔ جیسے (حبّذا رجلاً زید)۔

---

[228]: البقرہ 271

تیرویں نوع: افعال قلوب

النوع الثالث عشر افعال القلوب وهی تدخل علی المبتداء و الخبر وتنصبهما معاً و هی سبعة ثلاثة منها للشک و ثلاثة منها للیقین و احد منها مشترک بینهما امّا ثلاثة الاول فحسبت و ظننت و خلت مثل حسبت زیداً فاضلاً و ظننت بکراً نائماً و خلت خالدا قائما ، وامّا الثلاثة الثانیّة فعَلمت و رائیت و وجدت مثل عملت زیدا امیناً و و جدت البیت رهیاً و رائیت عمرا فاضلاً و الواحد المشترک بینهما هو زعمت مثل زعمت الله غفورا فهو للیقین و زعمت الشیطان شکورا فهو للشک وفی هذه الافعال لایجوز الاقتصار علی المفعولین ، و اذا توسّطت بین مفعولیها او تاخّرت عنهما جاز ابطال عملها مثل زید ظننت قائم و زیداً ظننت قائماً و زید قائم طننت و زیدا قائما ظننت ، و اذا زیدتُ الهمزة فی اوّل عملت و رایت صارا متعدّیین الی ثلثة مفاعیل نحو اعلمت زیدا عمرا فاضلا و رائیت عمرا خالدا عالما ، و آنبا و نبّا و اخبر ایضاً تتعدی الی ثلثة مفاعیل

ترجمہ:

تیرویں نوع افعال قلوب میں ہے یہ مبتداء و خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو نصب دیتے ہیں اور یہ سات افعال ہیں؛

- ان میں تین شک کے لیے
- تین یقین کے لیے
- جبکہ ایک شک و یقین دونوں کے لیے آتا ہے۔

- جہاں تک پہلے تین (یعنی شک والوں) کا تعلق ہے تو وہ (حسبت ، ظننت و خلت) ہیں جیسے (میں نے زید کو فاضل سمجھا) (میں نے بکر کے نیند میں ہونے کا گمان کیا) و (میں نے خالد کو کھڑا خیال کیا)

- جبکہ دوسرے تین (علمت ، رائیت و وجدت) ہیں جیسے (میں نے زید کو امانتدار جانا) (میں نے گھر کو اجارے پر پایا) و (مجھے زید کے فاضل ہونے کا یقین ہوا)
- اور ایک جو دونوں کے لیے آتا ہے وہ (زعمت) ہے جیسے (میں اللہ کو غفار پایا) اس مثل میں یہ زعمت یقین کے لیے آیا ہے و (میں شیطان کو کو شکر گزار خیال کیا) یہاں شک کے معنی میں ہے۔

ان افعال کا دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار کرنا جائز نہیں ہے اور جب یہ افعال اپنے مفعولوں کے درمیان آجائیں یا دونوں سے مؤخر ہوں تو ان کو عمل سے باطل کرنا بھی جائز ہے جیسے (**زید ظننت قائم**[229]) و (**زیدا ظننت قائما**[230]) و (**زید قائم ظننت**) و (**زیدا اقائما ظننت**[231])۔ اور جب (**علمت و رائیت**) کے شروع میں همزه بڑھادیا جائے تو یہ تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں جیسے (**اعملت زیدا عمرا فاضلا** / میں نے زید کو بتایا کہ عمر فاضل ہے) و (**رائیت عمرا خالدا عالما**) اسی طرح (**انبا ،نبّا ، اخبر ، خبّر**) تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں۔

ترکیب:

- (ھی) مبتداء (تدخل علی المبتداء والخبر وتنصبھما) فعل و جار مجرور (معا) مفعول فیہ فعل زپنے متعلق و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
- (ثلاثۃ) نکرہ، موصوف (منھا) ظرفِ مستقر متعلق فعل عام جملہ فعلیہ ہو کر صفت / موصوف وصفت ملکر مبتداء (للشک) جار مجرور ظرف مستقر خبر ر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
- (واحد منھا) مبتداء (مشترک) اسم فاعل ضمیر فاعل (بینھما) مرکبِ اضافی مفعول فیہ ،اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء و خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

229: یہاں فعلِ قلب ظننت درمیان میں آیا ہے اور عمل نہیں کر رہا

230: یہاں درمیان میں ہونے کے باوجود عمل کر رہا ہے

231: پہلی مثال میں مؤخر ہونے کی صورت میں عمل نہیں کر رہا جبکہ دوسری مثل میں مؤخر ہونے کے باوجود عمل کر رہا ہے

۞ (امّا) حرف شرط + فعل شرط (ثلاثۃ الاول) مرکبِ توصیفی، مبتداء (فاء) جزائیہ (حسبت وظننت وخلت) ملکر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ جزائیہ ہوا۔

۞ (امّا ثلاثۃ الثانیۃ فعلمت ورائیت ووجدت) ترکیب سابق۔

۞ (فی ھذہ الافعال) ظرفِ لغو متعلق یجوز /(یجوز) فعل (الاقتصار) مصدر (علی حد المفعولین) ظرفِ لغو متعلق مصدر، مصدر اپنے متعلق سے ملکر فاعل یجوز فعل اپنے مقدم متعلق وفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۞ (اذا) شرطیہ (توسّطت) فعل و فاعل (بین مفعولیھا) مرکب اضافی، مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ (او) عاطفہ (تاخّرت عنھما) جملہ فعلیہ معطوف ملکر شرط (جاز ابطال عملھا) جملہ فعلیہ جزاء دونوں ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ (اذا) شرطیہ (زیدت الھمزۃ۔۔۔ ورائیت) جملہ شرط (صار ۔۔۔ مفاعیل) جملہ جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۞ (انباونبّا۔۔۔ خبّر) مبتداء (تتعدی الی ثلاثۃ مفاعیل) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (ایضاً) مفعول مطلق فعل محذوف کے لیے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

اَمّا اور اِمّا میں فرق

کلام میں اَمّا ہونے کی صورت میں حتماً بعد والے کلام پر فاءِ جزائیہ ہوگا جیسے (اَمّا ثلاثۃ الاول فحسبت ۔۔۔) (اَمّا زید فقائم) جبکہ اِمّا ہونے کی صورت میں بعد والے کلام میں ایک اور اِمّا یا اَو کا تکرار ہونا ضروری ہے جیسے (العدد اِمّا زوج اِمّا فرد) (زید اِمّا شاعر او کاتب)۔

اَمّا کی وضاحت: اَمّا حرف شرط + فعلِ شرط کا قائم مقام ہوتا ہے۔

اَمّا والے کلام کی ترکیب

اَمّا زید فقائم کی اصل یہ ہے (مھما یکن من شیء فزید قائم) پھر (مھما یکن مِن شیء) کی جگہ اَمّا کو لائے تو یوں بنا (اَمّا فزید قائم) اس صورت میں حرفِ شرط اور فاءِ جزائیہ کے درمیان فاصلہ نہیں ہے جبکہ ان دونوں حروف کے درمیان فاصلہ لانا ضروری ہے، لہذا فاصلے کی خاطر ہم نے جزاء میں سے ایک جزو (یعنی زید) کو اَمّا اور فاء کے درمیان رکھ دیا تو یوں ہو گیا (اَمّا زید فقائم)۔ لہذا اَمّا جہاں پر بھی آتا ہے تو وہ ہمیشہ حرف شرط + فعلِ شرط کا قائم مقام ہوتا ہے۔

دوسری مثال (اَمّا ثلاثۃ الاول فحسبت۔۔) کی اصل (اَمّا فثلاثۃ الاول حسبت ۔۔) ہے پھر اَمّا اور فاء کے درمیان فاصلے کی خاطر ثلاثۃ الاو ل کو اٹھا کر ان کے درمیان رکھ دیا۔

افعال قلوب کا بیان

تعریف: ایسے افعال کہ جو مبتداء و خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔

ان کی تقسیم

افعال قلوب	افعال تصیر

افعال قلوب کی اقسام

1۔ وہ افعال جو یقین کے لیے آتے ہیں۔(وجد ، الفی ، دری ، تعلّم ،)۔ جیسے (انّا وجدناہ صابراً[232]) و (انّھم الفوا آباء ھم ضالّین[233])

2۔ وہ افعال جو ظن کے لیے آتے ہیں۔(، زَعَمَ ، جعلَ ، عدَّ ، حجا ، ھَبْ)۔ جیسے (و جعلوا الملائکة الذین ھم عباد الرّحمن اناثاً)

3۔ وہ افعال جو اکثر یقین کے لیے آتے ہیں۔(اری و عِلم) جیسے (انّھم یرونَه بعید ، و نراہ قریباً[234]) و (فاعلم انّه لااله الاّ اللہ[235])۔

4۔ وہ افعال کہ جو اکثر ظن کے لیے آتے ہیں۔(ظن ، خال ، حسب) جیسے (ظننت الدارَ قریبةً)۔ و (فقال له فرعون انّی لَاظنّک یا موسی مسحوراً[236]) و (و انّی لا ظنّک یا فرعون مثبوراً[237])۔

---

[232]: ص44

[233]: صافات69

[234]: المعارج:6،7

[235]: محمد19

[236]: اسراء101

[237]: ایضاً102

الغاء

تعریف: عامل کالفظاو محلاً ہر دو طرح سے عمل نہ کرنا۔

جب افعال قلوب اپنے معمولوں سے مؤخر یا درمیان میں آجائیں توان کا عمل سے ملغاء ہونا جائز ہے۔ جیسے (زید ظننت قائم) و (زیدا ظننت قائما[238]) /(زید اقائم ظننت) و (زیدا قائما ظننت)۔

تعلیق

تعریف: عامل کالفظا عمل نہ کرنا جبکہ محلا عمل کرتا ہے

جب افعال قلوب اور مابعد جملے کے درمیان صدارت طلب[239] چیزوں میں سے کوئی آجائے تو یہ افعال لفظا عمل نہیں کرتے۔ جیسے (لَقد علمت ما ھولاء ینطقون[240]) و (و تظنّون اِن لَبثتم الاّ قلیلاً[241]) و (و لقد علموا لَمَن اشتراہ ما لہ فی الاخرۃ من خلاقٍ[242]) و (او لم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرونِ[243])۔

---

[238]: پہلی مثال میں عمل سے ملغاء ہے جبکہ دوسری میں عمل کر رہا ہے

[239]: صدارت طلب میں سے مندرجہ ذیل چیزیں ان کے درمیان آسکتیں ہیں (ما،ان لا) النافیات، (لام) ابتداء، (لام) قسم، (لو) شرطیہ ، (کم) خبریہ واستفہامیہ، اور (لعّل)۔

[240]: انبیاء 65 یہاں علمت کے بعد (ما) نافیہ ہے کہ جس نے اسے عمل سے معلّق کر دیا ہے

[241]: اسراء 52 یہاں تظنّون کے بعد (ان) نافیہ آیا ہے

[242]: بقرہ 102 یہاں علموا فعل قلب کے بعد (لام ابتداء) آئی ہے

[243]: یہاں پر (کم خبریہ) آیا ہے

افعال قلوب کی خاصیت

دوسرے افعال کے برعکس ،افعال قلوب میں یہ جائز ہے کہ فاعل و مفعول کی متّصل ضمیروں کا مرجع ایک ہی ہو۔ جیسے(رائیتنی فی خطر[244])و(اِن فعلتَ تجدکَ مخظئاً[245]) جبکہ باقی افعال میں آپ ایسا نہیں کہہ سکتے (ضربتُنی)بلکہ اسطرح کہیں گے(ضربتُ نفسی)۔

تکمیلی نوٹ

- تمام کے تمام افعال قلوب متصرّف[246]ہیں سوائے(ھبْ و تعلّم) کے کیونکہ یہ دونوں صرف اسی حالت میں ہی آتے ہیں۔
- دوچیزیں اپنے مابعد سے ملکر افعال قلوب کے دو مفعولوں کے قائم مقام ہو تیں ہیں۔(اَنَّ و صلتها)و (اَنْ و صلتها)۔
- جیسے(یحسبون انَّھم یحسنون صنعاً[247]) و (زعم الذین کفروا اَنْ لن یبعثوا[248])۔
- افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو حذف نہیں کیا جاسکتا جبکہ دونوں کو ایک ساتھ حذف کیا جاسکتا ہے[249]۔

---

[244]: یہاں(رائیتنی) میں فاعلی ضمیر(تُ)ومفعولی ضمیر(ی)کامرجع ایک ہی ہے یعنی متکلم(رائیتنی فی خطر/یعنی میں نے اپنے آپ کو خطرے میں دیکھا)۔

[245]: یہاں بھی فاعلی ضمیر(تَ)ومفعولی ضمیر(کَ)دونوں کامرجع مخاطب ہے

[246]: یعنی ان سے مضارع،امر،اسم فاعل،مفعول ومصدر آتا ہے

[247]: یہاں اَنَّ حرف مشبہ بالفعل(ھم)اسم(یحسنون صنا)جملہ فعلیہ خبرِانّ انَّ اپنے مابعد سے ملکر یحسب فعلِ قلب کے دو مفعولوں کے قائم مقام ہے۔

[248]یہاں(زعم)فعلِ قلب(الذین کفروا)موصول وصلہ ملکر فاعل(اَن لن یبعثوا)اَن اپنے مابعد جملے سے ملکر زعم کے دو مفعول کے قائم مقام ہوا۔

[249]: کیونکہ دونوں اصل میں مبتداء وخبر ہوتے ہیں اور اگر ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو حذف کیا جائے تو معنی میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

- (اعلم ، اری حدّث ، خبّر ، اخبر ، انبأء ، نبّا) یہ تمام افعال تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں[250]۔ جیسے (یریھم اللہ اعمالھم حسراتٍ علیھم [251])۔

افعال تصیر کا بیان

یہ افعال بھی افعال قلوب کی طرح مبتداء و خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں مگر ان میں یقین و ظن کا معنی نہیں پایا جاتا اور نہ ہی ان میں الغاء و تعلیق کا عمل ہوتا ہے۔

افعال تصیر مندرجہ ذیل ہیں

- صیّر
- جعل
- وھب
- تخذ
- اتّخذ
- ردّ

جیسے (صیّرت الطّین خزفاً) و (و قدمنا الی ما عملوا من عملٍ فجعلناہ ھبأء منثوراً[252])۔

---

[250]. ان کا پہلا مفعول اسم مفرد یا ضمیر ہوتی ہے جبکہ دوسرا اور تیسرا اصل میں مبتداء ہو خبر ہوتے ہیں جیسے (اعلمتُ زیدا عمروا فاضلاً) (عمرو فاضل) اصل میں مبتداء و خبر ہے۔

[251]: یہاں پہلا مفعول (ھم) ضمیرِ متصل دوسرا (اعمالھم) جبکہ تیسرا (حسرات علیھم) ہے

[252]: فرقان 23 (تمام افعال تصیر ایک حالت کو دوسری حالت میں تبدیل کرنے کا معنی دیتے ہیں)

قیاسی عوامل

فعل

ایساکلمہ جو معنی مستقل رکھتاہو اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے (نصر ، ینصر ، انصر)۔

اَمّا القیاسیۃ فسبعۃ عواملَ الاوّل منھا الفعل مطلقاً و ھو یرفع الفاعل نحو قام زید ویقوم زید و امّا اذا کان متعدِّیاً فینصب مفعول بہ ایضاً مثل ضرب زید عمروا ۔

ترجمہ: جہاں تک عوامل قیاسیہ کی بات ہے تو وہ کل سات ہیں؛

جن میں سے پہلا مطلقا[253] **فعل** ہے۔

اگر فعل (لازم) ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے (قام زید ، یقوم زید) اور اگر متعدی ہو تو (فاعل کی رفع کے ساتھ ساتھ) مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔ جیسے (نصر زید عمراً)۔

ترکیب:

۞ (امّا) حرفِ شرط + فعلِ شرط (القیاسیۃ) مبتداء (فاء) جزائیہ (سبعۃ عوامل) ممیز و تمیز ملکر خبر ملکر جملہ اسمیہ جزائیہ ہوا[254]۔

۞ (الاول منھا) مبتداء (الفعل) ذوالحال (مطلقا) حال ملکر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملیہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

---

[253]: چاہے ماضی ہو مضارع ہو یا امر ہو

[254]: جملے کی اصل یوں ہے (مھما یکن من شیءٍ فالقیاسیۃ سبعۃ عواملَ)

۞ (آمّا) حرفِ شرط+ فعلِ شرط(اذا)شرطیہ (کان) فعل ناقص+اسم (متعدّیا)خبرِ کان ملکر جملہ شرط (فاء)جزائیہ(ینصب المفعول بہ)جملہ فعلیہ جزاءِ شرط، شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہو کر(آمّا) کے لیے جزاء۔(ایضاً) مفعول مطلق فعل محذوف کے لیے۔

فعل کی تقسیم

ماضی	مضارع	امر

فعل ماضی کی تعریف

فعل اگر وضعی[255] طور پر گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے تو ماضی کہلاتا ہے۔ جیسے (فتح ، نصر ، علم)وغیرہ۔

فعل ماضی کا اعراب

- اگر اسکے ساتھ ضمیر مرفوع نہ ملی ہو تو مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ جیسے (نَصرَ ، علمَ ، قرءَ)۔
- اگر ضمیر مرفوع ملی ہو تو مبنی علی السکون ہوتا ہے۔ جیسے (نصرْتَ ، نصرْ تُ ، نصرْ نا) ۔
- اگر واو کے ساتھ ہو تو مبنی علی ضم ہوتا ہے۔ جیسے (نصرُوا)۔

فعل مضارع کی تعریف

فعل اگر وضعی طور پر زمانۂ حال یا مستقبل پر دلالت کرے تو مضارع کہلاتا ہے۔ جیسے (ینصر ، یفتح ، یعلم)وغیرہ۔

[255]: وضعی طور پر یعنی اسے واضع نے بنایا ہی ماضی کے لیے ہو، پس وضعی کی قید سے (لم ینصر، لم یضرب، لمایضرب)وغیرہ خارج ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ ان کی وضع ماضی نہیں ہے اگرچہ لم یالما نے انہیں ماضی کے معنی میں کر دیا ہے لیکن ان کی وضع مضارع ہے نہ کہ ماضی۔

فعل مضارع کااعراب

- فعلِ مضارع اگر نون مونث سے ملا ہو تو مبنی علی السکون ہوتا ہے۔ جیسے (ینصرْنَ ، یعلمْنَ)۔
- اگر نون تاکید مباشر سے ملا ہو تو مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ جیسے (ینصرَنَّ ، یعلمَنَّ)۔
- اگر اس سے پہلے عوامل نواصب میں سے کوئی آجائے تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے (لن ینصرَ ، أن یعلمَ)۔
- اگر عوامل جوازم میں سے کوئی اس سے پہلے آجائے تو مجزوم ہوتا ہے۔ جیسے (لم ینصرْ ، لا یضربْ)۔
- اگر عوامل نواصب وموازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے (ینصرُ ، یأکلُ ، یشربُ)۔
- اگر فعل وضعی طور پر فقط زمانہ حال پر دلالت کرے تو امر[256] کہلاتا ہے ۔جیسے(انصر ، اعلم ، افتح)وغیرہ۔

فعل امر کااعراب

فعل امر اس علامت پر مبنی ہو گا کہ جس علامت پر اسکے فعل مضارع کو جزم دی جاتی ہے[257]۔

فعل کی علامات

- اسکے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھ میں آئے۔ جیسے (نصر /اس نے مدد کی،غضب/وہ غضب ناک ہوا)۔
- اسمیں کسی کام کا حکم دیا جائے۔ جیسے (اُنصُر /تو مدد کر)۔
- اسمیں کسی کام سے روکا جائے۔ جیسے (لاتضرب/تو نہ مار)۔
- جزم۔ جیسے (لم یلدْ و لم یولدْ[258])۔

---

[256]. پہچان: امر سے کوئی حکم بھی سمجھا جارہا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ کہ وہ نون تاکید کو بھی قبول کرے۔

[257]: فعل الامر یبنی علی مایجزم بہ مضارعہ

[258]: اخلاص 3

- ضمیر مرفوع متصل بارز ملی ہو۔ جیسے (قالوا الان جئتَ بالحقّ[259]) و (قالوا یا مریم لَقد جِئتِ شیئاً فریا[260]) و (قال ربِّ اِنّی دعوتُ قومی لیلاً و نہاراً[261]) و (یا ایتھاالنفس المطمئنّۃ ارجعی الی ربّک راضیۃ مرضیۃ[262])۔
- تاء ساکنہ ملی ہو۔ جیسے (تبّتْ یدا ابی لھب و تبّ[263])۔
- (قد، سین، سوف) ہو۔ جیسے (قد افلح مَن زکّاھا[264]) و (سیقول السفھآء من الناس[265]) و (ولَسوفَ یعطیک ربّک فترضی[266])۔
- نون تاکید ثقیلہ یاخفیفہ ہو۔ جیسے (لَیسجننّ و لیکوناً من الصاغرین[267]) ۔
- مسند ہو۔ جیسے (نصر زید ، زید قام)۔

اعراب کابیان

وہ چیز کہ جس کی وجہ سے معرب کا آخر تبدیل ہوتا ہے " جیسے (ضمہ، کسرہ، فتحہ) وغیرہ

عامل: وہ چیز کہ جس کی وجہ اعراب حاصل ہوتا ہے۔

---

[259]: بقرہ 71
[260] مریم 27
[261]: نوح 5
[262]: فجر 27، 28
[263] المسد 1
[264]: شمس 9
[265]: بقرہ 143
[266]: ضحی 5
[267]: یوسف 32

محلِ اعراب: کلمے کا آخری حرف کہ جہاں اعراب ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے (جاءزید[268])

اعراب کی اقسام

جزم	جر	نصب	رفع

رفع و نصب: یہ دونوں اسم و فعل دونوں میں پائے جاتے ہیں۔

جر: یہ فقط اسم کے ساتھ خاص ہے۔

جزم: یہ فقط فعل کے ساتھ خاص ہے۔
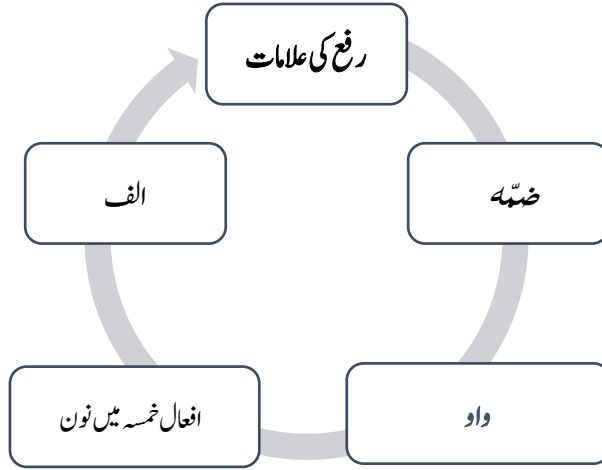
نصب کی علامات

الف	افعالِ خمسہ میں نون کا حذف ہونا	کسرہ	یاء	فتحہ

[268]: (جاءزید) میں (جاء) عامل (زید) معرب و زید کا آخر حرف (دال) محلِ اعراب اور (ضمہ) اعراب ہے۔

جر کی علامات

کسرہ	یاء	فتحہ

جزم کی علامات

سکون	افعالِ خمسہ میں نون کا حذف ہونا	حرف علت کا حذف ہونا

اعرابِ اصلی: ضمہّ، فتحہ، کسرہ و سکون یہ اعراب، اعرابِ اصلی ہیں۔

اعرابِ فرعی: گزشتہ اعراب کے علاوہ باقی تمام اعراب فرعی ہیں[269]۔

269: یعنی واو، یاء والف وغیرہ

مصدر

ایسا اسم کہ جو کسی حالت یا حدث پر دلالت کرے۔ جیسے (حُسْن) و (تسلیم)۔

الثانی المصدر وھو اسمُ حدث اُشتقَّ منه الفعل و انّما سمّی مصدراً لِصدور الفعل عنه و یعمل عمل فعله فان کان فعُله لازماً فیرفع الفاعل فقط مثل اعجبنی قیام زید ، و ان کان متعدیاً فیرفع الفاعل و ینصب المفعول به نحو اعجبنی ضرب زید عمرا ۔

ترجمہ:

دوسرا عامل مصدر ہے، مصدر ایسا اسم حدث کہ جس سے فعل کو مشتق کیا جاتا ہے اور اسے مصدر اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے ۔اور یہ اپنے فعل والا عمل کرتا ہے اگر فعل لازم سے ہو تو فقط فاعل کو رفع دیتا ہے ۔جیسے (اعجبنی قیامُ زیدٍ) اور اگر متعدی سے ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نسب دیتا ہے۔ جیسے (اعجبنی ضرْب زید عمراً) ۔

ترکیب:

- (الثانی) مبتداء (خبر) ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
- (ھو) مبتداء (اسم) مضاف (حدثٍ) نکرہ، موصوف (اشتق منہ الفعل) فعلِ مجہول + نائب فاعل ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف وصفت ملکر، مضاف الیہ پھر دونوں ملکر خبر ،۔۔۔جملہ اسمیہ ہوا۔
- (انّما) کلمہ حصر (سمی) فعل مجہول + نائب فاعل (مصدراً) مفعول بہ (لِصدور الفعل عنہ) جار مجرور متعلق سمی، تمام ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
- (یعمل) فعل و فاعل (عمل) مفعول مطلق، مضاف (فعلہ) مرکب اضافی، مضاف الیہ تمام ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۞ (اعجب) فعل (نون) وقایہ[270] (یاء متکلم) مفعول بہ (قیام) مصدر مضاف (زید) لفظا مجرور جبکہ محلاً مرفوع کیونکہ قیام مصدر کا فاعل ہے دونوں ملکر فاعلِ (اعجب) فعل و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مصدر کی اقسام

مصدر اصلی: "وہ مصادر کہ جو فعلِ ثلاثی وغیر ثلاثی سے آتے ہے[271]" جیسے (جلوس ، نصر ، افعال ، تفعیل) وغیرہ۔

مصدر میمی: "ایسا مصدر کہ جس کے شروع میں میم زائدہ کا اضافہ کر کے بنایا جاتا ہے[272]" جیسے (مَضرَب ، مَنظَر ، مَوعِد و مُکرَم ، مُصَرَّف) وغیرہ۔

مصدر صناعی: "ایسا مصدر کہ جسے اسم کے آخر میں یاء مشدّدہ اور تاء کا اضافہ کر کے بنایا جاتا ہے" جیسے (جاھل سے جاھلیّۃ ،حیوان سے حیوانیّۃ ،انسان سے انسانیّۃ) وغیرہ۔

اسم مصدر: "ایسا اسم کہ جو کسی مصدر سے حاصل شدہ نتیجے پر دلالت کرے[273]" جیسے (حبّ سے محبت) وغیرہ۔

270: نون وقایہ: یعنی ایسی نون جو فعل کو کسرہ سے بچاتی ہے یعنی یہاں اگر فعل (اعجب و یاءِ متکلم) کے درمیان نون نہ ہو تو فعل کے آخری حرف (باء) پر کسرہ آئے گا کیونکہ یاء کا ماقبل مکسور ہوتا ہے لہذا فعل کو کسرے سے بچانے کے لیے ان کے درمیان نون کو لاتے ہیں تاکہ کسرہ نون پر آئے اسی لیے اسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ (وقی یقی / بچنے کے معنی میں ہوتا ہے)

271: مصدر ثلاثی سماعی ہیں جبکہ باقی تمام مصادر قیاسی ہیں

272: فعلِ ثلاثی مجرد کا مصدر میمی اکثر طور پر (مَفْعَل و مَفْعِل) کے وزن پر آتا ہے جبکہ ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی افعال کا مصدر میمی مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے۔

273: جیسے (دھونا سے دھلائی، پیٹنا سے پٹائی) مثلاً ایک ہے نہانا یہ مصدر ہے جبکہ ایک ہے نہانے کا عمل اس نہانے کے عمل کو اسم مصدر کہتے ہیں۔

مصدر نوعی: "ایسا مصدر کہ جو فعل کی حالت ونوع کو بیان کرے" جیسے (وَثَبَ علیه وِثبَةَ الاسد ، خبرتُهُ خِبرَةَ الحکیم)۔

مصدر مرّہ: "ایسا مصدر کہ جو فعل کے ایک دفعہ واقعہ ہونے پر دلالت کرے[274]" جیسے (ضربته ضربةً)۔

عمومی قاعدہ:

مصدر ترکیب میں اگر مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل والا عمل کرتا ہے اور اکثر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے (رایت ضرْب زیدٍ عمرواً)۔

مفعول مطلق

ایسا مصدر کہ جسے فعل کے بعد ذکر کیا جائے اسی فعل کے لفظ سے ، تاکید کے لیے[275]، نوع کو بیان کرنے لے لیے[276] یا پھر عدد کے لیے[277]۔

مفعول مطلق[278] کا عامل

فعل: اس شرط کے ساتھ کہ متصرف ہو اور تام ہو۔ جیسے (فرحت فرحاً)۔

274: فعل ثلاثی مجرد سے مصدر مرہ (فَعْلَة) کے وزن پر جبکہ مصدر نوعی (فِعْلَة/مِشْيَة) کے وزن پر آتا ہے /اور غیر ثلاثی افعال سے مصدر مرہ و نوعی انہیں افعال کے مصادر کے آخر میں تاء لگانے سے بنے گا جیسے (انطلاق سے انطلاقة، اکرام سے اکرامة)

275: جیسے (قرات قراءةً) مصدر موکد تثنیہ یا جمع کا صیغہ نہیں آتا

276: جیسے (اصبر صبراً جمیلاً)

277: جیسے (جلست جلسة او جلستین او جلساتٍ)

278: یعنی مفعول مطلق کے ناصب

وصف: اس شرط کے ساتھ کہ وصف حدث پر دلالت کرے۔ جیسے (رایتک مجتهداً اجتهاداً[279])۔

مصدر: اس شرط کے ساتھ کہ یہ مصدر مفعول مطلق کے ساتھ لفظاً و معنیً مماثلت رکھتا ہو۔ جیسے (سررت بجدّک جِدّاً فی طلب العلم[280])۔

کون سی چیزیں مفعول مطلق کا نائب واقع ہوتی ہیں؟

پانچ چیزیں مفعولِ مطلق کا نائب واقع ہوتیں ہیں

- صفت: جیسے (اکرمته احسن الاکرام)۔
- ضمیر: جیسے (علّمتک تعلیماً لا اُعلّمه احداً) و (فانّی اُعذّبه عذاباً لا اُعذّبه احداً من العالمین[281])۔
- مرادفہ (ہم معنیٰ شے)۔ جیسے (قمت وقوفاً) و (جلست قعوداً)۔
- جو چیز نوعیت یا حالت کو بیان کرے۔ جیسے (نمت نیمة الاطفال) و (یموت الکافر میتة سوءٍ و یعیش المومن عیشةً راضیةً)۔
- لفظِ (کل ، بعض و ایّ) جب مصدر کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے (اکرمته کل الاکرام ، اجتهدتُ بعض الاجتهاد ایَّ عیشٍ تعیش؟)۔

---

[279]: یہاں (اجتهاد) مفعول مطلق کا عامل ناصب اسم فاعل (مجتهد) ہے اور اس میں حدث کا یعنی مصدری معنی بھی پایا جاتا ہے

[280]: یہاں (جداً) مفعول مطلق کا عامل مصدر (جدک) ہے جو کہ لفظاً و معناً مفعول مطلق جیسا ہے

[281]: مائدہ 115 یہاں (لااُعذّبہ) میں موجود (ہ) ضمیر شاہد مثال ہے

کہاں مفعول مطلق کو حذف کرنا واجب ہے؟

پانچ مقامات میں مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے:

- جب مصدر فعل سے بدل واقع ہو۔ جیسے (قیاما لا قعودا) ای قمْ قیاما لا تقعد قعوداً۔
- جب مفعول مطلق کے ذریعے ما قبل جملے کی تفصیل بیان کی جائے۔ جیسے (الناس یجاھدون للموت اِمّا خلاصاً و اِمّا ھلاکاً[282])۔
- جب مصدر کا تکرار کیا جائے یا حصر یا پھر مصدر پر ایک اور مصدر کا عطف کیا جائے۔ جیسے (الغلام بکاءً بکاءً) و (ما انت الاّ سیراً) و (المریض لا اکلاً و لا شرباً[283])۔
- جب مصدر خود اپنی تاکید کرے۔ جیسے (له المیراث شرعاً) و (له علیّ الف درھما اعترافاً)۔
- جب مصدر ما قبل جملے میں موجود احتمالِ مجاز کو دور کر رہا ہو۔ جیسے (انت اخی حقاً[284])۔

---

[282]: یہاں مصادر (خلاصا وھلاکاً) کے ذریعے ما قبل جملے (الناس۔۔۔۔۔ للموت) کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے یعنی لوگ موت کی طرف محنت و کوشش کر رہے ہیں اس حالت میں کہ موت یا تو ان کے لیے موجبِ سعادت و کرامت ہو گی یا پھر موت ان کے لیے ھلاکت ثابت ہو گی۔ اسی طرح (فشدّوا الوثاق فامّا منّا بعد واِمّا فداءً) بھی اسی صورت کی مثال ہے

[283]: پہلی مثال میں (بکاءً) مصدر کا تکرار، دوسری میں (سیرا) کو الاّ کے ذریعے محصور کیا گیا ہے جبکہ تیسری مثال میں (اکلاً) مصدر پر (شرباً) مصدر کا تکرار کیا گیا ہے۔

[284]: یہاں (حقا) مصدر ما قبل جملے (انت اخی/تو میرا بھائی ہے) سے احتمال مجاز یعنی آیا حقیقی بھائی ہے یا مجازی؟ کو دور کر رہا ہے یعنی حقیقی بھائی ہے۔

اسم فاعل

والثالث اسم الفاعل وهو کل اسم اُشتقّ من فعلٍ لِذات مَن قام به الفعل ، وهو یعمل عمل فعله کالمصدر مثل زید ضارب غلامه عمراً ۔

ترجمہ:

اسم فاعل ایسا اسم کہ جسے فعل سے مشتق کیا جاتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے کہ جس کے ذریعے فعل قائم ہے۔اور اسم فاعل مصدر کی طرح اپنے فعل وال عمل کرتا ہے۔ جیسے (زید ضارب غلامه عمراً)۔

ترکیب:

۞ (ھو) مبتداء (کل) مضاف (اسم) نکرہ موصوف (اُشتقّ) فعل+نائب فاعل (من فعل) جار مجرور ظرف لغو متعلق اشتق (لام) جار (ذات) مضاف (من) موصولہ (قام بہ الفعل) فعل+جار مجرور+فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور، جار و مجرور ظرف لغو متعلق اشتق فعل اپنے نائب فاعل و دونوں متعلقات سے ملکر صفتِ نکرہ، موصوف وصفت ملکر خبرِ مبتداء۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۞ (زید) مبتداء (ضارب) اسم فاعل (غلامہ) مرکبِ اضافی فاعلِ ضارب (عمرا) مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل واسم فاعل کا فرق

فاعل صرف ذات جبکہ اسم فاعل ذات وحدث دونوں پر دلالت کرتا ہے[285]۔

285: جیسے نصر زید) میں زید فاعل فقط زید ذات زید پر دلالت کر رہا ہے جبکہ (ناصر) اسم فاعل حدثی معنی نصر اور مدد کرنے والے کی ذات دونوں پر دلالت کر رہا ہے۔

عمل: اسم فاعل اپنے فعل والا عمل کرتا ہے اگر لازم سے ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی سے ہو تو مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔ جیسے (زید قائم ابوہ) و (زید ناصر ابوہ عمراً)۔

اسم فاعل کا استعمال

الف لام کے ساتھ	الف لام کے بغیر

جب **اسم فاعل (الْ)** سے خالی ہو تو ضروری ہے کہ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہونے کے باوجود مندرجہ ذیل چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کرے۔

مبتداء[286]	موصوف[287]	ذوالحال[288]	نفی[289]	استفہام[290]	موصول[291]

[286]: (زید ناصر ابوہ عمرواً) (زید) مبتداء (ناصر ابوہ عمرواً) اسم فاعل اپنے معمولوں سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر۔۔۔

[287]: (جاء رجل ناصر ابوہ غلامہ) (جاء) فعل (رجل) موصوف (ناصر ابوہ غلامہ) شبہ جملہ ہو کر صفت۔۔۔۔۔۔۔۔

[288]: (جاءنی زید راکباً فرسہ) (جاء) فعل (نون) وقایہ (یاء) مفعول بہ (زید) ذوالحال (راکبا فرسہ) شبہ جملہ ہو کر حال، حال وذوالحال ملکر فاعل ۔۔۔۔

نوٹ: اسم فاعل حرف نداء کے بعد بھی آتا ہے جیسے (یاطالعا جبلاً)

[289]: (ما قائم زید) (ما) نافیہ (قائم) اسم فاعل مبتداء (زید) خبر۔۔۔

[290]: (اضارب زید اخاہ) (ھمزہ) استفہام (ضارب زید اخاہ) شبہ جملہ ہوا

[291]: (جاء الذی ناصر ابوہ عمروا) (جاء) فعل (الذی) موصول (ناصر ابوہ عمروا) شبہ جملہ ہو کر صلہ، صلہ وموصول ملکر فاعل۔۔۔

جب **اسم فاعل (الْ)** کے ساتھ ہو تو بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے[292]۔ جیسے (مررت بالضارب ابوہ زیداً الان او غداً او امس)۔

تکمیلی نوٹ

- کبھی کبھی اسم فاعل اپنے مابعد کی طرف مضاف بھی ہوتا ہے۔ جیسے (زید ناصر عمروٍ)۔
- اسم فاعل کے معمول کو اسم فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے (زید بکراً ناصر)۔

[292]: چاہے حال، استقبال یا ماضی کے معنی میں ہو

اسم مفعول

اسم مفعول استعمال و عمل میں بعینہ اسم فاعل کی طرح ہے جو شرائط واحکام اسم فاعل کے لیے ہیں وہ اسم مفعول کے لیے بھی ثابت ہیں۔

والرابع اسم المفعول وهو كلّ اسم اشتقّ لِذات مَن وقع عليه الفعل و هو يعمل عمل فعله المجهول ، فيرفع اسما واحدا بانّه قائم مقام فاعله مثل جاءني المضروب غلامه ۔

ترجمہ:

اسم مفعول "ہر وہ اسم مشتق کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جس پر فعل واقع ہو" اور اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے۔ پس یہ اسم واحد کو نائب فاعل بنا کر رفع دیتا ہے۔ جیسے (جاءني المضروب غلامه)۔

ترکیب:

۞ (جاء) فعل (نون) وقایہ (یاء) مفعول بہ (الْ) بمعنی الذی موصول (مضروب) اسم مفعول (غلامہ) مرکب اضافی نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صلہ، صلہ و موصول ملکر فاعل، فعل و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

شرط خصوصی: اسم مفعول اپنے وزنِ اصلی سے خارج نہ ہو۔ یعنی (مفعول) کے وزن کے ساتھ استعمال ہو۔

نوٹ: اسم مفعول مابعد کی طرف مضاف ہو، اور بمعنی ماضی ہو تو اضافت، اضافت معنویہ ہو گی جبکہ حال یا استقبال میں ہونے کی صورت میں اضافت، اضافت لفظیہ ہو گی۔

صفت مشبہ

ایسا اسم کہ جو کسی شے کی دائمی صفت کو بیان کرے اور اسے فعل لازم سے بنایا جاتا ہے

والخامس الصفة المشبّة وهی مشتقّة من اللازم دالة علی ثبوت مصدر ها لِفاعلها علی سبیل الاستمرار و الدّوام و هی تعمل عمل فعلها من غیر اشتراط زمانٍ مثل جاءنی رجل حسن غلامه۔

ترجمہ:

صفت مشبہ "ایسا اسم کہ جسے فعل لازم سے مشتق کیا جائے تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ اسکا مصدر اس کے فاعل کے لیے ہمیشہ کے لیے ثابت ہے اور یہ (صفت مشبہ) اپنے فعل والا عمل کرتی ہے مگر اسمیں زمانے کی شرط نہیں ہوتی جیسے (جاءنی رجل حسن غلامه)۔

ترکیب:

- (ھی) مبتداء (مشتقّة) اسم مفعول+نائب فاعل (من اللازم) ظرف لغو متعلق مشتقة، اسم مفعول اپنے متعلق سے ملکر خبر اوّل (دالة) اسم فاعل +ھو فاعل (علی) جار (ثبوت) مصدر، مضاف (مصدرھا) مرکب اضافی مضاف الیہ (لِفاعلھا) جار مجرور ظرف لغو متعلق، ثبوت، (علی سبیل الاستمرار والدوام) ظرف لغو متعلق ثبوت مصدر، ثبوت مصدر اپنے مضاف الیہ و متعلقات سے ملکر مجرور، جار+مجرور ظرف لغو متعلق دالة، دالة اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر خبر دوم، مبتداء+دونوں خبریں ۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
- (جاءنی) فعل+نون وقایہ+مفعول بہ (رجل) موصوف (حسن) صفت مشبہ (غلامه) مرکب اضافی، فاعل ،صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ،صفت+موصوف، فاعل، فعل و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

صفت مشبہ کا استعمال

(الُ) کے ساتھ۔ جیسے الحسن	(الُ) کے بغیر۔ جیسے حسن

صفت مشبہ کے معمول کا استعمال

ضمیر کے ساتھ۔ جیسے وجهه	الُ کے ساتھ۔ جیسے الوجه	نکرہ۔ جیسے وجه

صفت مشبہ کے معمول کا اعراب

مرفوع	منصوب	مجرور

صفت مشبہ کے استعمال کی 18 صورتیں

صفت مشبہ کا **الُ** کے ساتھ استعمال؛

معمول ضمیر کے ساتھ

مرفوع	منصوب	مجرور
جاء زید **الحسن** وجهُه	جاء زید **الحسن** وجهَه	جاء زید **الحسن** وجهِه

جب معمول (الُ) کے ساتھ ہو

مرفوع	منصوب	مجرور
جاء زید **الحسن** الوجهُ	جاء زید **الحسن** الوجهَ	جاء زید **الحسن** الوجهِ

جب معمول نکرہ ہو

مرفوع	منصوب	مجرور
جاء زید **الحسن** وجهٌ	جاء زید **الحسن** وجهً	جاء زید **الحسن** وجهٍ

صفت مشبہ بدون (الْ) استعمال؛

معمول ضمیر کے ساتھ

مرفوع	منصوب	مجرور
جاء زید **حسن** وجهُه	جاء زید **حسن** وجهَه	جاء زید **حسن** وجهِه

جب معمول (الْ) کے ساتھ ہو

مرفوع	منصوب	مجرور
جاء زید **حسن** الوجهُ	جاء زید **حسن** الوجهَ	جاء زید **حسن** الوجهِ

جب معمول نکرہ ہو

مرفوع	منصوب	مجرور
جاء زید **حسن** وجهٌ	جاء زید **حسن** وجهً	جاء زید **حسن** وجهٍ

قاعدہ نمبر 1

جب معمولِ صفت مشبہ ضمیر کے ساتھ ہو یا ضمیر والا کی طرف مضاف ہو تو اسے فاعلیت کی بناء پر رفع دی جائے گی (بناء بر قول افصح)۔ جیسے (جاء زید الحسن / حسن وجهُه) و (جاء زید الحسن / حسن وجهُ غلامه)

قاعدہ نمبر 2

جب معمولِ صفت مشبہ نکرہ ہو یا کی طرف مضاف ہو تو اسے تمیز کی بناء پر نصب دی جائے گی ۔ جیسے (جاء زید الحسن / حسن وجهً) و (جاء زید الحسن / حسن وجهَ غلامٍ) ۔

قاعدہ نمبر 3

جب معمولِ صفت مشبہ مع (الْ) یا (الْ) والے کی طرف مضاف ہو تو اسے لفظا مجرور کیا جائے گا[293]۔ جیسے (جاء زید الحسن / حسن الوجهِ) و (جاء زید الحسن / حسن الوجهِ الغلام)۔

صفت مشبہ و اسم فاعل میں فرق

- صفت مشبہ فقط فعل لازم جبکہ اسم فاعل فعل متعدی سے بھی آتا ہے۔
- اسم فاعل تینوں زمانوں کے لیے جبکہ صفت مشبہ فقط حال کے لیے آتی ہے۔
- اسم فاعل ہمیشہ مضارع کے وزن پر جبکہ صفت مشبہ مضارع و غیر مضارع کے وزن پر آتی ہے ۔ جیسے (منطلق / ظریف)۔
- اسم فاعل منصوب اس پر مقدم ہو سکتا ہے۔ جیسے (زید عمرا ضارب) جبکہ صفت مشبہ میں یہ جائز نہیں ہے ۔اسطرح نہیں کہا جا سکتا (زید وجهَه حسن)۔

293: جب معمول (الْ) کے ساتھ ہو تو اسے فاعلیت کی بناء پر رفع و مفعول بہ سے شباہت کی بناء پر نصب دینا بھی جائز ہے۔

- اسم فاعل عمل میں اپنے فعل کی مخالفت نہیں کرتا جبکہ صفت مشبہ فعل لازم سے ہونے کے باوجود نصب بھی دیتی ہے۔
- اسم فاعل کو حذف کر کے اس کے معمول کو باقی رکھنا جائز ہے جبکہ صفت مشبہ میں ایسا جائز نہیں۔
- اسم فاعل کے موصوف کو حذف کر کے اسم فاعل کو مابعد کی طرف مضاف کرنا جائز ہے جبکہ صفت مشبہ میں ایسا کرنا جائز نہیں۔
- اسم کے معمول کے درمیان فاصلہ لانا جائز ہے جبکہ صفت مشبہ میں یہ جائز نہیں ہے۔

مضاف

والسادس المضاف ، و هو کل اسم اضیف الی اسم آخر فیجُرّ الاول
الثانی مجرّداً عن اللام و التّنوین و مایقوم مقامه مثل غلامُ زیدٍ۔

ترجمہ:

مضاف"ہر وہ اسم کہ جسے کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت دی جائے "پس پہلا اسم دوسرے کو جر دیتا ہے اس حالت میں کہ خود (الْ) و تنوین اور ہر اس چیز سے کہ جو تنوین کا قائم مقام ہو خالی ہو۔ جیسے (غلام زیدٍ)۔

ترکیب:

- (ھو) مبتداء (کل اسم اضیف الی اسم آخر) ملکر خبر۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
- (فاء) تفصیلہ (یجرّ) فعل (الاول) ذوالحال (الثانی) مفعول بہ (مجرداً) اسم مفعول+نائب فاعل (عن اللام و التنوین ومایقوم مقامہ) ظرف لغو متعلق مجردا، اسم مفعول اپنے معمولوں سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، حال و ذوالحال ملکر فاعل، فعل وفاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اضافت کا بیان

ایک اسم کا کسی دوسرے اسم کی طرف نسبت دینا

اضافت کی اقسام

• اضافت معنوی

جب مضاف صیغہ صفت نہ ہو[294]۔ جیسے (غلام زید)۔

مضاف کا حکم:

مضاف کا(الْ)، تنوین اور قائم مقام تنوین ہر چیز سے خالی ہونا ضروری ہے۔

اضافت معنوی میں جب مضاف الیہ، مضاف کے لیے جنس ہو تو اضافت بمعنی (مِن) ہو گی۔ جیسے (خاتم فضةٍ) ای خاتم من فضةٍ۔ اور اگر مضاف الیہ، مضاف لے لیے ظرف ہو تو اضافت بمعنی (فی) ہو گی۔ جیسے (صلاۃ اللیلِ) ای صلاۃ فی اللیل ۔

جب دونوں موارد نہ ہوں تو اضافت بمعنی (لام) ہو گی۔ جیسے (غلام زیدٍ) ای غلام لِزید ۔

اضافت معنوی کا فائدہ:

مضاف اگر معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف اور اگر نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

• اضافت لفظی

جب مضاف صیغہ صفت ہو۔ جیسے (ضارب زیدٍ)۔

اضافت لفظی کا فائدہ: اس کا فائدہ فقط تخصیص لفظی ہے۔

294: یعنی (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل) وغیرہ نہ ہو

چندلازم الاضافت کلمات

(کل ، بعض ، مثل ، شبه ، غیر ، سوی ، کلا ، کلتا ، نحو ، سبحان ، مع ، سائر ، ذو ، ذات ، اُولو ، اُولات ، بین ، لَدی ، لَدُن، عند ، وحد ، وسط ، اوّل ، الجهات السّته ، دون ، قبل ، بعد ، ایّ ، حسب ، جمیع ، لَعمر (فی القسم) ، اِزاء ، لبّی ، حیث ، اِذ ، اذا)۔

اسم تام

والسابع الاسم التام وهو کل اسم تمّ فاستغنیٰ عن الاضافة بأن یکون فی اٰخره تنوین او ما یقوم مقامه من نونی التثنیة والجمع او یکون فی اٰخره مضاف الیه و هو ینصب النکرة علی انّها تمیز له فیرفع منه الابهام ، مثل عندی رطل زیتاً

ترجمہ:

اسم تام "ہر وہ اسم تام کہ جو اضافت سے بے نیاز ہو اس طریقے سے کہ اس کے آخر میں تنوین یا تنوین کے قائم مقام چیزوں میں سے کوئی چیز ہو جیسے نون تثنیہ و نون جمع ہو یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو۔ اور اسم تام نکرہ کو اپنی تمیز بنا کر نصب دیتا ہے پس تمیز اس اسم سے ابہام کو دور کرتی ہے۔ جیسے (عندی رطل زیتاً)۔

ترکیب:

۞ (ھو) مبتداء (کل) مضاف بمعنی شرط (اسمٍ) نکرہ موصوف (تمّ) فعل و فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف وصفت ملکر مبتداء (فاء) جزائیہ (استغنیٰ) فعل وفاعل (عن الاضافۃ) ظرف لغو متعلق استغنی جملہ

فعلیہ خبر یہ ہو کر، خبر، قائم مقام مقام جزاء، مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر مبتداءِ اول کے لیے ۔۔۔جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۞ (باء) جار (ان) ناصبہ (یکون) فعل ناقص (فی اٰخرہ) ظرف مستقر خبر یکون (تنوین او مایقوم ۔۔۔۔۔۔ مضاف الیہ) اسم یکون، فعل ناقص اپنے معمولوں سے ملکر اَن کی وجہ سے تاویل مفرد ہو کر مجرور، جار و مجرور ظرف لغو متعلق استغنی فعل مقدم۔

۞ (ھو) مبتداء (ینصب) فعل و فاعل (علی) جار (انھّا) حرف مشبہ بالفعل+اسم (تمیز لہ) خبر انّ اپنے اسم و خبر سے ملکر تاویل مفرد ہو کر مجرور، جار و مجرور ظرف لغو متعلق ینصب ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ (فاء) عاطفہ (یرفع منہ الابھام) جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف و معطوف علیہ ملکر خبر ۔۔۔جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

اسم تام کا بیان

عام طور پر اسم چار طرح سے تام ہوتا ہے

تنوین کے ساتھ	تنوین مقدرہ کے ساتھ	نون تثنیہ کے ساتھ	نون جمع کے ساتھ
جیسے عندی رطل زیتاً	جیسے زید اکثر منک مالاً	جیسے عندی رطلان زیتاً	جیسے عندی عشرون درھماً

معنوی عوامل

ابتداء

مبتداء و خبر کا عامل

امّا المعنوية فمنها عددان ، احدهما العامل فی المبتداء و الخبر وهو الابتداء نحو زيد منطلق و ثانيهما العامل فی الفعل المضارع مثل يعلمُ

ترجمہ:

جہاں تک عوامل معنویہ کا تعلق ہے تو وہ دو ہیں۔ان میں سے پہلا مبتداء و خبر کا عامل اور وہ ابتداء ہے۔ جیسے (زید منطلق)جبکہ دوسرا فعل مضارع کا عامل ہے۔ جیسے (یعلم)۔

ترکیب:

۞ (امّا) حرف شرط+ فعل شرط (المعنویۃ) مبتداء (فاء) جزائیہ (منھا) ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم (عددان) مبتداء مؤخر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتداءاول کے لیے مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر جملہ جزائیہ ہوا۔

۞ (احدھما) مبتداء (العامل فی المبتداء والخبر) خبر۔۔ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

مبتداء و خبر کا بیان

مبتداء: "ایسا اسم مرفوع جو عوامل لفظیہ[295] سے خالی ہو اور اسکے متعلق خبر دی گی ہو"۔

295: یعنی عوامل لفظیہ غیر زائدہ سے خالی ہو کیونکہ عوامل زائدہ مبتداء پر داخل ہوتے ہیں جیسے (ھل من عالم فی المدینۃ)۔

خبر: "ایسا اسم کہ جسے مبتداء کی نسبت دی جائے اس حالت میں کہ خبر مبتداء کے معنی کو تمام کر رہی ہو"۔ جیسے (العلم مفید)۔

مبتداء کی اصل: مبتداء میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر پر مقدم ہو۔

خبر کی اصل: خبر میں اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو اور مبتداء سے مؤخر ہو۔

عمومی قاعدہ: نکرہ اگر خاص ہو یا عام ہو تو فائدہ دیتا ہے اور نکرہ اگر فائدہ دے تو اس سے ابتداء کرنا جائز ہے۔

نکرہ کن چیزوں کے ساتھ خاص ہوتا ہے؟

نکرہ مندرجہ ذیل چیزوں کے ساتھ خاص ہوتا ہے؛

- جب اسکی صفت لائی جائے۔ جیسے (**ولعبد مومن خیر من مشرک**[296])۔
- جب نکرہ مابعد کی طرف مضاف ہو۔ جیسے (**حلیة الادب خیرُ حلیة**)۔
- جب نکرہ مابعد میں عمل کر رہا ہو۔ جیسے (**رغبة فی الخیر خیر**)۔
- جب نکرہ کی تصغیر کی گی ہو۔ جیسے (**کُتیّب هذّب اخلاقی**)۔

نکرہ کن موارد میں عام ہوتا ہے؟

- جب اسکے ذریعے عموم افراد کا ارادہ کیا جائے۔ جیسے (**انسان خیر من بهیمة**)۔
- جب نکرہ نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو۔ جیسے (**هل احد فی الدار / ما عاقل فی القوم**)۔
- جب نکرہ جار مجرور یا ظرف کے بعد واقع ہو۔ جیسے (**عندی مال / لِکل عالم هفوة**)۔

---

[296]: بقرہ 221

کن موارد میں مبتداء کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہے؟

- جب مبتداء صدارت طلب چیزوں میں سے ہو یا پھر صدارت طلب کے ساتھ ملا ہو۔ جیسے (مَن یدرس ینجح) و (لَلموت فی رضا الله خیر من الحیاۃ)۔
- جب مبتداء و خبر معرفہ و نکرہ ہونے میں مساوی ہوں اور کوئی قرینہ بھی موجود نہ ہو۔ جیسے (زید اخوک) و (افضل من زید افضل من بکر)۔
- جب خبر (الاّ یا انّما) کے ذریعے محصور ہو۔ جیسے (ما محمد الاّ رسول) و (انّما الجاهل مَن لا یعتبرُ)۔
- جب خبر جملہ طلبیہ میں سے ہو۔ جیسے (الدرهم انفِقه)۔
- جب خبر جملہ مبتداء کی ضمیر کو رفع دے رہی ہو۔ جیسے (الحاکم انصف فی حکمه)۔

کن موارد میں خبر کو مبتداء پر مقدم کرنا واجب ہے؟

- جب خبر جار مجرور یا ظرف ہو اور مبتداء نکرہ ہو۔ جیسے (عندی غلام / فی الدار رجل)۔
- جب خبر صدارت طلب چیزوں میں سے ہو۔ جیسے (این الطریق ؟ / کیف حالُک ؟)۔
- جب مبتداء (الاّ یا انّما) کے ذریعے محصور ہو۔ جیسے (ما عادل الاّ الله) و (انّما عادل الله)۔
- جب مبتداء خبر کی ضمیر پر مشتمل ہو۔ جیسے (فی الدار صاحبها)۔

کن موارد میں مبتداء کو حذف کرنا واجب ہے؟

- جب جواب قسم مبتداء کا قائم مقام ہو۔ جیسے (فی ذمّتی لافعلنّ) ای فی ذمّتی قسم۔
- جب مبتداء کی خبر مصدر ہو اور مبتداء کے لفظ سے ہو۔ جیسے (صبْر جمیل) ای صبری صبر جمیل۔

- لا سیّما کے بعد (جب لا سیّما کے مستثنی کو مرفوع پڑھا جائے)۔ جیسے (اکرم العلماء ولاسیّما زیدٌ) ای ھو زید۔
- باب نعم و بئس میں (جب مخصوص کو خبر بنایا جائے نہ کہ مبتداء)۔ جیسے (نعم الرجل زید) ای ھو زید۔
- جب مبتداء کی خبر نعتِ مقطوع کے ذریعے لائی جائے۔ جیسے (الحمد لله الکریمُ) ای ھو الکریم ۔

کن موارد میں خبر کو حذف کرنا واجب ہے؟

- صریح قسم کے جواب میں۔ جیسے (لَعمرک لاقومنّ) ای لَعمرک قسمی ۔
- جب خبر کونِ مطلق ہو اور مبتداء (لولا) امتناعیّہ کے بعد ہو۔ جیسے (لولا العدل لَفسدتُ الرّعیة) ای لولا العدل موجود ۔
- جب مبتداء مصدر ہو یا مصدر کی طرف مضاف ہو اور اسکے بعد ایسا حال واقع ہو کہ جو خبر واقع ہونے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ جیسے (ضرْبی العبد مسیئاً) ای ضرْبی العبد حاصل اذا کان العبد مسیئاً و (اکثر شرْبی السویق ملتوتاً) ای اکثر شرْبی حاصل اذا کان ملتوتاً ۔
- جب واو بمعنی مع کے ذریعے مبتداء پر کسی اسم کا عطف کیا جائے۔ جیسے (کل انسان و فعله) ای کل انسان و فعله مقترن معه ۔

نوٹ:

مبتداء و خبر میں سے ہر ایک کو قرینے کی موجودگی میں حذف کرنا جائز ہے۔ مبتداء جیسے (المطلب الاول) ای ھذا المطلب الاول و خبر جیسے کوئی کہے کہ (مَن عندک) تو اسکے جواب میں کہا جائے گا (ابوک) ای عندی ابوک۔

خبر کی اقسام

شبہ جملہ	جملہ	مفرد خبر کی اقسام
جار مجرور وظرف	خبریہ اور انشائیہ	مشتق اور جامد

مفرد خبر

- خبر مفرد اگر مشتق ہو تو خبر مبتداء کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو متضمن ہوتی ہے۔ جیسے (**العلم نافع**) ای **نافع هو**
- خبرِ مفرد اگر جامد ہو تو ضمیر کو متضمن نہیں ہوتی۔ جیسے (**الصمت زين و السكوت سلامة**)۔
- جب خبر مفرد ضمیر کو متضمن ہو تو خبر کی مبتداء کے ساتھ مطابقت ضروری ہے جیسے (**زيد اقائم ، مريم قائمة ، الزيدان قائمان ، المريمات قائمات**) جبکہ خبر جامد ہونے کی صورت میں مطابقت ضروری نہیں ہے۔

جب خبر جملہ ہو

- جملہ اسمیہ خبر واقع ہوتا ہے جیسے (**الظلم مرتعه وخيم**[297])
- جملہ فعلیہ خبر واقع ہوتا ہے جیسے (**العدل يثبت اركان الممالک**)
- اسی طرح جملہ انشائیہ بھی خبر واقع ہوتا ہے۔ جیسے (**الشّر لاتقربه**)۔

297: یہاں (مرتعہ) مبتداء (وخیم) خبر دونوں ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر (الظلم) کی خبر ہے

جملے میں رابط کا ہونا

جب جملہ خبر واقع ہو تو ضروری ہے کہ اس جملے میں ایک ضمیر ہو کہ جو مبتداء کی طرف پلٹے، اسے رابط بھی کہتے ہیں۔

- یہ ضمیر کبھی بارز ہوتی ہے جیسے (العالم مقامه رفیع)،
- کبھی مستتر جیسے (العلم یرقی الامم)
- تو کبھی محذوف ہوتی ہے جیسے (اللولو المثقال بدینار) ای المثقال منه۔

کن موارد میں جملہ رابط سے بے نیاز ہوتا ہے؟

- جب مبتدء کے لفظ کا تکرار ہو۔ جیسے (القارعة ما القارعة)۔
- جب جملہ خبر معنیً بعینہ مبتداء ہو۔ جیسے (قل هو الله احد) و (فاذا هی شاخصة ابصار الذین کفروا[298])۔
- جب مبتداء کیطرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے (و لباس التقوی ذلک خیر[299])۔
- جب جملہ خبر ایسے اسم عام کو متضمن ہو کہ جس عموم میں مبتداء بھی داخل ہو۔ جیسے (التصویر نعم الفنّ)۔
- خبر جب جار مجرور یا جملہ اسمیہ ہو تو اس کے لیے ایک متعلق کا ہونا ضروری ہے اور اصل میں وہ متعلق محذوف ہی خبر ہوتا ہے۔ جیسے (زید فی الدار) ای استقر فی الدار۔

---

[298]: انبیاء 97

[299]: اعراف 26

مبتداء وصفی کا بیان

جب صفت نفی یا استفہام کے بعد ہو اور اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے رہی ہو۔ جیسے (ما قائم زیدٌ) و (ما قائم هو[300])۔

صفت کی شرط:

اسمیں ضروری ہے کہ صفت جس کو رفع دے معنی میں اسی پر اکتفاء کرے اور خبر کی محتاج نہ ہو۔

تکمیلی نوٹ

جب صفت و مابعد دونوں مفرد ہوں تو اس صورت میں دو ترکیبیں جائز ہیں؛

مبتداء وصفی[301] مبتداء و خبر[302]

جب صفت و مابعد دونوں تثنیہ یا جمع ہوں تو اس صورت میں صرف ایک ہی ترکیب ہو گی۔(مبتداء و خبر[303])۔

جب صفت مفرد اور مابعد تثنیہ یا جمع ہو تو اس صورت میں بھی صرف ایک ہی ترکیب ہو گی۔(مبتداء وصفی[304])۔

---

[300]: (ما) نافیہ (قائم) صیغہ صفت، مبتداء وصفی (زید) فاعل۔

[301]. (هل) استفہامیہ (قادمٌ) مبتداء وصفی (الغائب) فاعل

[302]. (هل) استفہامیہ (قادم) خبر مقدم (الغائب) مبتداء مؤخر

[303]: (هل) استفہامیہ (قادمان) خبر مقدم (الغائبان) مبتداء ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (هل) استفہامیہ (راحلون) خبر مقدم (انتم) مبتداء مؤخر

مرفوعات

- فاعل
- نائب فاعل
- مبتداء وخبر
- افعال ناقصہ کا اسم
- ماولا مشبہ بلیس کا اسم
- حروف مشبہ بالفعل کی خبر
- لا نفی جنس کی خبر

فاعل

ایسا اسم مرفوع کہ جس سے پہلے فعل تام معلوم یا شبہ فعل ہو درحالانکہ اس فعل یا شبہ فعل کی نسبت بھی اسی اسم کی طرف دی گی ہو۔ جیسے (جاء زیدٌ) و (الدارس نابغ ابوہ)۔

فاعل کی شرائط

- فعل سے مؤخر ہو (کیونکہ مقدم ہونے کی صورت میں مبتداء بن جائے گا)۔
- اسکا فعل تام ہو کیونکہ فعل ناقص ہونے کیصورت میں اس کا اسم ہو گا۔
- اسکا فعل معلوم ہو کیونکہ مجہول ہونے کیصورت میں نائب فاعل ہو گا۔
- مسند الیہ ہو کیونکہ اگر اسکی طرف نسبت نہ دی جائے تو فاعل نہیں ہو گا۔

فائل کی اقسام

صریح	مؤول
• ظاہر: جاء زید • مضمر بارز: ذھبتُ • مستتر: زید قام	اولم یکفھم اَنّاَ انزلنا) ای انزالناَ

کن موارد میں فائل کی مطابقت ضروری ہے؟

- فاعل اگر ضمیر ہو تو مطابقت ضروری ہے۔ جیسے(زید ضرب) و(زیدان نصر) و (الزیدون نصروا)۔
- اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو بھی مطابقت ضروری ہے۔ جیسے(نصرتٌ ھندٌ)۔

کن موارد میں فائل کی مطابقت ضروری نہیں ہے؟

- اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو مگر فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو مطابقت ضروری نہیں۔ جیسے(نصر او نصرتُ الیوم ھند)۔
- اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو تو مطابقت ضروری نہیں۔ جیسے(طلع او طلعتُ الشمسُ)۔
- اگر فاعل جمع مکسر ہو تو مطابقت ضروری نہیں۔ جیسے(قام او قامتُ الرجال)۔

عمومی قاعدہ: فاعل میں اصل یہ ہے کہ مفعول سے مقدم ہو جبکہ کبھی کبھی مفعول کو فاعل پر مقدم کیا جاتا ہے۔

کن موارد میں فائل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے؟

- جب دونوں کا اعراب مخفی ہو۔ جیسے(راء موسی عیسی)۔
- جب مفعول محصور فیہ ہو۔ جیسے(ما افسدتُ الدیمُ الاّ ارضنا)۔
- جب فاعل ضمیر متصل ہو۔ جیسے(جنینا الثّمرَ)۔

کن موارد میں مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا واجب ہے؟

- جب فاعل محصور فیہ ہو۔ جیسے (ما هذّب الناسَ الاّ الدينُ القويمُ)۔
- جب مفعول ضمیر متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ (افادنی کلامُک)۔
- جب فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر ملی ہوئی ہو۔ جیسے (وابتلی ابراهيمَ ربُّه)۔

کن موارد میں مفعول کو فعل اور فاعل دونوں پر مقدم کرنا واجب ہے؟

- جب مفعول صدارت طلب چیزوں میں سے ہو۔ جیسے (مَن رائيتَ)۔
- جب مفعول کا فعل (امّا) کے جواب میں فاء جزئیہ کے بعد واقع ہو در حالانکہ اس فعل کے لیے کوئی اور مفعول بھی نہ ہو۔ جیسے (امّا اليتيمَ فلا تقهر)۔
- جب مفعول ضمیر منفصل ہو۔ جیسے (ايّاک نعبدُ)۔

نائب فاعل

ایسا اسم مرفوع کہ جس سے پہلے فعل مجہول ہو اور اسکو اس اسم کی طرف نسبت دی گی ہو۔ جیسے (نُصِرَ زيدٌ)

فاعل کو حذف کرنے کے اسباب

- فاعل سے جاھل ہونا یا پھر خود کسی وجہ سے چھپانا۔ جیسے (سُرِق البیتُ/گھر میں چوری کی گی[305])۔
- فاعل اتنا مشہور ہو کہ اسکا ذکر کرنا عبث ہو۔ جیسے (خُلِق الانسانُ ضعیفاً[306])۔
- فاعل کے ذکر سے ہمارا تعلق ہی نہ ہو۔ جیسے (واذا حیّیتم بتحیۃ فحیّوا باحسن منھا)۔

کونسی سی چیزیں فائل کا نائب واقع ہو سکتیں ہیں؟

- مفعول بہ۔ جیسے (نُصِر زید)۔
- جار مجرور۔ بشرطیکہ جار علت کو بیان نہ کرے اور مجرور معرفہ ہو۔ جیسے (و لمّا سُقِط فی ایدیھم[307])۔
- ظرف۔ بشرطیکہ متصرف و مختص ہو۔ جیسے (صیم رمضانُ)۔
- مصدر۔ بشرطیکہ متصرف و مختص ہو۔ جیسے (فاذا نُفِخ فی الصور نفْخۃ واحدۃٌ)۔

ظرف و مصدر متصرف سے کیا مراد ہے؟

- ایسا ظرف کہ جو ہمیشہ ظرف ہی واقع نہ ہوتا ہو بلکہ ظرف کے علاوہ بھی کوئی چیز واقع ہوتا ہو۔
- ایسا مصدر کہ جو ہمیشہ مصدر (یعنی مفعول مطلق) ہی واقع نہ ہوتا ہو۔

---

[305]. اس صورت میں یا تو آپ فاعل یعنی چور سے جاھل ہیں (یعنی آپ کو اصلاً پتا ہی نہیں کہ چوری کس نے کی ہے) یا پھر آپ خود کسی وجہ سے فاعل کو چھپاتے ہیں

[306]: یہاں فاعل خالق (یعنی اللہ تعالی) مشہور ہے کہ جس کا سب کو علم ہے۔

[307]: اعراف 149

مصدر وظرفِ مختص سے کیا مراد ہے؟

مصدر مندرجہ ذیل صورتوں میں مختص ہوتا ہے۔

- جب اسکی صفت لائی جائے۔ جیسے (فُهِمَ فهمٌ شديدٌ)
- جب مصدر نوع کو بیان کررہا ہو۔ جیسے (خُدِمتْ خدمةَ الامير)
- یا پھر عدد کو بیان کررہا ہو۔ جیسے (نُصرتْ نصرتان)۔
- اسی طرح ظرف مختص ہوتا ہے جب اسکی صفت لائی جائے۔ جیسے (صيمَ يومٌ كامل)
- جب مضاف ہو۔ جیسے (صيمَ يومُ الجمعة)
- یا ظرف علم ہو۔ جیسے (صيمَ رمضان)۔

باقی مرفوعات کا ذکر اوپر ذکر چکا ہے

منصوبات

- مفعول بہ
- مفعول مطلق
- مفعول فیہ
- مفعول لہ
- مفعول معہ
- حال
- تمیز
- مستثنی
- حروف مشبہ بالفعل کا اسم
- لا نفی جنس کا اسم
- ماولا مشبہ بلیس کی خبر
- افعال ناقصہ کی خبر

مفعول بہ: ایسا اسم کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے (نصر زید عمرواً)۔

باب اشتغال

ہر وہ اسم کہ جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور اور اس فعل یا شبہ فعل نے اس اسم مقدم سے منہ موڑ ار کھا ہو، اسی اسم کی ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے"۔ جیسے (زیداً نصرتُہ)۔

اسم مقدم کے اعرابی حالات

نصب واجب: جب اسم مقدم ایسی چیز کے بعد واقع ہو کہ جس کے بعد صرف فعل واقع ہوتا ہے۔ جیسے ادواۃ تحضیض و ادواۃ استفہام (سوائے ہمزہ کے) وادواۃ شرط۔ نحو (هلاّ زيداً اكرمته) و (اذا زيداً لقيبته فأكرمه) و (هل الخبرَ عرفته)۔

رفع واجب: جب اسم مقدم ایسی چیز کے بعد واقع ہو کہ جس کے بعد صرف اسم واقع ہوتا ہے۔ جیسے **اذا فجائیه و (واؤ الحال)** یا، اسم مقدم ومابعد فعل کے درمیان کسی صدارت طلب کلمہ کا فاصلہ آجائے۔ **نحو (فاذا زیدٌ یضربه عمرو**[308]**)**۔

ترجیحا نصب: جب اسم کے بعد فعل طلب (امر، نہی، دعا) ہو نحو **(السائلَ لا تنهرْه) و (زیداً أُنصره)**۔

جب اسم مقدم ان ادواۃ کے بعد آئے کہ جن کے بعد اکثر فعل آتا ہے جیسے **(همزه استفهامیه ، ما ، لا اِن النافیات)**۔ **نحو (ماالدرسَ ابغضه) و (أكتابَنا قراته)**۔

عطف کی صورت میں اسم مقدم کو نصب دینے سے جملوں کا تناسب حاصل ہوتا ہو اور رفع کیصورت میں تناسب باقی نہ رہے۔ **نحو (قام زید وعمراً اکرمته**[309]**)**۔

ترجیحا رفع: جب گذشتہ موارد میں سے کوئی بھی نہ ہو (یعنی اسم مقدم سے پہلے کوئی چیز نہ ہو) اور عدم تقدیر کو ترجیح دی جائے[310]۔

---

[308]: اس صورت میں اسم مقدم (زید) مبتداء ومابعد (یضرب عمرو) پورا جملہ ہو کر خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

[309]: تناسب: (یعنی جملہ فعلیہ کا جملہ فعلیہ پر عطف اور اسمیہ کا اسمیہ پر) پس یہاں پہلا جملہ (قام زید) جملہ فعلیہ ہے لہذا دوسرے جملے میں اگر اسم مقدم کو مرفوع پڑھیں گے تو ترکیب سابق کی طرح جملہ اسمیہ بنے گا اور جملہ اسمیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر کرنے سے جملوں کا تناسب باقی نہیں رہے گا لہذا یہاں نصب دینا بہتر ہے کیونکہ نصب کی صورت میں یہ بھی جملہ فعلیہ بنے گا اور اس صورت میں جملہ فعلیہ کا فعلیہ پر عطف ہوگا۔

[310]: کیونکہ کلام میں جب عدم تقدیر سے ہی معنی مکمل ہو رہا ہو تو عدم تقدیر اولویت رکھتا ہے۔ (یعنی اس صورت میں اسم مقدم سے پہلے کوئی چیز نہین ہے اور اسم مقدم خود مبتداء ہے)

رفع ونصب مساوی: جب عطف کی صورت میں جملوں کا تناسب باقی رہے چاہے رفع دیں یا نصب۔ **نحو** (**زید قام وعمراً او عمر اکرمته**[311])۔

مفعول لہ: "ایسا اسم کہ جو ما قبل ذکر شدہ فعل کی علت کو بیان کرتا ہے"۔ جیسے (**قعدتُ عن الحرب جبناً**) و (**ضربتُه للتادیب**)۔

مفعول فیہ : "ایسا ظرفِ زمان یا مکان کہ جس میں فعل واقع ہو اسے مفعول فیہ کہتے ہیں"۔ جیسے (**صمْتُ دهْراً**) و (**جلستُ خلْفکَ**) و (**صلیت فی المسجد**)۔

مفعول معہ: "ایسا اسم منصوب کہ جسے واؤ (بمعنی مع) کے بعد ذکر کیا جائے"۔ جیسے (**جاء البرد والجلبابَ**) و (**جئتُ انا و زیداً**)۔

311: رفع کی صورت میں (زید قام) جملہ اسمیہ معطوف علیہ، اسم مقدم (عمر) مبتداء (اکرمتہ) جملہ فعلیہ، خبر ملکر جملہ اسملیہ ہوا لهذا اسمیہ کا اسمیہ پر عطف ہوا۔

نصب کی مصورت میں (زید) مبتداء (قام) فعل وفاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ، اسم مقدم (عمراً) مفعول بہ + فعل محذوف، جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر (اکرمت) فعل وفاعل (ہ) مفسر، مفسر و تفیسر ملکر مفعول بہ، فعل وفاعل و مفعول بہ ملکر جملیہ فعلیہ ہو کر معطوف، لہذا اسصورت میں فعلیہ کا فعلیہ پر عطف ہو پھر دونوں ملکر زید مبتداء کے لیے خبر۔۔۔۔ مبتداء و خبر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

حال

ایسا وصف نکرہ[312]، منصوبہ، متنقلہ، مشتقہ، فُضلہ کہ جو اپنے ذوالحال کی حالت کو بیان کرے"۔ جاء زید را کباً

حال کی شرائط

مشتق ہو: حال میں غالب یہ ہے کہ وہ مشتق ہو جامد نہ ہو۔ جیسے (جاء زید را کباً) مگر ہر وہ جامد کہ جس کی مشتق میں تاویل ہو سکے وہ حال واقع ہو سکتا ہے۔

نکرہ ہو: حال میں اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو۔ جیسے (مثال گذشتہ) اگر حال لفظا معرفہ ہو تو بھی معنیً نکرہ ہوتا ہے۔ جیسے (جاء زید وحدَہ) ای منفرداً۔

متنقلہ ہو ثابتہ نہ ہو: یعنی حال میں اکثر و غالب یہ ہے کہ حال ایک ایسی صفت یا حالت کو بیان کر کہ جو ذوالحال کی دائمی صفت نہ ہو بلکہ اس سے جدا بھی ہو سکتی ہو۔ جیسے (جاء زید را کباً) میں صفتِ رکوب (سوار ہونا) زید کے لیے ہر وقت ثابت نہیں ہے۔

مبیّن ہو: حال کے لیے ضروری ہے کہ وہ ذواالحال کی حالت کو بیان کر رہا ہو۔

کن صورتوں میں حال غیر متنقلہ بھی آتا ہے؟

- **جب حال مؤکِّد:** جیسے (یوم ابعثُ حیاً) یہاں (حیاً) صفت دائم ہے مفہوم حیات کے لیے اور مفہوم حیات کی تاکید کر رہی ہے (اُبعثُ) یعنی موت کے بعد زندگی / (زید ابوک عطوفاً) یہاں عطوفاً حال صفت دائم ہے اور موکد کے مفہوم (ابوۃ) کے لیے کیونکہ ابوۃ کا لازمہ ہی عطوفت ہے۔

---

[312]: وصف یعنی صیغہ صفت اسم فاعل مفعول وغیرہ ہو

- **جب حال کا عامل ذوالحال کی ذات کے تجدّد پر دلالت کر رہا ہو۔**

جیسے (خلق اللهُ الزّرافةَ یدیھا اطول من رجلیھا/اللہ تبارک وتعالی نے زرافے کے ہاتھوں کو اسکی ٹانگوں سے لمبا خلق کیا ہے)۔ یہاں (یدیھا) ذوالحال جبکہ (اطول) حال ہے اور زرافے کے ہاتھوں کا لمبا ہونا ایک دائمی صفت ہے جو کبھی اس سے جدا نہیں ہوتی۔ اور اس مثال میں عامل حال (خلق) ذاتِ ذوالحال (یدیھا / ید الزّرافة) کے تجدد (یعنی حادث) ہونے پر دلالت کر رہا ہے کیونکہ خلق یعنی کسی شے کا نہ ہونا پھر وجود میں آنا۔

حال کی اقسام

مفرد: جاء زید راکباً	جملہ وشبہ جملہ: لَئن اَکله الذئبُ و نحن عصبةٌ[313]، و خرجوا من دیارھم و ھم اُلوفٌ[314]

[313] یوسف 14

[314] بقرہ 243

حال کا عامل

لفظی: حال کا لفظی عامل فعل ہو گا یا شبہ فعل۔

معنوی: معنوی ہونے کی صورت میں حال کا عامل ان چیزوں میں سے ہو گا کہ جو فعل کے معنی کو متضمن ہو تیں ہیں نہ کہ حروف کے معنی کو۔ جیسے اسماء اشارہ / حروف تمنی و ترجّی / شبیہ / ظروف و جار مجرور۔ جیسے (لَیتہ عندنا نازلاً) و (زید فی الدار نائماً)۔

باقی منصوبات کا ذکر گزر چکا ہے

اسم تفضیل کا بیان

ایسا اسم کہ جسے فعل سے مشتق کیا جاتا ہے تا کہ وہ موصوف کی ایسی صفت کو بیان کرے کہ جو اس میں دوسروں سے زیادہ پائی جاتی ہو" جیسے (زید اعلم الناس /زید لوگوں سے زیادہ عالم ہے)۔

بنانے کا طریقہ

مفرد مذکر میں اسکا وزن (اَفْعَلُ) آتا ہے جبکہ مؤنث میں (فُعْلیٰ) آتا ہے۔

اس کو صرف ثلاثی مجرد کے ان افعال بنایا جاتا ہے کہ جو رنگ یا عیب پر دلالت نہ کرتے ہوں۔ جیسے (افضل ، اعلم ،)وغیرہ۔

اگر تین حرف سے زائد یا اس فعل سے اسم تفضیل بنانا چائیں کہ جو رنگ یا عیب کر دلالت کر رہا ہو تو یہاں چند امور لازم ہیں۔

- جن افعال غیر ثلاثی سے تفضیل بنانا چاہتے ہیں ان کے مصادر لیں۔ مثلا استخرج سے استخراج۔
- پھر افعال ثلاثی میں سے جو شدّت یا مبالغے پر دلالت کرتے ہیں ان سے تفضیل بنائیں۔ جیسے (اشدُّ ، اکثر ، اقبحُ) وغیرہ۔
- پھر پہلے ثلاثی سے بنائے گے تفضیل کو لائیں اور پھر غیر ثلاثی کے مصدر کو لائیں اور ساتھ ہی مصدر کو تمیز کی بناء پر نصب دیں۔ جیسے (ھو اشدّ استخراجاً) و (ھو اقوی حمرةً) و (زید اکثرُ اضطراباً من عمرٍ) ۔

اسم تفضیل کا استعمال

- **مضاف ہو کر:** جیسے (زید افضلُ القومِ) اسصورت میں اسم تفضیل کو مفرد لانا و مطابقت دونوں جائز ہیں ۔ جیسے (الزیدان افضلا القوم او افضل القوم)۔
- **الف لام کے ساتھ:** جیسے (زید الافضلُ) جب اسم تفضیل الف لام کے ساتھ ہو تو مطابقت ضروری ہے۔ جیسے (الزیدان الافضلان / الزیدون الافضلون)۔
- **مِن کے ساتھ:** جیسے (زید افضل من عمروٍ) جب اسم تفضیل من کے ساتھ ہو تو ہمیشہ مفرد مذکر آتا ہے ۔ جیسے (الزیدان افضل من عمرو / ھند او ھندان افضل من زید)

توابع

صفت

"ایسا اسم کہ جو موصوف یا متعلقِ موصوف کی صفت کو بیان کرے[315]" جیسے (جاء رجل عالم / جاء رجل عالم ابوہ)۔

فائدہ:

نعت معرفہ کی وضاحت اور نکرہ کی تخصیص کرتی ہے؛

- صفت کبھی مدح کے لیے آتی ہے۔ جیسے (بسم اللہ الرحمن الرحیم)،
- کبھی مذمت لے لیے۔ جیسے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم)
- کبھی ترحّم کے لیے آتی ہے۔ جیسے (اللھم انا عبدک المسکین)
- تو کبھی تاکید کے لیے آتی ہے۔ جیسے (فاذا نفخ فی الصّور نفخۃ واحدۃ[316])۔

---

[315]. جب نعت خود موصوف کی صفت بیان کرے تو اسے نعت حقیقی کہتے ہیں جبکہ متعلق موصوف کو بیان کرے تو نعت غیر حقیقی کہتے ہیں۔

[316]: حاقہ 13

نعت حقیقی

نعت حقیقی موصوف کے ساتھ دس میں سے چار چیزوں میں مطابقت رکھتی ہے

اعراب	تعریف و تنکیر	مفرد، تثنیہ و جمع	تذکیر و تانیث
جاء رجل عالم[317]			

نعت غیر حقیقی

نعت غیر حقیقی موصوف کے ساتھ دس میں سے دو چیزوں میں مطابقت رکھتی ہے

اعراب	تعریف و تنکیر
جاء رجل عالم ابوہ[318]	

- اگر نعت غیر حقیقی ضمیر کو رفع دے (یعنی اسکا فاعل جب ضمیر ہو) تو اس کی موصوف کے ساتھ باقی چیزوں میں بھی مطابقت ضروری ہے۔ جیسے (جاءنی امراۃ کریمۃ الاب) اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو اس کے تمام احکام (فعل و فاعل) کے احکام کی طرح ہو گے۔
- نکرہ کی صفت جملہ واقع ہوتی ہے۔ جیسے (جاء رجل نصر ابوہ عمراً)۔

317: یہاں (رجل) موصوف، نکرہ ہے، مرفوع ہے، مذکر ہے، اور مفرد ہے اسی طرح (عالم) نکرہ، مرفوع، مفرد و مذکر ہے

318: یہاں (رجل) مرفوع و نکرہ ہے اسی طرح (عالم ابوہ) مرفوع و نکرہ ہے۔ باقی چیزوں میں مطابقت ضروری نہیں

تاکید

"ایسا اسم کہ جو اپنے متبوع کی پختگی پر دلالت کرے" جیسے (جائنی زید نفسُہ)۔

تاکید کی اقسام

تاکید لفظی: "لفظ کا تکرار کرنا" جیسے (جاء زید زید)و (جاء جاء زید)و (کلاّ سیعلمون ، ثمّ کلا سیعلمون[319])۔

تاکید معنوی: تاکید معنوی چند معدود الفاظ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ جیسے (نفس ، عین ، کلا و کلتا ، کلّ ، اجمع و اکتع ، ابتع ، ابصح) جیسے (جاء زید نفسُہ)۔

(نفس و عین) کا استعمال واحد، تثنیہ و جمع تینوں کے ساتھ ہوتا ہے صیغے و ضمیر کے اختلاف کے ساتھ۔ جیسے (جاء الزیدان انفسھما او اعینھما) و (جائتْ ھند نفسھا) ۔

(کلا و کلتا) تثنیہ کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے (جاء الرجلان کلاھما) و (جاء المرئتان کلتاھما)۔

نوٹ: (کل ، اجمع ۔۔۔الی آخر)ان کا استعمال واحد اور جمع کے ساتھ ہے (کل) میں ضمیر جبکہ باقیوں میں صیغے کے اختلاف کے ساتھ۔ جیسے (اشتریت العبد کلُّہ اجمع ، اکتع ، ۔۔۔)و (جاء القوم کلّھم اجمعون ، اکتعون ابصعون۔۔) و (جاء الجاریۃ کلھا جمعاء کتعاء ۔۔)

---

[319]: نباء4،5

(کل و اجمع ۔۔۔) کے ذریعے ان چیزوں کی تاکید لائی جاسکتی ہے کہ جن کے اجزاء وابعاض ہوں اور ان کے اجزاء کو حس کیا جاسکتا ہو۔ جیسے قوم[320]۔ یا پھر اسکے حکماً اجزاء ہو سکتے ہوں۔ جیسے (اشتریت العبد کلّه)

(اکتع اور اسکی اخوات) کا استعمال صرف اجمع کے ساتھ ہوتا ہے اجمع کے علاوہ یہ استعمال نہیں ہوتے۔

بدل

ایسا تابع کہ جس کی طرف وہی نسبت دی جاتی ہے کہ جو اسکے متبوع کی طرف دی گی ہو اور اصل میں نسبت سے مقصود بدل ہی ہوتا ہے" جیسے (جاء زید اخوک)۔

بدل کی اقسام

- **بدل الکل من الکل**: ایسا تابع کہ جس کا مدلول متبوع کا تمام مدلول ہو۔ جیسے (جاء زید اخوک[321])۔
- **بدل البعض من الکل**: ایسا تابع کہ جو متبوع کے بعض حصے پر دلالت کرے۔ جیسے (ضربتُ زیداً راسَه) و (ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً) ای مِن استطاع منهم ۔
- **بدل الاشتمال**: ایسا تابع کہ جو متبوع کے متعلق کسی چیز پر دلالت کرے ۔ جیسے (سُلِب زید ثوبُه) و (یسألونک عن الشهر الحرام قتالٍ فیه[322])۔
- **بدل الغلط**: ایسا تابع کہ جسے غلط متبوع کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے (حبیبی قمر شمس) و (رائیت رجلاً حماراً)۔

---

[320]: قوم کے اجزاء زید، عمر، بکر ہیں

[321]: یہاں اخوک بدل وہی زید ہے۔

[322]: بقرہ 217 یہاں (قتال فیہ) بدل اشتمال ہے شھر الحرام سے۔

نوٹ:

- بدل البعض و بدل الاشتمال دونوں رابط کے محتاج ہوتے ہیں۔ کبھی ضمیر رابط لفظوں میں موجود ہوتی ہے تو کبھی مقدر ہوتی ہے۔
- بدل الکل من الکل کو رابط کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسکو عطف بیان بھی بنایا جاسکتا ہے۔

عطف بیان

کسی شے کے مشہور نام کو عطف بیان کہتے ہیں۔ جیسے (قال ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام)۔

عطف بیان میں متبوع اگر معرفہ ہو تو تعریف۔ جیسے (اذ قال لھم اخوھم نوح الا تتقون[323])اور اگر نکرہ ہو تو تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جیسے (او کفّارۃٌ طعامُ مسکین[324])۔

عطف بالحروف

ایسا تابع کہ جس کی طرف (حروف کے واسطے سے) وہی نسبت دی جائے کہ جو اسکے متبوع کی طرف دی گی ہو۔ جیسے (جاء زید و عمرو)۔

حروف عاطفہ

واوٌ	فاء	ثم	حتی	اُو	اِمّا	اُم	بل	لا	لکن

واؤ مطلقاً جمع کے لیے آتی ہے۔ جیسے (جاء زید و عمرو) چاہے زید پہلے آیا ہو یا عمرو واؤ یہ نہیں بتاتی۔

323: شعراء 106 یہاں (نوحؑ) عطف بیان ہے اخوھم معرفہ سے اور اخوھم کی وضاحت کر رہا ہے کہ اخوھم سے مراد نوحؑ ہیں

324: مائدہ 95 یہاں بعام مسکین عطف بیان ہے کفّارۃ سے۔

فاء ترتیب کو بیان کرتی ہے مگر بغیر فاصلے کے۔ جیسے (**قام زید فعمرو** / زید کھڑا ہو پھر عمرو کھڑا ہوا)۔

ثم بھی ترتیب کو بیان کرتا ہے مگر اسمیں فاصلہ پایا جاتا ہے۔ جیسے (**جاء زید ثم بکر** / زید آیا پھر تھوڑی دیر بعد بکر آیا)۔

حتی بھی ترتیب و مہلت کو بیان کرتا ہے مگر اسکا فاصلہ ثمّ سے کم ہوتا ہے۔ بشر طیکہ حتی کا مابعد (معطوف) حتی کے ماقبل (معطوف علیہ) میں داخل ہو۔ جیسے (**مات الناس حتی الانبیاء**) و (**قدم الحاجّ حتی المشاة**)۔

او ، اَم ، اِمّا یہ تینوں طرفین میں سے ایک طرف کے حکم کو ثابت کرتے ہیں مگر طرف کا تعین نہیں کرتے۔ (اِمّا) میں ضروری ہے کہ اسکے بعد ایک اور (اِمّا) یا (او) آئے۔ جیسے (**العدد اما زوج و اما فرد**) و (**زید اما کاتب او شاعر**)۔

لا یہ طرفین میں سے پہلے کے لیے حکم کو ثابت کرتا ہے۔ جیسے (**جاء زید لا عمرو**)۔

بَل یہ طرفین میں سے مابعد کے لیے حکم کو ثابت کرتا ہے۔ جیسے (**جاء زید بل عمرو**)۔

لکن یہ استدراک کے لیے آتا ہے۔ جیسے (**قام بکر لکن خالد قام**)۔

اَم متّصله؛جو ہمزہ تسویہ یا ہمزہ استفہامیہ کے بعد واقع ہو۔جیسے(**سواءٌ علینا اَجزعنا ام صبرنا**[325]) (**سواء علیھم أ انذرتھم اَم لم تنذرھم لا یومنون**[326]) و (**أ انتم اشدُّ خلقاً اَم السماء بناھا**[327])۔

اَم منقطعه؛یہ اضراب کے لیے آتاہے اور (بل) کے معنی میں ہوتاہے ۔جیسے(**اَم له البنات ولکم البنونَ**[328]) ای (**أله البنات**) و (**ھل یستوی الاعمی البصیر اَم ھل تستوی الظلمات و النور**)۔

اسماءمبنیات

مضمرات

وہ اسماء کہ جن کواُس متکلم،مخاطب یاغائب کے لیے وضع کیا گیاہو کہ جن کاذکر گزر چکاہو۔

ضمائر کی اقسام

متصل	منفصل
مرفوع/منصوب/مجرور	مرفوع/منصوب

325: ابراھیم 21(ہمزہ تسویہ کی مثال)

326: بقرہ 6(ایضاً)

327: نازعات 27(ہمزہ استفہام)

328: طور 39

مرفوع متصل:(نصر ، نصرا ، نصروا ، نصرتْ ، ضرتا ، نصرْن ، نصرْتَ ، نصرْتما ، نصرْتم ، نصرْتِ ، نصرتما ، نصُرتنَّ ، نصرتُ ، نصرنا)

منصوب متصل:(نصره ، نصر هما ، نصر هم ، نصر ها ، نصرهما ،نصرهنَّ ، نصرکَ ، نصرکما ، نصرکم ، نصرکِ ، نصرکما ، نصرکنَّ ، نصرنی ، نصرنا)

مجرور متصل؛

- اسماء کے ساتھ :(غلامه ، غلامهما ، غلامهم ، غلامها ، غلامهما ، غلامهنَّ، غلامکَ ، غلامکما ، غلامکم ، غلامکِ ، غلامکما ،غلامکنَّ ، غلامی ، غلامنا)
- حروف کے ساتھ :(منه ، منهما ، منهم ، منها ، منهما ، منهنَّ ، منکَ ، منکما ، منکم ، منکِ منکما ، منکنَّ ، منی ، منّا)

مرفوع منفصل:(هو ، هما ، هم ،هی ، هما ،هنَّ ، انتَ انتما ، انتم ، انتِ ، انتما ، انتنَّ ، انا ، نحن)

منصوب منفصل : (ایّاه ، ایّاهما ، ایّاهم ، ایّاها ، ایّاهما ، ایّاهنَّ ، ایّاکَ ، ایّاکما ، ایّاکم ، ایّاکِ ، ایّاکما ، ایّاکنَّ ، ایّای ، ایّانا)

کل ضمائر:70

اسماء اشارات

"وہ اسماء کہ جن کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے"

- (ذا)مفرد مذکر کے لیے
- (ذان و ذین)تثنیہ مذکر کے لیے[329]
- (ذِہ ، ذی)مفرد مؤنث کے لیے
- (تان و تین)تثنیہ مونث کے لیے
- (اولآء و اولیٰ) جمع مذکر و مونث دونوں کے لیے

نوٹ : اسماء اشارہ کے شروع میں (ھاء) تنبیہ آتی ہے ۔جیسے(ھذہ،ھذا) اورآخر میں کاف خطاب آتی ہے ۔جیسے(ذالک و تلک و اولئک)۔

عمومی قاعدہ: اگرمشار الیہ پر الف لام نہ ہو تو عام طور پر اشارہ مبتداءو مشار الیہ خبر ہوتا ہے۔جیسے (ذٰلک کتاب)۔

عمومی قاعدہ: اگرمشار الیہ پر الف لام ہو تو اسم اشارہ موصوف اور مشار الیہ کو صفت بنایا جاتا ہے۔جیسے (ذٰلک الکتاب نفسٌ و ھذا القلم حسنٌ)۔

اسماءموصولات

وہ اسماء کہ جن کا معنی صلے کے بغیر تمام نہیں ہوتا اور ان کا صلہ جملہ ہوتا ہے؛

جیسے(جاء الّذی قام فی المسجد)(جاء الذی ابوہ فاضل)

- (الّذی) مفرد مذکر کے لیے

329:(ذان)رفعی حالت میں(ذین)نصب و جری حالت میں

- (الذان / الّذین) تثنیہ مذکر کے لیے
- (الّتی) مفرد مونث کے لیے
- (الّلتان و اللتین) تثنیہ مونث کے لیے
- (الّذین) جمع مذکر کے لیے
- (اللّتی و اللّوائی) جمع مونث کے لیے

اسماء کنایات: ذکر گزر چکا ہے

اسماء افعال: ذکر گزر چکا ہے

اسماء اصوات

وہ اسماء کہ جن کے ذریعے کسی آواز کو نقل کیا جاتا ہے۔ جیسے (اُح اُح کھانسی کی آواز/غاق کوّے کی آواز)۔

اسماء مرکبات

ہر وہ اسم کہ جو دو کلموں سے مرکب ہو مگر اس کے درمیان نہ نسبت اضافی ہو اور نہ ہی اسنادی۔

مرکب بنائی

اگر دو میں سے دوسرا جزو حرف کو متضمن ہو تو اسے مرکب بنائی کہتے ہیں اور یہ دونوں جزو مبنی علی الفتح ہوتے ہیں۔ جیسے (احد عشر سے تسعۃ عشر تک) سوائے (اثنا عشر) کے پہلے جزو کے کیونکہ (اثنان) تثنیہ ہونے کی وجہ سے معرب ہے۔

مرکب منع صرف

اگر دو میں سے دوسرا جزو حرف کو متضمن نہ ہو تو اسے منع صرف کہتے ہیں۔ ان میں سے پہلا جزو مبنی علی الفتح جبکہ دوسرے جزو کو غیر منصرف والا اعراب دیا جائے گا۔ جیسے کہ (بعلبکّ / معدی کربَ)۔

ظروف مبنیہ

ظروف کو غایات بھی کہا جاتا ہے

ظروف زمان

اِذا (جب) استقبال کے لیے آتا ہے نحو (اذا جاءَ نصر الله)۔

اِذ (جب) ماضی کے لیے آتا ہے نحو (اذ کنتم قلیلاً)۔

ایّانَ (کب) جیسے ایّان یوم الدین (جزاء کا دن کب ہے)۔

کیف (کیسا، کیسے) نحو کیف انتَ؟۔

امسِ (گذشتہ کل)۔

قطُّ (ہر گز) ماضیِ منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے جیسے ما کذبتَ قطُّ (تو نے ہر گز جھوٹ نہیں بولا)۔

عوضُ (ہر گز) مستقبلِ منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے جیسے لا اضربہٗ عوضُ (میں اسے ہر گز نہیں ماروں گا)۔

متیٰ(کب)، منذُ و مذُ(زمانے کی ابتداء یا تمام مدت کے لیے آتے ہیں)۔

ظروف مکان

- حیثُ(جہاں، جس طرح)
- عندَ(پاس)
- لدیٰ و لدُنْ(پاس) نحو العلم لدیٰ العالم(علم عالم ہی کے پاس ہے)
- انّٰی و اَیْن(جہاں، کہاں)
- قدّامُ(آگے)
- خلف(پیچھے)
- فوق(اوپر)
- تحت(نیچے)

قبل، بعد، تحت، فوق، قدّام، خلف۔۔۔۔) جیسے ظروف کے اعرابی حالات!

- یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔
- اگر ان ظروف کا مضاف الیہ موجود یا محذوف ہو اور متکلم کی نیت میں نہ ہو تو دونوں صورتوں میں یہ معرب ہوں گے موجود جیسے(ماقبلَها و مابعدَها)، محذوف جیسے(لله الامر من قبلٍ و من بعدٍ)
- اگر ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور نیتِ متکلم میں ہو تو یہ مبنی بر ضم ہوں گے۔ جیسے جلستُ من قبلُ ،

یا جیسے خطبے کے آخر میں پڑھتے ہیں امّابعدُ،و لِله الامر من قبلُ و من بعدُ(ای من قبل کلِ شیء)

عمومی قاعدہ

ان کان المحذوف منویاً للمتکلم کان مبنیً علی الضم والاّ فمعربةً

حروف کا بیان

حروف تنبیہ

آلا	آما	ها

ایسے حروف کہ جن کو مخاطب کی تنبیہ کے لیے وضع کیا جاتا ہے تاکہ ان کے بعد ذکر شدہ حکم مخاطب سے فوت نہ ہو؛

(الا و آما) جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔ (الا انّھم ھم المفسدون[330]) و (آلا یومَ یاتیھم لیس مصروفا عنھم و حاق بھم[331]) و (آلا اِنَّ اولیاء الله لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون[332])۔

(ھا) اسم اشارہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے (ھذا بیانٌ للناس[333])۔ ایسی ضمیر مرفوع منفصل پر آتا ہے کہ جس کی خبر اسم اشارہ واقع ہو رہی ہو۔ جیسے (ھا انتم ھؤلاء[334])۔ (ایّ) ندائیہ پر آتا ہے۔ جیسے (یا ایّھا الانسان)۔

---

[330]: بقرہ12

[331]: ھود8

[332]: یونس62

[333]: آل عمران138

[334]: ایضا66

حروف ایجاب

نعم	بلی	ای	اجَل	جَیر	اِنَّ

نعم یہ مضمون جملے کی تصدیق کے لیے آتا ہے۔(فھل وجدتم ما وعد ربّکم حقاً قالوا نعم[335])۔

بلی یہ ماقبل استفہامیہ انداز میں کی گی نفی کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ جیسے(اَلسۡتُ بربکم قالوا بلی[336])۔

ای یہ نعم کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کو قسم لازم ہے جیسے(و یسنتبئونک اَ حق ھو قل ای و ربیّ انّہ لَحق[337])۔

اَجَل و جَیر و اِنَّ یہ تینوں نعم کی طرح خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں۔ جیسے(جب کہا جائے جاءزید اسکے جواب میں اجل جیر واِنَّ میں سے کوئی ایک واقع ہو گا)۔

---

[335]:اعراف44

[336]:اعراف172

[337]:یونس53

حروف تحضیض

ان سب کو صدارت لازم ہے

ہلاّ	الاّ	لولا	لوما	الا

اگر یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہوں تو (حثّ) یعنی مخاطب کو کام پر ابھارنے کا معنی دیتے ہیں اور اگر فعل ماضی پر داخل ہوں تو توبیخ و شرمندگی کا احساس دلانے کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے (آلا تُقاتلون قوماً نکثوا ایمانھم[338]) و (ھلاّ تاکل) و (ھلاّ اکرمتَ زیداً)۔

حروف تفسیر

اَی	اَنْ

(اَنْ) کے ذریعے اس فعل کی تفسیر کی جاتی ہے کہ جو معنیٰ قول میں ہو جبکہ مادہ قول (قال و یقول قل) وغیرہ نہ ہو۔ جیسے (و نادیناہ اَنْ یا ابراھیم[339]) مادہ قول کے ساتھ (قلناہ اَنْ یا ابراھیم) نہیں کہا جا سکتا۔

حرف توقع

(قد) اگر یہ ماضی پر آئے تو تاکید کا معنی دیتا ہے۔ جیسے (قد افلح المومنون[340]) اور اگر مضارع پر داخل ہو تو تقلیل کا معنی دیتا ہے۔ جیسے (قد ینصر زید عمراً)۔

---

[338]: توبہ 13

[339]: صافات 104

[340]: المومنین 1

حروف استفہام

ہمزہ	ھل

حروف زائدہ

اِنْ	اَنْ	ما	لا	مِن	باء	لام

اِنْ ماء نافیہ ومصدریہ اور لما کے ساتھ زائد واقع ہوتا ہے۔

اَنْ "لما" اور (لو وواؤ قسم) کے درمیان زئداہ آتا ہے۔ جیسے (واللہ اَنْ لو قمتَ قمتُ) و (فلمّا اَنْ جاء البشیر[341])

ما کافہ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ زائدہ آتی ہے، **ما** غیر کافہ بعض حروف جارہ، بعض حروف شرط واذا کے ساتھ زائدہ آتی ہے۔ جیسے (فبما رحمةٍ من الله[342]) و (امّا ینزغنّک من الشیطان نزع فاستعذ بالله[343])۔

لا نفی کے بعد واؤ، اَنْ مصدریہ واو قسم کے ساتھ زائد آتی ہے۔ جیسے (لا اقسم بیوم القیامة[344]) و (و ما تسقط من ورقةٍ الاّ ۔۔ ولا رطبٍ و لا یابسٍ الاّ فی کتاب مبین[345])۔

---

[341]: یوسف 96

[342]: آل عمران 159

[343]: اعاراف 200 یہاں اِن شرطیہ کے ساتھ ہے امّا اصل میں ان ما ہے۔

[344]: قیامت 1

[345]: انعام 59

حروف مصدریہ

اَنْ	اَنَّ	کی	ما	لو

ایسے حروف کہ جو مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتے ہیں۔ جیسے (اَن تصوموا خیر لکم) و(الم تر انَّ اللہ انزل من السماء ماءً[346])۔

حروف شرط

اِنْ	لو	امّا

(لو کان فیهما آلهة الاّ الله لَفسدتا[347])

346:حج63

347:انبیاء22

حرف ردع

(کلاّ) اسے متکلم کی توبیخ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور اسکے ذریعے متکلم کو ناپسندیدہ کلام کرنے سے روکا جاتا ہے۔

جیسے(**فیقول ربیّ اھانن کلاّ**[348])۔

حروف قسم

واؤ	تاء	باء

باء یہ ام الباب ہے اسکے ساتھ فعل قسم کا اظہار کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے(**اقسم باللہ**)۔

تاء یہ صرف لفظ جلالہ (اللہ) کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے(**تاللہ**)۔

واؤ یہ صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتی ہے۔ جیسے(**و القرآن**)۔

[348]: فجر 1716

تنوین کی اقسام

تنوین تمکین

ایسی تنوین کہ جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔(یعنی اسم منصرف ہے غیر منصرف نہیں)اور اسماء معربہ کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے (زیدٌ عمروٌ ، خالدٌ)وغیرہ

تنوین تنکیر

جو اسماء نکرات پر داخل ہوتی ہے۔ جیسے (صہٍ ای اُسکُتْ)

تنوین عوض

جو مضاف الیہ کے عوض میں آتی ہے۔ یہ کبھی مفرد کے عوض میں واقع ہوتی ہے اسوقت اسکا استعمال(کل ، بعض ، ایّ) کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے (کلٌ یموت)ای کل انسانٍ یموت۔ تو کبھی جملے کے عوض میں آتی ہے۔ جیسے (یومئذٍ ، حینئذٍ) ای یوم اذ کان کذا

تنوین مقابلہ

ایسی تنوین جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں جمع مونث سالم میں آتی ہے۔ جیسے (مسلماتٍ)

تنوین ترنّم

ایسی تنوین کہ جو اشعار کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے (تقول بِنتی قد انیٰ اناکاً / یا ابتا علّک او عساکاً)

یاتی علی النّاس زمان لا یبقی فیھم من القران الاّ رسْمه ، ومن الاسلام الاّ اسمه و مساجدھم یومئذٍ عامرة من البناء ،خراب من الھدی ،سُکّانھا و عُمّارھا شرّ اھل الارض ، منھم تخرج الفتنة ، والیھم تاوی الخطیئة یردّون من شذّ عنھا فیھا و یسُوقون مَن تاخّر عنھا الیھا ، یقول الله سبحانه : فبِی حلفتُ لابعثنَّ علی اُولٰیک فتنة تترک الحلیم فیھا حیرانَ ، و قد فعل و نحن نستقیل الله عثرة الغفلةِ

قال الامیر المومنین علیہ السلام ۔ نھج البلاغه حکمت نمبر 369

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں قرآن فقط رسم جبکہ اسلام فقط نام کے طور پر باقی رہ جائے گا۔(اس زمانے میں)مسجدیں تعمیرات کے اعتبار سے آباد جبکہ ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی۔اس زمانے کے لوگ اہل زمین کے بد ترین افراد میں سے افراد ہوں گے ،وہ فتنوں کا سر چشمہ اور گناہوں کا مرکز ہوں گے۔جو ان فتنوں سے منہ موڑے گا یا قدم پیچھے ہٹائے گا تو اسے دھکیل کر ان کی طرف پلٹا دیں گے ۔ارشار خداوندی ہوتا ہے کہ " مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان لوگوں پر ایسا فتنہ نازل کروں گا کہ جس میں حلیم و بردبار بھی حیران و سر گرداں ہو کر رہ جائے گا اور یقیناً یہ ہو کر رہے گا ۔لہذا ہم اللہ کی بارگاہ میں غفلتوں کی لغزشوں سے پناہ چاہتے ہیں۔

منابع

- نحو جامع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السید حمید الجزائری/مرکز دراسات المصطفیٰ الدولی
- الفوائد الصمدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔باحوشی مرحوم سید علی خان مدنی و مدرس افغانی
- الکلام المفید (شرح صمدیہ)۔۔۔۔۔۔۔۔۔الشیخ محمد علی المدرس الافغانی
- شرح صمدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔ابو مہدی/دفتر انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم
- مبادی العربیہ (3۔4)۔۔۔۔۔۔للمعلم رشید الشرتونی/تنقیح واعداد۔حمید محمدی
- خود آموز ھدایہ فی النحو (دو جلد)۔۔۔۔۔۔سعید سعیدی/موسسہ انتشارات دار العلم۔قم
- الھدایۃ النحو۔۔۔۔۔۔۔۔۔حسین شیر فکن/انتشارات بین المللی المصطفیٰ
- الکامل فی شرح العوامل۔۔۔۔۔۔سید علی حسینی/موسسہ انتشارات دار العلم۔قم
- تسہیل علم النحو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد اسماعیل ریحان/مکتبہ دار القلم۔کراچی

قال رسول اللهﷺ

اَدِّبوا اَولادَکُم عَلی ثَلاثِ خِصالٍ : حُبِّ نَبِیِّکُم وَ حُبِّ اَهلِ بَیتِهِ وَ قِراءَةِ القُرآنِ

رسول خداﷺ فرماتے ہیں؛

اپنی اولاد کو تین چیزوں کی تربیت دو، تمام انبیاءؑ کی محبت، اہلبیت رسولﷺ کی محبت اور قرآن کی تعلیم

ینابیع المودة ص۲۷۱